

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

موسمنا في كل سنة من السنة

كلنا في كل سنة

موسمنا في كل سنة من السنة

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

[illegible]

دیکھلای زخم دل جو دل نکلا آپ کا
عالم ہے وقت سیر خریدار آپ کا
توڑی کر مٹن بندہ ہوں کسرا پکا
پسلی ہی چاندنی سے جو برقع الٹا دیا
ہر دم کے انتظار نے ہلو کیا ہلاک
خس گناہ ہم عوض خلد ہی ندین
چشم کرم ہو یا کنگاہ عجب ہو
دربان ادھڑای در سے جو بین گلشن
انگڑائی لہجی تو دوپٹہ سنمال کر
پھیلا راجہ دام فریب فانی ہوین
صورت جو دیکھیں گے تو ایمان آئیں گے
کہ باندہ ہی نہیں کی نہ بوسی کو کر پر
آسیب بن کے ہکو ڈرانا ہے جب باب

میں نطق کو قریب ہائستہا تھا جان ہی
 کہمیتہ نام لکھنے بار آب کا

لهو و جيا هوں غم ميں اہر رنگ شمع زکریا
کوئی نفع ہو گرا اسکا علاج کرباب درد سر کا

[illegible]

در دل و دستان و دل و دودۀ تان
 در دل و دستان و دل و دودۀ تان
 در دل و دستان و دل و دودۀ تان
 در دل و دستان و دل و دودۀ تان

[illegible][illegible]

ہر دم اوشیخ آئے کو تازہ بہانہ تھا
اتنا تو آسمان کبھی فتنہ راہ تھا

در پرده عرض حال کا موقوف ملائمتا مطلق
بہنگام خواب حاکم شوق فسانہ تھا

کہتے تو اس میں خرچ ہو کیا حضور کا
 مجھے کیسے سیر ہو گا حضور کا
 کیا بلبوس ہے چاہنے والا حضور کا
 اتو ہو اپنے نشہ دو بالا حضور کا
 تصویر کو بگاڑ دے چہر حضور کا
 ہنستا ہوں دیکھ کر میں قیافہ حضور کا
 موسیٰ نہیں تھا دیکھنے والا حضور کا
 بندے خدا کے پڑتے ہیں کلمہ حضور کا
 کیسا لطیف جسم بنا یا حضور کا
 پا جاؤں اگر ذرہ ایسی اشا حضور کا
 ہی آج قصد جانب محمد حضور کا
 پر دے سے دفعہ شکل آننا حضور کا
 غنیمت یہ ہے جام منہ حضور کا
 آنسو میں پہر گیا قد بالا حضور کا
 دل کر لیے تھا صبر بقاضا حضور کا



کھنکھانے کی آواز سنائی دے گی
 وہ بت بقیل ہو گیا یہ فقر اکل گیا
 وعدہ خلافیوں سے ہوا حسن کو زوال
 و مباریان تو اس بت عیا پر ہیں مگر
 اہی بت جو خود اے غایت کیا وہ حسن
 چادرجو باد صبح نے اوس رخ پر لوٹ ہی
 ہٹا بیو کا حال کیہ پوچھئے حضور
 اوس طفل کا تنگ ہوا اس تنہا بلند
 کوئی بزور کما کے دوسر کا رزق
 توڑا ہوا چمن میں زنگ کا باغبان
 رہنرو کی موم سے نہ لایا حد سے تاب
 ہوں اب آٹھ صفحہ تین میں ہیں غور
 پر نہیر تہانہ خوب ایضان عشق سے
 مان راز کمل گیا مگر ایضان شر ہے

کھنکھانے کی آواز سنائی دے گی
 وہ بت بقیل ہو گیا یہ فقر اکل گیا
 وعدہ خلافیوں سے ہوا حسن کو زوال
 و مباریان تو اس بت عیا پر ہیں مگر
 اہی بت جو خود اے غایت کیا وہ حسن
 چادرجو باد صبح نے اوس رخ پر لوٹ ہی
 ہٹا بیو کا حال کیہ پوچھئے حضور
 اوس طفل کا تنگ ہوا اس تنہا بلند
 کوئی بزور کما کے دوسر کا رزق
 توڑا ہوا چمن میں زنگ کا باغبان
 رہنرو کی موم سے نہ لایا حد سے تاب
 ہوں اب آٹھ صفحہ تین میں ہیں غور
 پر نہیر تہانہ خوب ایضان عشق سے
 مان راز کمل گیا مگر ایضان شر ہے

صیا دے کھلتے ہی کانٹا بھگ گیا
 چولی مری مسک گئی شاہا بھگ گیا
 بگڑی جو ساکھ فوٹکا دوا بھگ گیا
 قابو میں آ کے دیکھئے کیسا بھگ گیا
 آگے ترے حسینو کا نقش بھگ گیا
 خورشید کا چمک کے نکلتا بھگ گیا
 او جہلا یہ رات منہ سے کلی بھگ گیا
 مگر آگے آسمان سے ڈھانک گیا
 جلی کے منہ سے صاف نوا بھگ گیا
 فصل خیران میں تیرا دوا بھگ گیا
 مسجد سے بیخ لیکے مسلا بھگ گیا
 سینے سے تیرا کاپیا سا بھگ گیا
 غم سے تیرے دم ہی مسیا بھگ گیا
 مین کتا تھا کرے کونا لا بھگ گیا

کھنکھانے کی آواز سنائی دے گی
 وہ بت بقیل ہو گیا یہ فقر اکل گیا
 وعدہ خلافیوں سے ہوا حسن کو زوال
 و مباریان تو اس بت عیا پر ہیں مگر
 اہی بت جو خود اے غایت کیا وہ حسن
 چادرجو باد صبح نے اوس رخ پر لوٹ ہی
 ہٹا بیو کا حال کیہ پوچھئے حضور
 اوس طفل کا تنگ ہوا اس تنہا بلند
 کوئی بزور کما کے دوسر کا رزق
 توڑا ہوا چمن میں زنگ کا باغبان
 رہنرو کی موم سے نہ لایا حد سے تاب
 ہوں اب آٹھ صفحہ تین میں ہیں غور
 پر نہیر تہانہ خوب ایضان عشق سے
 مان راز کمل گیا مگر ایضان شر ہے

کھنکھانے کی آواز سنائی دے گی
 وہ بت بقیل ہو گیا یہ فقر اکل گیا
 وعدہ خلافیوں سے ہوا حسن کو زوال
 و مباریان تو اس بت عیا پر ہیں مگر
 اہی بت جو خود اے غایت کیا وہ حسن
 چادرجو باد صبح نے اوس رخ پر لوٹ ہی
 ہٹا بیو کا حال کیہ پوچھئے حضور
 اوس طفل کا تنگ ہوا اس تنہا بلند
 کوئی بزور کما کے دوسر کا رزق
 توڑا ہوا چمن میں زنگ کا باغبان
 رہنرو کی موم سے نہ لایا حد سے تاب
 ہوں اب آٹھ صفحہ تین میں ہیں غور
 پر نہیر تہانہ خوب ایضان عشق سے
 مان راز کمل گیا مگر ایضان شر ہے

گور دور مطلق عرصہ معنی میں جی بی
 آگے ہمارے فکر کا گور اکل گیا

چاک ہو کر بیرہن پردہ ہمارا ہو گیا
 کیا نہ وہ بدنام ہونے جب میں سو ہو گیا
 بادہ تھا انکو رہی میں سر کا ہو گیا

راز الفت چھپ گیا سب سمجھ سوا ہو گیا
 سکے میرا حال سستی میں ناخوش کیا ہو گیا
 سیخ پر جل جل گئے تقدیر کے میرے کیا ہو گیا

کھنکھانے کی آواز سنائی دے گی
 وہ بت بقیل ہو گیا یہ فقر اکل گیا
 وعدہ خلافیوں سے ہوا حسن کو زوال
 و مباریان تو اس بت عیا پر ہیں مگر
 اہی بت جو خود اے غایت کیا وہ حسن
 چادرجو باد صبح نے اوس رخ پر لوٹ ہی
 ہٹا بیو کا حال کیہ پوچھئے حضور
 اوس طفل کا تنگ ہوا اس تنہا بلند
 کوئی بزور کما کے دوسر کا رزق
 توڑا ہوا چمن میں زنگ کا باغبان
 رہنرو کی موم سے نہ لایا حد سے تاب
 ہوں اب آٹھ صفحہ تین میں ہیں غور
 پر نہیر تہانہ خوب ایضان عشق سے
 مان راز کمل گیا مگر ایضان شر ہے

سب سے پہلے اس کی طرف سے ایک خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ تمہاری بہن کی حالت اب بہتر ہو گئی ہے۔
 میں نے اس خط کو پڑھا تو دل میں اتنا مسرت ہوا کہ جیسے ایک بار پہلے اس کا خط آیا تھا۔
 میں نے اس خط کو پڑھا تو دل میں اتنا مسرت ہوا کہ جیسے ایک بار پہلے اس کا خط آیا تھا۔
 میں نے اس خط کو پڑھا تو دل میں اتنا مسرت ہوا کہ جیسے ایک بار پہلے اس کا خط آیا تھا۔

بدلی جو تو نے آنکھ نہ بدلی گئی انصاف سے تو اس کی بہن جو بنیاں بچا کیوں سجدہ ریز بنی جہنم ساز ہے گویا کساری لوٹے ہے گردن چمکی ہوئی کیا دم کیا ہے ناک میں طفل شیر رنے مضمون کی جوڑی بندش ہی حسرت تر جو روح جفا نے پیر دیا اس طرف کو دل	نظریں بہرین ملیں رخ ترگان ملا جسکو تیرا ایک غصہ بدن آیت ملا کسکایہ راستی میں جہنم نقش با ملا پیرے نیاز لوٹے سیر غرض سا ملا آفت ملا ہے قہر ملا ہے ملا ملا کچھ بڑھ کے ذہن سے تمہیں گیسو ملا والدہ ان تو نکلے بدولت خدا ملا
--	--

اسی خط کو تو نے عمر حنیون میں کی بسر
 سچ کیوں امنین کوئی نیچے با وفا ملا

کیا کرے کہ تکیہ سخی خود وہ چیراں ہوا میں جو درد ہجر سے اوس گلزار کیا ناگہ ایلی کا شاید کیا مجھ کو دیان رات دو دو آہ پھیلا تھا عمر خسار میں مگر پیر ہی چھوڑا قسب و کار تباہ تنہا امید آیا کر گیا گور پروہ بھی گئے دلفریب سکا ہے ہر شہوہ کہ میں جو رہے سر میں سوتا تھا کہیں کا کل کا یہ صفت سے وحشت دل دہن میں جہنم اجا تو ہے بہا گئی آتش فکلی نسبت شریف یار کی	چاہے سے ظلم حکم و اجرت جان ہو گیا رات ہیگی اس قدر شبنم سے طوفان ہو گیا یا ابھرتی تھانا لیا ماحدی خوان ہو گیا اس تکلف سے کہ بس گیسو پریشان ہو گیا جو ہمارے کلا ذرہ تھا افشان ہو گیا کیا غضب سے قتل کر کے وہ پشیمان ہو گیا غم ہی اس انداز سے آیا کہ ارمان ہو گیا وہ بیان ہوا تو راہو اخوات پریشان ہو گیا اگر کایقشہ ہو کر پڑ گیا بیان ہو گیا دل پریشان ہو کے اپنا سنبھلستان
--	--

میں نے اس خط کو پڑھا تو دل میں اتنا مسرت ہوا کہ جیسے ایک بار پہلے اس کا خط آیا تھا۔
 میں نے اس خط کو پڑھا تو دل میں اتنا مسرت ہوا کہ جیسے ایک بار پہلے اس کا خط آیا تھا۔
 میں نے اس خط کو پڑھا تو دل میں اتنا مسرت ہوا کہ جیسے ایک بار پہلے اس کا خط آیا تھا۔
 میں نے اس خط کو پڑھا تو دل میں اتنا مسرت ہوا کہ جیسے ایک بار پہلے اس کا خط آیا تھا۔
 میں نے اس خط کو پڑھا تو دل میں اتنا مسرت ہوا کہ جیسے ایک بار پہلے اس کا خط آیا تھا۔

منظر کمال
 دیکھو یہ منظر کمال
 دیکھو یہ منظر کمال
 دیکھو یہ منظر کمال

دل پر ایسے نقش تھے جلو تو قدر پر نور کے
 چشم بد و در آج تو اوس نے کیا ایسا بناؤ
 سب خرم و مہر کم ویا حضرت زوال حسن و
 پاک قابو مان لینا وعدہ فردا یہ کیا

چہرہ جب گری سے دکھا تو گلستان ہو گیا
 رات جو مالہ اوٹھا سر و چراغان ہو گیا
 محکم خوش آگیا آئینہ حیران ہو گیا
 آپکا گیسو مرا حال پریشان ہو گیا
 دلو اپنے کیا کیوں کیسا یادان ہو گیا

اونکے غصے سے ڈرا کرتے تھے پر لوٹی بہار
 دل پر ایسے نقش تھے جلو تو قدر پر نور کے
 چشم بد و در آج تو اوس نے کیا ایسا بناؤ
 سب خرم و مہر کم ویا حضرت زوال حسن و
 پاک قابو مان لینا وعدہ فردا یہ کیا

قطع اوس مبارکی وعدہ سیم واقف ہو گیا
 تیری خاطر سے کہہ دیتے ہیں ان ہو گیا

دل جو دین پر ایسے ہم آئے تو اے کیا
 مانتو نیز ایسے کانوں کو کوئی کہلاے کیا
 مارے اوس کا منہ تو خدا نے کھلاے کیا
 چپ چپ یہ آہ آہ ہو کیا مایہ کی کیا
 اس عشق کے مقدمے میں میری کی کیا
 جب یوں کہلا تو کوئی محبت جیسا کیا
 اونکی گلی میں کہو کوئی آؤ جائے کیا
 قسمت بگاڑ رہو تو کوئی بناے کیا
 کیا خوب تو خوب کہی منے لائے کیا
 کافی ہے صرف یا فہ مسمی گامی کیا
 جب پنہ کھل گئی ہو بدن پر چرا کی کیا
 وہ گرم چوٹیوں کی بسلا تاب لائے کیا

اوسکی گلی دوست جو لائی تو لائی کیا
 نقش تیری بنا سو وہ کیا جو جان پر
 زاہد کو خانہ وفق شراب کیاب ہو
 ایدل تجھ کو ننگ اوس کا خیال تنگ
 ایدل کر گیا تو وحی تیری جی میں ہے
 رو کا جو نازہ صدف سے آنسو کیچڑھے
 آتے کو جھریاں میں تیر جاتی کو گالیاں
 جتنا اذ نہیں مٹاؤں بگڑے میں بھی
 بوسے کو آج آج میں کل کی گڑھے دل
 آہی کہو ہو تو وہ لب باز رنگ سے
 مستی ناز و جوس جوانی میں کیا حجاب
 ہوتا ہو چاندنی میں جو ایدل عرق غصہ

دل پر ایسے نقش تھے جلو تو قدر پر نور کے
 چشم بد و در آج تو اوس نے کیا ایسا بناؤ
 سب خرم و مہر کم ویا حضرت زوال حسن و
 پاک قابو مان لینا وعدہ فردا یہ کیا

چہرہ جب گری سے دکھا تو گلستان ہو گیا
 رات جو مالہ اوٹھا سر و چراغان ہو گیا
 محکم خوش آگیا آئینہ حیران ہو گیا
 آپکا گیسو مرا حال پریشان ہو گیا
 دلو اپنے کیا کیوں کیسا یادان ہو گیا

قطع اوس مبارکی وعدہ سیم واقف ہو گیا
 تیری خاطر سے کہہ دیتے ہیں ان ہو گیا

دل جو دین پر ایسے ہم آئے تو اے کیا
 مانتو نیز ایسے کانوں کو کوئی کہلاے کیا
 مارے اوس کا منہ تو خدا نے کھلاے کیا
 چپ چپ یہ آہ آہ ہو کیا مایہ کی کیا
 اس عشق کے مقدمے میں میری کی کیا
 جب یوں کہلا تو کوئی محبت جیسا کیا
 اونکی گلی میں کہو کوئی آؤ جائے کیا
 قسمت بگاڑ رہو تو کوئی بناے کیا
 کیا خوب تو خوب کہی منے لائے کیا
 کافی ہے صرف یا فہ مسمی گامی کیا
 جب پنہ کھل گئی ہو بدن پر چرا کی کیا
 وہ گرم چوٹیوں کی بسلا تاب لائے کیا

میں نے فرما دی جو نقش کو داسنگ پر
نطق وہ آرائش عشرت نگہ پر دیر تہا

دیکھی اوکھی جاں گرفتار ہو گیا
تو بہ جو کی تو تو بہ کا پسندار ہو گیا
سیر میں ہوا ہی لطف جو تیری ہو جنوں
گل تک نسیم میری رسائی محال ہے
یہ سوچتے نہیں ہیں کہ پاں طح کو
منجا جو اس سے ترک کیا درد دل بڑا
فرط قلق سے رات کو بکھرے دل و جگر
زنجیر پائو میں ہے علی بند کی پڑی
ہر دم کراہتا ہے دل زار درد سے
شوخی سے مثل برق نہ بخت نگاہ
الہی تابخ کہ نظر کو ہے خیرگی
جسد لیسے تاک جہان کا لپکا تجھے بڑا
رسوائی جنوں نے یہ جہاں کیا سلوک
زہار سے ہوئے تے مے لب آشنا
وہ دوسے میری نالوں کو سو عائد کر گیا
کچھ ماجرا ہے کہ یہ تو اچھا آشنا ہو چہ
ایسے یہ تیری شوق ہم آغوش میں لگا

زنجیر دل کو موجد رفتار ہو گیا
ہلکا گنہ سے ہو کے گران بار ہو گیا
دل میں جہاں خیال تو آزار ہو گیا
خار و خس جہن کا ہوا دار ہو گیا
جی میں ہیں خوش کہ وصل کا قرار ہو گیا
یہ ہنر سے میں اور ہی ہمار ہو گیا
تیری تکی میں میں کوئی سوار ہو گیا
منہدی کا چور آج گرفتار ہو گیا
پہلو ہمارا خانہ بے بیار ہو گیا
خود جس سے نقاب رخ یار ہو گیا
درہی فروغ حسن سے دیوار ہو گیا
غرفی کا نام مطلع انوار ہو گیا
اونی تو شان بڑھ گئی میں خواہ ہو گیا
خود دل سے وہ ترک کا کم آزار ہو گیا
کسا نصیب کیلئے بے سوار ہو گیا
اپنی اہو ہو سب سے وہ آزار ہو گیا
جسم نزار حلقہ زار ہو گیا

۱۵

اول تا تک ہی تا تک و سہ سید اور کتاب
 لکھنے کا لون کیا کہ کس کا نام مرانا
 ذرا آہستہ نمازیہ تجویز کاظم القونین
 چو راہی برات مثل کمر انوش عاشق میں
 جلال عشق کتاب غرور حسن لایا
 جسے منظور ہو کر زیارت ہمین جنتوں
 ہم کو آواز تا قیوم وہ ہم کو آواز قیوم
 میں درگزر اس لئے نام نہ بنام
 کہیں کہے ہیں گل می کہیں ہیں گل
 ہمارا لطف کیون ہو در قیوم کا کہیں
 بنا کرتی ہو جس سے جلوی گل افشا
 برکتی ہو تو ہو کر آتش گل کسوٹ کا کہیں
 نہ معلوم آج دل کی کس قلوب میں کہیں
 نہ باز آئے ستم کرنا ہی رسوا ہو اچھا
 اسی شخص میں تو ہو کر نکار جاؤ تو نہ کیا
 کہیں جو کہ مضموں کا پڑا تھا شعر ہو سے

مرا پہلے امتحان دیکھ کر اس امتحان میں
 اولیٰ جانا تو عین بی وہ دل ناگہان
 خیال اس کا ہے چٹکوں کے دل نہ تو اتنا
 چمپا ہی دم بوم فتح شکل بان اپنا
 ذرا سی فی ادنیٰ بین جو چاہوں کہ اپنا
 پہلی نذر کشتا تھا وہ یار ناتوان اپنا
 وفا میں ہم وہ دیرین جفا میں اتنا
 جسے پہچان اس کے وہ کہے قصہ بیان اپنا
 رانا ہی ایک مست ناز شب بہر بہان اپنا
 فرہ ہر دل کے کشمکش میں وہ ہر ذرا اپنا
 اوس میں میں پہل میں ہی اپنا
 کہ نذر برق کب کا ہو چکا ہی اپنا
 کہ اب تک خم کی صورت میں ہی چکا اپنا
 فتح کیا اور یہی کالا کر سنا سماں اپنا
 نہ کیونکر کوئی کا طرہ عین نشان اپنا
 ابھی تک مسمیٰ بدھن جو وہ شمع گمان اپنا

او نہیں لکھائیں کہ ہم کس طرح بی التفاتی کا
کہ جب تک کچھ حوالہ نطق بزرگانِ دنیا

بے بوسہ کیے آج تو بند انہیں اب رہتا
دعویٰ الما کرتے تھا صا انہیں اب رہتا

افغان پښتو

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

عالمی زبانیں کا فروغ اور ان کی تعلیم کے لئے
ان کے ترقی و ترقی کے لئے ان کے ترقی و ترقی کے لئے

افغن یطین

یادگار کوهستان بدین بستان
بوی کامرانی است از این بستان
نیکو است زانکه از این بستان
مردود است از این بستان
کلی است از این بستان
دینی است از این بستان
کلی است از این بستان
کلی است از این بستان

ہاں جذب الہی شکلا صد نہیں دیتا
 مرکوبی دریا سے بند انہیں دیتا
 بقیاب سہی پر نہ مجھ دیجیے طعنہ نہ
 تم جانو کو ضبط کی مجھ میں نہیں طاقت
 لغت ہے برہن ترے بیرجم تو پیر
 بیار ہر آزار کو مٹے ہیں تو انا
 کیا تجھے ناچار اوٹھاتے ہیں حقائق
 لیکر سر بسجود بڑا عشق کا آزار
 نثر سے جنوں داغ اوٹھا کوئی نہیں
 روتا ہوں لگتا تو کوئی ہے نہ ہنسکر
 ساتی لب کیوں تو مرے لبے ملاوے
 اکتے بنے بیٹھے ہیں ہم روبرو اداس

۱۸

بس بیٹھ گیا بیٹھ گیا نطق یہاں پر
اے آج کے درسے نہیں اٹھتا نہیں اٹھتا

<p> سورہ پہلے پیر کے منہ اوستے جو پہلو بد لا ہل گیا عرش پر ایدل ذرا تو بد لا آئیے نے ترے سامنے زانو بد لا پیچ میں لا کے لین فی کیسو بد لا جان من بوی سے بوی کا نہ تو بد لا </p>	<p> ہم ہی بد لے جو راج بہت بد خود لا بقیاری کا نہ سکین سے پہلو بد لا اس قدر محو ہوا جلوہ حیرت را کا گنج رخ لوٹ تو لون بوسہ سو بخون یہ کالیو نہیں تیرے لطف نہ مج کو لذت </p>
---	---

انسان پند

[illegible]

یہ جو مثنوی دل کشا نہیں ہم صفا
ہر سزا کا میں سزاوار ہوں لیکن رب
عکس رخ سے وہ ہوا سرخ تجلیت پیدا
اور کیا چاہتے ہو آپ دونا تو لبیا
شعبہ غم کون تھا کروٹ کا لوانی والا
کچھ نہ ٹھہرا ترے دستوں کی صفائی آگے
نیچے اثر کیا کیسے کہ سبے پانی پانی
ابرنما ہوا غریب نے نرالا مضمون
نفس پرستی کی رنج بستر غم پریم نے

جی میں کہتا ہے وہ لیگا دم قابو بد لا
اپنی رحمت کی طرف دیکھنے لے تو بد لا
روبرو یار کے رنگ گل و شہو بد لا
بید مانی کا میں جشیان شخو بد لا
اضطراب لب قیامت پہلو بد لا
کیسا کیسا درغلطان نے نہ پہلو بد لا
عق شرم کے قطر وٹسے ہر انسو بد لا
خواب سدا نے مطلع کا یہ پہلو بد لا
نا تو انی سے کسی روز نہ پہلو بد لا

یہ جو مثنوی دل کشا نہیں ہم صفا
ہر سزا کا میں سزاوار ہوں لیکن رب
عکس رخ سے وہ ہوا سرخ تجلیت پیدا
اور کیا چاہتے ہو آپ دونا تو لبیا
شعبہ غم کون تھا کروٹ کا لوانی والا
کچھ نہ ٹھہرا ترے دستوں کی صفائی آگے
نیچے اثر کیا کیسے کہ سبے پانی پانی
ابرنما ہوا غریب نے نرالا مضمون
نفس پرستی کی رنج بستر غم پریم نے

ایک پہلو کو کئی مرتبہ باندھا اے نطق
کیا مضامین اشعار میں پہلو بد لا

تالیاں و اح سے میں طالب مکتور تھا
اسٹیج سے ترا پہلا تفاعل خوب تھا
ہر ستم پر حکم صبر حضرت ایوب تھا
شہر کنگان میں جو نور دیدہ یقین تھا
ہکھو خرمائے لب شیریں بہت مرغوب تھا
یہ نرا شہر تھا سلام غم بھی مکتوب تھا
ساک راہ محبت جو ملا مجھ درخت تھا
دل سے خوانان و صل کا وہ لبر محبوب تھا

نزع میں لہ تھا قاصد محبوب تھا
یہ ستم اول نسو تے نہ یوں مستحب تھا
اف رسی رہا حیدران فربہ بی بی تھا
مصر یوں لڑائی لڑکھاتا اڑتا بی بی تھا
گنہگار ہی سیوہ تھا لیکن حلاوت تھی
اور تو جو مجھ لکھا تھا سو لکھا تھا خط تھی
جسکو دیکھا آپ جو یگانہ ہی دیکھا اوسے
خامشی حسن طلبت جی نظر عین خوا

یہ جو مثنوی دل کشا نہیں ہم صفا
ہر سزا کا میں سزاوار ہوں لیکن رب
عکس رخ سے وہ ہوا سرخ تجلیت پیدا
اور کیا چاہتے ہو آپ دونا تو لبیا
شعبہ غم کون تھا کروٹ کا لوانی والا
کچھ نہ ٹھہرا ترے دستوں کی صفائی آگے
نیچے اثر کیا کیسے کہ سبے پانی پانی
ابرنما ہوا غریب نے نرالا مضمون
نفس پرستی کی رنج بستر غم پریم نے

یہ جو مثنوی دل کشا نہیں ہم صفا
ہر سزا کا میں سزاوار ہوں لیکن رب
عکس رخ سے وہ ہوا سرخ تجلیت پیدا
اور کیا چاہتے ہو آپ دونا تو لبیا
شعبہ غم کون تھا کروٹ کا لوانی والا
کچھ نہ ٹھہرا ترے دستوں کی صفائی آگے
نیچے اثر کیا کیسے کہ سبے پانی پانی
ابرنما ہوا غریب نے نرالا مضمون
نفس پرستی کی رنج بستر غم پریم نے

حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
فرستادہ تراکیب کتب و تصانیف

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یہ دنیا ایک قیٹ اور ہمارا مکلا
کیسے گونسنے یہ لگا تا ہے مری جاتی پر
ای برہمن سب گریہ تو کاٹھن ہے
وہ بت پردہ نشین جہانکے آباؤ ک
دشنت سے دشنت عدم خوش خوش
طین بن طور شبن و زما کرتے ہے
پردہ دارنی غم پردہ نشین ختم ہوئی
تند گیا عشق کو ضد نو کو گر آہ نہ کے
اوس سے کہد و ترے بیارنے صحت پائی
چھوڑ کر گر ہے غریب کو طنی کس کو پسند
وہ مہ چار دے ہے چودہ برس کس بن میں
رات اسے رشک فر کیسے جگای تو یہ

ایک آنسو بھی گھونٹے والا نکلا
دل بیتاقہ لفظ مجھے گون انکلا
ویدہ تر نہیں گنگا سے جیشیا نکلا
میر سودا ہی کوئی روز عشا نکلا
دوست گونج نہیں کہا لئے میں جان نکلا
ہو نہ دل میں مقرر کوئی پہوڑا نکلا
جی گیا منہ سے گزرا م نہ اوسکا نکلا
اشنی امید تھی دل سے یہ جفت نکلا
ہی وہ قصیدہ سچے گا دم اسکا نکلا
جھک کواش نے غریزوں کے نکالا نکلا
چودہ حصے سے ہی جو بن میں زیادہ نکلا
صبح کو آیا ہے نوش م کا نکلا نکلا

نطق بیطاعتی باد صبا کو دیکھو
اوس گل ہنسی میں ہی خاک اوطار اٹھاتا

شاد ہو کر دی ہمارا کب اد کیا
گو کہ میں کیا ہوں مہمی فریاد کیا
فخر آبا خفوت اجداد کیا
ہم ادا کو تہین رسم عاشقے
کیوں سنیں ہم ناشکیبائی کی نظر

او سکا وعدہ اسے دل نہ شاد کیا
یہ فلک تیری ہی ہے بنیا و کیا
ایک مشت خاک ہے بنیا و کیا
ورنہ اپنی بے اثر فریاد کیا
غم میں سر کا پہوڑا فیر کیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

فقد كان من بين من حضر في هذه المائدة العظيمة من العلماء ورجال الدين
والأدباء والفقهاء والصلحاء والبررة والعباد الصالحين والذين هم
أركان المجتمع ورواسي الدولة والذين هم أئمة الدين وأعلامه
والذين هم أركان الدولة ورواسيها والذين هم أركان المجتمع ورواسيها
والذين هم أركان الدولة ورواسيها والذين هم أركان المجتمع ورواسيها

ماگنون تو یہ کہتی ہو تقاضا نہیں چاہی
اتنا بھی تدبیر اسب پیدا نہیں چاہی
یہاں ناز تو اچھا ہے یہ اتنا نہیں چاہی

پولہفت میں ہوئی
تھی اس پر کیا

اسے دستِ خون کینچ تو دامان کسکا
راج مگر رہنے کے پیکان کسی کا
ایمانہ کہیں خط کسی عنوان کسی کا
لا ریب وہ کل رات تماچیان کسکا
چلن تیکہ کے لاشہ تپتے پیمان کسکا
جائیکا خیال بے پرستان کسی کا
کچھے میں ہی جوڑو گمانہ ایمان کسکا
سننے ہن کہ نازک بہت کان کسی کا
وہ اور نکالے کہی ارمان کسی کا
وڑجائے جو منہ دے کے دامان کسکا
یہ بھی ہوا ہو کہیں حیران کسی کا
کیسو بھی دم بہر پوریشان کسی کا
جیتے کوئی ناخوانہ نگہ معان کسی کا
پر کیا ہے زمین پاتے اوپر ان کسی کا

4A

۴۲۰

بہارِ دیوانہ

میں نے دیکھا ہے کہ جو کس کا دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و گھر کس کا
 دل نہ اردن کا نہ لی بی بی
 تجھے سے کیوں اس قدر گریہ
 کچھ پر رو ہی بس میں گرتے ہیں
 دل نظر سہر خدائے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوشکے نہیں
 نالہ لہجی کا دے رہا ہے مزہ
 کیوں جیسا ہے ہوا و کس کیلین
 نہیں پہنچے نخل الفت میں
 دل ہی چلتی یہ خون گرتے ہو

اب ہم جو کس کی دلی خیرین چہرے آؤ گے
 رو کا جو کس میں آج تو یوں فیصلہ ہوگا
 کہتے ہیں لی ہو گیا شیطان کسی کا
 یا ہم میں اب نہیں دربان کسی کا

میں ہوں کو تو ترسوں وہ کرے قبضہ لیون پر
 اسے نطق چسب لون جو لی پان کسی کا

چاک سینہ ہے چاک در کس کا
 کلمہ عہد پہونک و خیم گھر کس کا
 اسے خدا ہے یہ رہ گھر کس کا
 یہ تو کئی کہ دل ہے گھر کس کا
 ورنہ ہوتا ہے یہ بشر کس کا
 دیکھ ہوتا ہے پردہ و کس کا
 اشتک مقبول ہے گھر کس کا
 نارسا نالہ ہے اثر کس کا
 بس گھر ہی کان ہی ادھر کس کا
 پال لہجی ہی جیجے و کس کا
 پھول کیسا اجی شر کس کا
 ہفت ناوک نظر کس کا

اس گلی سے جو پانوا ہو نہیں
 نطق دیکھو تو ہے یہ گھر کس کا

لکنا ہے قصہ یار کو سال تباہ کا
 خامہ ہویر نالہ کا دودھ ہو آہ کا

میں نے دیکھا ہے کہ جو کس کا دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و گھر کس کا
 دل نہ اردن کا نہ لی بی بی
 تجھے سے کیوں اس قدر گریہ
 کچھ پر رو ہی بس میں گرتے ہیں
 دل نظر سہر خدائے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوشکے نہیں
 نالہ لہجی کا دے رہا ہے مزہ
 کیوں جیسا ہے ہوا و کس کیلین
 نہیں پہنچے نخل الفت میں
 دل ہی چلتی یہ خون گرتے ہو

میں نے دیکھا ہے کہ جو کس کا دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و گھر کس کا
 دل نہ اردن کا نہ لی بی بی
 تجھے سے کیوں اس قدر گریہ
 کچھ پر رو ہی بس میں گرتے ہیں
 دل نظر سہر خدائے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوشکے نہیں
 نالہ لہجی کا دے رہا ہے مزہ
 کیوں جیسا ہے ہوا و کس کیلین
 نہیں پہنچے نخل الفت میں
 دل ہی چلتی یہ خون گرتے ہو

چلے اور نکلے حریف نہو میری آہ کا
 لیجھا تو کوئی دیکھے مرے مد آہ کا
 لشکر غم و الم کا سہہ دُنکا ہے آہ کا
 وامن ہوا ہے دامن دولت نگاہ کا
 پسلا ہوا ہے جبال مرے دود آہ کا
 وہ ظلم و سیر اور تقاضا نباہ کا
 بوجہ و حال ہم دل خفراں پناہ کا
 وہ عہد کہ رہے ہیں عہد سے نباہ کا
 مارا وہ تیرا رے ترچھی نگاہ کا
 گویا نکلا دلا ہوا سبزہ ہون راہ کا
 وہ روے پاک قبلہ ہے مرغ نگاہ کا
 حسن عمل ہے نام یہاں سے گناہ کا
 چھٹی ہے پہلچڑی سی نقشہ ہی آہ کا
 اسے درد کیا کروں یہ بھالیکے آہ کا
 لوزنگ جم گیا مرے بخت سیاہ کا
 افسر کرا سکوناز و ادا کی سپاہ کا

چلے اور نکلے حریف نہو میری آہ کا
 لیجھا تو کوئی دیکھے مرے مد آہ کا
 لشکر غم و الم کا سہہ دُنکا ہے آہ کا
 وامن ہوا ہے دامن دولت نگاہ کا
 پسلا ہوا ہے جبال مرے دود آہ کا
 وہ ظلم و سیر اور تقاضا نباہ کا
 بوجہ و حال ہم دل خفراں پناہ کا
 وہ عہد کہ رہے ہیں عہد سے نباہ کا
 مارا وہ تیرا رے ترچھی نگاہ کا
 گویا نکلا دلا ہوا سبزہ ہون راہ کا
 وہ روے پاک قبلہ ہے مرغ نگاہ کا
 حسن عمل ہے نام یہاں سے گناہ کا
 چھٹی ہے پہلچڑی سی نقشہ ہی آہ کا
 اسے درد کیا کروں یہ بھالیکے آہ کا
 لوزنگ جم گیا مرے بخت سیاہ کا
 افسر کرا سکوناز و ادا کی سپاہ کا

عالم نظر پرے گا بگولے کی کاہ کا
 سینے سے غش تک ہو وی ایک کشی شر
 میں شاہ ملک عشق ہون کیو مراز
 اوس سیم تن نے دولت دیدار پر
 بچا نہیں ہے لاکہ اوڑے طائر اثر
 لو ہم تو خو کو روئے تے نکلی سیم بوجی ب
 لکڑے مرہ پیرا گھوٹین کی خون لیکہ لو
 اے دل تجھے ہو مرہ دہ مخروئے ابہ
 پس ایک بار چپہ کئے دونوں دل و جگر
 پیر مردگی و زردی و کا ہیدگی ہوئے
 پیرین تو شل قبلہ نما پیر او دہر پر
 زاید یمن حسن بستہ سے منع کر
 کیا محط ہے اثر کا روزگارین
 تصویر ضعیف ہوں مجھ جیش محال ہے
 تشبیہ تیرے ہوئی یہ نگاہیں تیری آنکھ
 سبے بُری ہوئی یہ نگاہیں تیری آنکھ

اوس نقش کا مضمون یہ نقشہ صفا ہے	خاک اور اڑا ہے رخ مہر و ماہ کا
ترا بد نہیں بیوجہ تہے نہیں تاکا	جلوہ رخ اصنام میں ہی نورجہ آکا

چلے اور نکلے حریف نہو میری آہ کا
 لیجھا تو کوئی دیکھے مرے مد آہ کا
 لشکر غم و الم کا سہہ دُنکا ہے آہ کا
 وامن ہوا ہے دامن دولت نگاہ کا
 پسلا ہوا ہے جبال مرے دود آہ کا
 وہ ظلم و سیر اور تقاضا نباہ کا
 بوجہ و حال ہم دل خفراں پناہ کا
 وہ عہد کہ رہے ہیں عہد سے نباہ کا
 مارا وہ تیرا رے ترچھی نگاہ کا
 گویا نکلا دلا ہوا سبزہ ہون راہ کا
 وہ روے پاک قبلہ ہے مرغ نگاہ کا
 حسن عمل ہے نام یہاں سے گناہ کا
 چھٹی ہے پہلچڑی سی نقشہ ہی آہ کا
 اسے درد کیا کروں یہ بھالیکے آہ کا
 لوزنگ جم گیا مرے بخت سیاہ کا
 افسر کرا سکوناز و ادا کی سپاہ کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کریم غفران سے لکھ دینا
وہ جاننے ہیں نام و نشان
وہ اس کی کیا

یہ ناتوان ہم تری فرقت میں ہو کر
ضبط فغان کے کام کیا رات کو تمام
لینے لگا لپٹ کے جو بوسہ شریں وصال
دونوں نے دی ہر ابی و زاری ہر
پہر پہر کے گرد سر کیا جاسا نکونشاز
مترہا ہوں مہر ہمت مردان عشق پر
سیری کی آئے طاقت واک تو ان کی
نازک تہی ہنفل میں ہی مضحل ہوئے
اوس جان جان جاتی ہی بس اٹھ گیا

کرتی پر قافیہ کی می تنگ قافیہ
ایک طرف اس کی می جی چوٹ گیا

غم دور کی برا حال ہو رہا ہے
جیلہ طوفانی گرد جسم یار پرین
عشق ہی پر فغان ہی نہیں چارہ
دل لگی سے تو قیو کی فراغت پائی
ہوش رہتا نہیں کیا وصل میں تقریر کو
وہ ہوا تو مری گرد ہی ایٹھ ہی ہے
گردش آنکھوں کی غضب جنس ابرو آفت
ہی فلک سے سو کیا سیر فلک کی حاصل

اوپر کی لکھ دینا
وہ جاننے ہیں نام و نشان
وہ اس کی کیا

وہ اس کی کیا
وہ جاننے ہیں نام و نشان
وہ اس کی کیا

وہ اس کی کیا
وہ جاننے ہیں نام و نشان
وہ اس کی کیا

بجائے قتل و غارتگری
دوران کاروان ہو گیا
حصہ

مجلس

مٹھا رشتہ خال ہی اوپر بیتاب
سور تہا دل جان کو منور آنکھیں
دریغ برق بجلی یہ حرف جلوے کا
سحر ہے یہ طلش رشک کو کہ آئینہ
کیا نہ زلف نے سنبھل کو سرنگوں فر
مثال ہر دم گزیدہ آیات
وہ راحت دل جان نوریدہ آیات
چلا میں لپٹی جیسا ندیدہ آیات
مٹھا رے ساشے کیون ابیدہ آیات
مقابلہ کو وہ گیسو بریدہ آیات

وہی بے شوق نہ تھارت جو کہ خفیل میں
تھاری ان میں پڑتا قنیدہ ابا تہا

وصلت کی شب بھی خونِ منی ہوا
 آنکھوں کی تیلی نیکو سیدھے رہا ہوا
 اے شوقِ لادب تو دیانِ جن میں میری
 نہ ہی ملو تو سایہ کے کسوٹی میں بیجا ہوا
 کیا اُمی خیاں نے رشتہ برباد کیا
 اے اضطرابِ دل تجھ فارسا کوڑھایا
 ستر سے لیون وہ صبح اٹھا جیتھو
 پتھر پیچ اوٹھو بے درد و زخاں میرا
 قہر خدایا جوش جو مارا ازل گردن
 پس کس گیا میں بارِ عمر میرا سے

فمن يهتدي بهدانا ونفقه من سبق
فما يورثه في تورته نفعه تل هو

حاصل ملک فتنه
کلی حجاج بین اب
شیار تارا دیوانی
جو حکم در سے
زبان از تنص
و بیرون

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مجلس

[illegible]

[illegible]

آج آہو نئے میرا قدم ہے بڑا ہوا
جتنا ہمارا نالے میں دم ہے بڑا ہوا
گوا دریا بہ خوار و غنیمت جم ہی بڑا ہوا
کی شاخ سے بھی دستِ کرم ہے بڑا ہوا
لوٹا سا اونسے قدِ صبر ہے بڑا ہوا
ہکو تو ان بتوں ہی کا غم ہے بڑا ہوا
نالی میں میرا صورتِ دم ہی بڑا ہوا

جنت میں مجسمہ سواب کوئی کم ہوا ہوا
گائے میں کپڑا نہیں لڑ سکتے اس قدر
کچھ بھی نہیں ہے مجسمہ سے مالویش کے حضور
وہ ہے ہر شان یہ فقط ہے ہر شان
موز و نیاں کہاں ہیں پیشہ و شیریں
اسے شیخ کی کسی غم دین کا فراغ ہے
بلبل ہو گند و مجسمہ سے نہ بخت فغان کر

جتنے ہیں لفظ عرصہ معنی کی شہسوار

اونے مرا کیت قلم ہے بڑا کار ہوا

دل میں ہے کیوں ہے بت خود ہم ہمارا
 کتنی جی اوس کی چٹان ہم ہمارا
 بس خاتمہ ہے حشر و شتام ہمارا
 قاصد کے زمانے یہ بغیر ہم ہمارا
 فرمائی مجھے کہ یہ ہے کام ہمارا
 اسی بہت دن تیا ت ذرا ہم ہمارا
 اور آپ کو بچے میں ہے کیا کام ہمارا
 تو عیش ہمارا ہے تو آرام ہمارا
 چل جائے تصور سے اگر کام ہمارا
 جب ہو تو پہونکے نہ لگے نام ہمارا

کچھ مشورہ اختیار سے پہر نام ہمارا
 ن جاویں کیا کوئی پیغام ہمارا
 جہدش ہے نہ اکت نہ نہیں اسے ابو کو
 کچھ شرم ہی عرا دل پہنچا کہاں ہے
 پیدا دانا نیا کفار قیون سے تقابنا
 اس کے ڈرا یہی ہے کیا ہا تہین نیک
 آئے تھے تلاش اگم تہ کو بس ہم
 آرام کجا عیش کجا توسی جب ہو
 دیدار طلب ہو کے پہر احسان بلاے
 بدنام ہیں تو نہیں سرفیل یہ دور ہے

[illegible]

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ یہ شعر
 ایک خاص مقام پر لکھا گیا ہے جس کا
 تعلق ایک خاص موضوع سے ہے۔ اس لیے
 اس کو سمجھنے کے لیے اس کے پس منظر
 کو جاننا ضروری ہے۔

میں جاوہر کا ہے ہو وصل معلوم
 بسم برای نطق زمینان میں ہونگا

لو خیاں مٹا کر آہنچا ساقی بزم انسا طعنا سرسبز ناز سرسبز غم چشم پر وہ موسمِ حشت قدس تو ساریاں بول جالندھر سے پہر ہی نکمیز لگو باغ باغ بوجاؤ مثل طائر جانم رقصاں ہو یوں جو رہوں بڑے دل مڑو چشم کا خیال آیا کہ دیتے ہے صاف دلی تریپ سو سو ایک ایک غبار کو سنا	شب غم غمک راہنچی نشہ اوترا خمار آہنچی یک بیکہ لگا راہنچی بہت سر سوار آہنچی شیشہ مہر آہنچی وہ گیا انتظار آہنچی وہ چمن کی بہار آہنچی ساقی اب رہا راہنچی کیا اس سوار آہنچی ترک کہنے کٹا راہنچی اب کوئی دم من ماراہنچی میں بھی بی بی ہر اس آہنچی
---	---

لفظ کا دل لہا و خر کے کرد
 تیر مار و شکار آہنچی

کہ ذکر کل جو اوس شب میں کھیل پڑا چیرا تو تہا رقیب قسمت سے بل پڑا وہ چاند دیکھنے جو لگے گونہ تہا مگر	تو رہ ہمارے سن سے تر کیر کھل پڑا نشہ میں بگڑے ہمیں سینہ پڑا چاند اونکے دیکھنے کو اوسیدن کھل پڑا
---	---

۲۵

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ
 میں جاوہر کا ہے ہو وصل معلوم
 بسم برای نطق زمینان میں ہونگا
 اس شعر کے ذریعے شاعر نے
 اپنے دل کی بات کہی ہے۔

سو داترا

اس شعر کے بعد شاعر نے
 اپنے دل کی بات کہی ہے۔
 اس شعر کے ذریعے شاعر نے
 اپنے دل کی بات کہی ہے۔

نوشته شده در خط نستعلیق

ہرگز نہ کی کہ میں ہے خنجر لگا ہوا
اوسکو بھی گن لیا یہ قیدیوں میں
کہوئے لہی میں آپ تمہاری تلاش میں
پہلی ہی تندہی مگر اتنی آگ تھی

یہ نطق نالو ان پر کہ تازنگاہ ہے
کچھ کہ تو دوا بھی سے سر کر و بر و اب

ایسا دیکھ کر سانیہ میں ہفت دنوں کا کو سناپ
ایک زوال حسن کو گنیو قلم ہوئے
شبتہ عدد و جواسکی گلی میں ہوئی تو کیا
مذہبی جو دعویٰ تھی ملو کا تجل دیا
زلفوں نے اوڑھے جو ٹھہر کو بیچ کر دکھایا
یہی ہر ان چلیاں ہی کیا ملین چلیاں
اے ہون ہی نہ لنگل ہی کیسے حضور کے
الفت ہی حبسین ہی تو مومنی کی نہیں
کمر میں نہیں کر سیاہی ہی کچ رہ
بوس ہی ہی دیکھ کر زلفوں کو دور بھاگ
سناٹہ چھڑتی ہے نہیں کھڑتی اوسے
پر داغ دل کا زلفوں میں چلتا نہیں تیا
مستہ بڑھے ہیں شلے نے جب زبان

اتنا کہی تھا جو ستم میں غلو ہے اب
 ایں نہ ہر گزوی جو ترے روبرو ہے اب
 بس جاؤ بیٹھو اپنے ہمیں مستجو ہے اب
 بجلی نہی ہو شعلے سے یہ کون خوبی ہے اب

دوسرے کے مار رکھتے ہیں یہیں ملک کو سانپ
 چلے ہوئے حضور خزانہ لوٹا ملک کو سانپ
 مارے سے کچھ شہید نہوں کے باک کو سانپ
 مارے کے حضور کے دولت کے ملک کو سانپ
 قصہ کہ کیا یونہی سنہ تو ہوا کے سانپ
 اڑتے ہیں کیے جو خزانہ ملک کو سانپ
 اسے خدا بچا کر یہ پیر ہلا کے سانپ
 بچو حال کے ہیں نہ زانہ دو تار سانپ
 کیونکر نہ مال دار ہیں اپنے دو تار سانپ
 دنیا میں انکو جان ابھرا کر سانپ
 کیے ہوئے ہیں کیا تری نفع ناکو سانپ
 طاؤس کی نکل گئے یہیں ہلا کے سانپ
 قابو میں گئے ترسے زانہ دو تار سانپ

[illegible][illegible]

ہمیں کو بار بار لانا کہیں اب اس ناظم
کار چھٹا

یہاں ہر طرف سے ہوا کی لہریں
چلیں گی کہ ہوا کی لہریں

گیٹو راتیں ایک تین بن بنا کی سانب
کار بہین سن سے یہ لہریں دو باؤں

اسے گرج میں دیکھ دو لٹ نہ ہوتا
منشا تو ہے لاؤ یہ قابو میں نہیں

یہاں ہر طرف سے ہوا کی لہریں
چلیں گی کہ ہوا کی لہریں

دل و جا ہی کو تو تھی کہ ہوا کی
کرجاں جا آئیے کہ لہریں سے ساری
کئی تہہ آنسو میں جاوے اپنی ساری
ہماری حال افلاک و مسمارے سات
کہا تھی کہ زلیجنے سانس ساری رات
بہت حضور کی کی بھنے پردہ داری
ہمارے غم میں سید یوشم ہمارا
ادھر ہوشی تھی اہر ہوشی شکباری رات
فغانی نالہ فریاد و آہ وزاری رات
ہمارے دل سے ہر شے کہیں رات
بہن ہی گھرے را شوق ہمکشی
سجڑے بام ترا موج بقراری رات

تسے بغیر ہوئی سخت بقراری رات
یہاں لائے ہیں آنکھیں گواہ ہیں
یہ انتظار تھا تیرا کہ مثل تاروں کے
سہرے شکر سے زمین پر سنبھلے
بائیں سبیل سر وہ ہوئے جواب جیتے
جو نام ایک لے لے کے شب جلائے
سیاسی شب فرقت کی و ظاہر ہے
تاز و ناز میں تمام کر شمع صلت
تسے فرق میں اگر ہے مرے ہمد
نیو جھوٹا جہاں حال تیرہ شہنشاہ
فر کو دیکھ کے ہائے میں ات بزمیہ
کستہ چمکتی تھی بام عرش کی کیا کیا

یہاں ہر طرف سے ہوا کی لہریں
چلیں گی کہ ہوا کی لہریں

جگر کو تمام کے بت بلک لڑ جاتے
وہ آکے دیکھتے حالت اگر ہماری رات

یہاں ہر طرف سے ہوا کی لہریں
چلیں گی کہ ہوا کی لہریں

اسو کے گھوڑے بیان بنے کہوں ساروت
 ہمان تھی باسک عالم میں مہاروت
 بیان تھی تالہ دریا دواۃ وزارت
 یہاں نخل میں چل کو پھر رشت
 یہاں نخل میں ایک سے ایک ہماروت
 یہاں تھی سنوت بیمار کھجور ہماروت
 یہاں تھی اونٹن تربت کی کڑہاں
 یہاں تھی باسک علی اسیدہ رشت
 یہاں تھی چتر لے تیرہ روز کاروت
 یہاں تھی سب سے تین دو بی چتر رشت
 یہاں تھی تیغ فریق اور زخم کاروت
 وہاں چتر لے تھے غیر چتر رشت
 وہاں زلف سیوئے سنوار رشت

وہاں صبا و عدا سے شہبانات نہی تھیں
سہاں تھی مسوں محرم کی شہبانات

سوئے تھے وہ آ کے میرے گہرائت
کرتا تھا خلش و اضطراب رات
دن بھر تھیں اب نجانے دن کا
پیشانی صبح پر یہ تل ہے

اسی شام سے روفق مسجد رات
 ہر نالہ تھا دل کو نیشتر رات
 رو لیا اسے مجھ کو رات بہر اٹ
 یا وصل کے میرے خفق رات

فقد هي انهم
بما هو في
او لم

نہ پڑیا

وہی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور جس نے ہمیں مرنا سکھایا ہے۔

چندین سال از این زمان که در آن وقت
که در آن وقت که در آن وقت

وفاقیہ کی طرف سے دی جانے والی رقموں کا تفصیلی ریکارڈ

49

۴۹
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الطاهرين المطهرين المعصومين
المجتهدين الميامين
المرسلين
البررة
الزكية
الغياثية
الرشادية
الهداية
المنيرة
النجاة
الرفقة
الضلالة
الهدى
الضلال

کس سال شب سال کیا
 گیسو ہے قریب عارض روز
 وہ چہرہ نہیں ہے گیسو دین
 روئے ہی سے کم ہو گئے مجھ
 قسمت کو ملا تھا حیلہ خواب
 رخسار و نہیں ہے فروغ خورشید
 کیوں تارون کی چاندی تھی شک
 آتا ہے نہ آنے سے زیادہ

کچھ تھی ہی نہ قصہ مختصر رات
 یا بھر کی ہے وراز تر رات
 دن بیچ میں ہے ادھر ادھر ہر رات
 ٹنڈی ہو بلا سے ہیک کرات
 متا جھوٹے بیچ او کو دروہہ رات
 ہوتی ہی نہیں ہے اونکے گہ رات
 کیا بیٹھے تھے آپ بام پر رات
 سے صد مدہ آنکھ زہر رات

دیکھو نہ سحر وصال میں نطق
 الہی کے ہورات پر رات

تو آسمان ہا نہ تو سا توں زمین اولٹ
 بعد فنا نہ جھکو کوئی دفن کیجیو
 جیسے اولٹ ہی ہے تو برگ گل یوم
 مڑتا ہوں جوق قتل میں تلوار کیجیو
 ایتنے میں دیکھ صنم شہم سحر ساز
 گلگشت باغ میں یکا تر اولٹ نقاب
 کیا جھکو اس سے ذوق کراؤ کی نقاب
 پیش در کھڑی ہوں جو عشاق کی نقاب
 باند ہے ہل اضطراب کے مضمون یکا قلم

اے اضطراب پردہ پردہ نشتر اولٹ
 دل بتوار ہے نہ کہیں سے زمین اولٹ
 اوس نو بہار ناز کا برقع یوں اولٹ
 دامن کر میں باندہ ذرا آستین اولٹ
 ڈرتا ہوں میں نہ جامتی جا دو لکھن اولٹ
 اے گلشن و نم نسیم کا جامی کہیں اولٹ
 چل اوصانہ برگ گل یا سچیں اولٹ
 پردہ اولٹ کے تو اوس میں پردہ نشتر اولٹ
 ڈر ہے زمین شعر جامی کہیں اولٹ

کس سال شب سال کیا
 گیسو ہے قریب عارض روز
 وہ چہرہ نہیں ہے گیسو دین
 روئے ہی سے کم ہو گئے مجھ
 قسمت کو ملا تھا حیلہ خواب
 رخسار و نہیں ہے فروغ خورشید
 کیوں تارون کی چاندی تھی شک
 آتا ہے نہ آنے سے زیادہ

کچھ تھی ہی نہ قصہ مختصر رات
 یا بھر کی ہے وراز تر رات
 دن بیچ میں ہے ادھر ادھر ہر رات
 ٹنڈی ہو بلا سے ہیک کرات
 متا جھوٹے بیچ او کو دروہہ رات
 ہوتی ہی نہیں ہے اونکے گہ رات
 کیا بیٹھے تھے آپ بام پر رات
 سے صد مدہ آنکھ زہر رات

لہذا ہی منطق بلا مار زلف یار
دُور سی مجھ ہی کاٹ کی جا کی گئی لوٹ

دم اگر ہے تو دلا سا ہے بحث
دست پانچ کے کہ ہوا آزاد دست
جاگ غافل کہ تماشا دیکھ لے
یونان کسد و عربین ناکام ہم
دل میں جیٹھی تو کیا آنکھوں شرم
لے اڑنے بالستین تیرے سے
کچھ اثر ہی جب نہیں ہوتا دامن
جسکے عشق اور بحر خوبی سے نہیں
خود مجھ سے آباد ان کے جو رہن
ایک تو ہونگے سے ملائیت ہمیں
لو سے لیا میں سے جب انکو کلام

جو ٹھہرے ہیں جب ہی تو وعدہ کرتے
 یہوں کی پسو میں کاشا بخت
 اے مرے ظالم تو سوتا ہے غبت
 و دردمر کا تم کو جیلا ہے غبت
 لو اوٹھا ہی دو یہ پر دا ہے غبت
 تو رقیو کو بٹھا تا ہے غبت
 آہ ہے بے سود نا لا ہے غبت
 پتھر خر و خش و جو خش دریا ہے غبت
 چانتا ہوں او سٹ شکو اہی غبت
 سو نہویہ ماری دنیا ہے غبت
 تیرا ایدل اور اراد ہے غبت

نطق سے آمانہ وہ بت گور پر
ہم نہ کہتے تھے کہ مرنا ہے غبت

تقریباً ایک سو نو فلک کی برائے سرخ
دل سے خیال ہمیشہ بے پائون چلے
آدم کا تن ازل میں جو عیان نظر آ
اوترا ہی ہمیشہ چرخ پانچون پر

وقت نشاء ہوئے ہوئے یا
جسم مجموعہ کر کے یکساں کر کے
تقدیر نے اوٹھا کر اور دگر باز کر
پاس آئے آئے میری بوجھ کر

مستندوں کا

<p>جوابی گوشہ غزل کو چوڑی کا نطق پڑا پھر گلا وہ آوارہ گل ہی بو طیر ح</p>	<p>بدلتی اب نظر آتی ہے دریا کی طرح شونہا گزرنے اور ٹونگا تمہارے کو چوسے</p>
<p>کیا ہر آنکھ میں تنوخی ڈگر جابر ح زمین پکڑی ہی بندے کی نقش پا کی طرح</p>	<p>الہی سکی نہ تک کہیں پہنچ جائیں ہمیں کے کان میں بلبلیت کی چون میں</p>
<p>رہا ہوں مائدہ مری کیسوی سالی طرح سائی یا نبی جو گل تک میں صبا کی طرح</p>	<p>میں نے گلوں کو گویا تو کمال غصے سے یہ وہ زمانہ ہی مہر و وفا و شہر و حیا</p>
<p>دہ بولی خیر ہونا زلزلہ کی طرح ہوئے جہان سے نایاب کیسیا کی طرح</p>	<p>جیسا ہے وہ فلک حسن جب تعلی سے</p>
<p>تو مہر و مہ ہو پا مال نقش پا کی طرح</p>	<p></p>

[illegible]

سندھ اور پنجاب کے
سندھ اور پنجاب کے
سندھ اور پنجاب کے

دل و دلیلیں جو ہر حال میں ہوتی ہیں
 دل و دلیلیں جو ہر حال میں ہوتی ہیں
 دل و دلیلیں جو ہر حال میں ہوتی ہیں
 دل و دلیلیں جو ہر حال میں ہوتی ہیں

شب فراق ترا دل نگار میرد ہوا
 اند میرا مار گیا اوسکو چاندنی کی طرح
 نگاہ ناز سے دم بہرین ہو گئی بس
 گلے پرانی مگر میرے چہری کی طرح

دیان یار کو ہرگز نہ کہو جو ہر فرد
 نہ لطف کہا میو دہو کہتا تو نطق کی طرح

کہنی جس گل رخ پر چلی صبا گستاخ
 جو ہو چلا میں نے م عرض میرا گستاخ
 کہ آتشا سوسو جس طرح آتش گستاخ
 جو دیکھے رخ کی طرف ہو گیا گستاخ
 یہاں نہو گا کوئی میر شوق گستاخ
 یہ میر و لطف عدد دیر کہ ہو گیا گستاخ
 نہ تجھے میں کوئی خبر دوسر گستاخ
 وہ عیا کہیں کہیں میں ہوا گستاخ
 وہ عیا قیامت ہو میں بلا گستاخ
 یہ دیکھے کہ یہ ہوتا ہے تاج گستاخ
 شراب پیے ہوا دوس شوق گستاخ
 مری تو کوٹ لیں سن لینگ عیا گستاخ
 وہاں بھی کہیں میں شرم عیا گستاخ

مری نگاہ و دل جس ہو گیا گستاخ
 ادب ادب کے صلہ جبکہ جو حسن نے دی
 معاملہ ہو کر دے ساتھ یوں جسم کا
 ہزاروں لیان پڑنے لگے سکندر پر
 نہ عجب حسن پر جسکو نہ سطوت تکلیں
 جفا و جور یہ تعبیر کہ نام سے سہمیں
 نہ نرم یار میں ثانی مرا ادب میں بی
 چل ادب ہوں رگ کہ ہو کر گستاخ
 وہ مست حسن جوانی میں مست شوق گستاخ
 ذرا زور کے مستی شوق میں ل کو
 کہلا یوں کجا یہ لکنا تجھے بتاتی ہیں
 شبصال میں ایدل سحر کا کیا سن پتیر
 ادب فائدہ ایدل کہیں کہیں ہی

میں جن میں ہوں جس نعت نطق
 کلی کلی ہو دریدہ دہن صبا گستاخ

۴
 کہیں عجب نطق برائے شرم و زور
 مری عیا
 انداز اگر دیکھا تو دل میں
 انداز اگر دیکھا تو دل میں
 انداز اگر دیکھا تو دل میں
 انداز اگر دیکھا تو دل میں

دل و دلیلیں جو ہر حال میں ہوتی ہیں
 دل و دلیلیں جو ہر حال میں ہوتی ہیں
 دل و دلیلیں جو ہر حال میں ہوتی ہیں
 دل و دلیلیں جو ہر حال میں ہوتی ہیں

[illegible]

وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے

وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے

گر کی گری فریاد سے زبان فریاد
وگرنہ کیا نہیں منہ یا نہیں فریاد
تو ضعف سے ہو جاری ہنسی تو ان فریاد
مگر کھٹکے سے نہ سے تو مان فریاد
نکل کے منہ سے نبی شاخ گل فریاد
نکل گئی مری منہ سے جو باگیان فریاد
عدو سے م کے سہارے کی تو ان فریاد
وہ زور شور سے ناس کے کہ ان فریاد
ترے ستم وہ غنیمت ہے جو چکان فریاد
اثر ہے غم کے بنی فتنہ تھی ان فریاد
یہ پردہ دلچسپ کی ہر نہ ان فریاد

برہانہ اسند بول جائی گے
تو تری تری زور ناخون کا ہیں
اگر یہ نایسے نازک مانع حضرت کا
یہ بے سبب نہیں سن پشانی بسا اذ کو
یہ بے بین ہوں سی بھرے جا کر کے پر کا
بوسہ تو نہیں کہ بڑا ستم شہسرا
سکت جو سالنہ ہی نہیں پوچھ چل نکلا
تو دہ دل میں یہ مردہ سی غنیمت ہیں
نہ ہی وہ بلا جس سے نفس نالہ
وہ مان ہونا ہی تاثیر عشق سے تفسہ
بلکہ ہی دہش جو سالنہ سن بڑا

یہ بھان لو چادری ہے تلخ جو یوں رہا
وہ لاکہ کان لگا میں مگر کہ ان فریاد

جوش پیش دل کے بھی تو مری ہیں ہر
وہ قید میں پر کے پری ہم میں نظر بند
ہو روزن دیوار کے ہی اہلک کہ گریہ بند
آگہو نہیں ہی ہلکے شمع نظر بند
لیکھ قفس اور جانی نہ یہ طائر پر بند
ان غم کی کیفیت یہ کہ نہیں ان گریہ بند

تو نے ہیں تری جوش جوانی کی گریہ
الفت کہ بے گریہ ہیں طرفین بد نظر
ای رن تجلی کے جلو سے عجیب کیا
طغی کے سبب ہیں وہی قید جانی
بنیابی دل وہ ہے کہ ہلکا ہی بدن سب
سونا شب غم ہے مقصد ہیں امان

وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے

ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے
 جو ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے
 جو ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے
 جو ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

کھائی غنایب

میں سینہ صد جان کہاں گرا پنا
 تاج کش دل کے حسینا چلن میں
 ایزد ہو سو اگم ہو جو آزار محبت
 مان گرنے نیا کوئی ٹکڑا کسین کل
 ارباب تصور کیلے دیکھیں نہ آنکھیں
 سینے کو ابھی شرم سے کسے گل تر بند
 پر تان مری مسون محبت کی پرن بند
 سورشش بڑے ہو جاویں جو اسے جگہ بند
 امی امین کان یہ چاری میں جگر بند
 رستا ہے ہمیں خانہ آباد کا در بند

ہو کاش نقاب نکی مری نکلے پردہ
 اور وہی ہوں از طوطی سحرناظر بند

دل آہ کو اور آنکھ گری اشک کو کیا بند
 بلیس کے طرح ہم بھی گلچری اوڑھتے
 تب جاوے گی سوزش سحرنا سو جگر کے
 حد ہو گئی اس ی دل بتا پیش کی
 گلزار میں آہ ہے بت پردہ نشین کی
 جی میں زریا میرے میدان سخن
 خیال نقاب سنی ہو رنگین گل سے
 قفل سے ہست بحر میں سر میرا پیرا
 زندہ رونک مایہ نہیں تو لاتی نہیں لیا
 بے تاب دل سے تو میں ٹھونکا شبنم
 اوس لف سیفام کا دل میں ہی قصور
 نکمت کو اور اکول کو تو لہ چمن میں
 کوزی میں دریا ہونہ مٹھی میں ہو ابند
 ہو جاتی دل کے اگر ایک سے پاس بند
 مریم تو ہو ہندی تری پتی ہو خاند
 بعد ذرا رحم کہ دم ہونے لگا بند
 نکمت سے کھو جا کر گری راہ صبا بند
 مدت سے ہمارا فرس طبع ہو جا بند
 تارک گل کا کوئی باز کسا لگا بند
 ہو جاویں خفا اسکو ہوشی کا لگا بند
 شوخی میں کہ ای شوخی سے منہ تری پا
 بند سے ہو جاوے گا تا صبح جد ابند
 شیشے میں سر بند لری کہے بلا بند
 اور آہوئے کردون میں ہم با صبا بند

ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے
 جو ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے
 جو ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے
 جو ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے

[illegible]

تخصیص نہ کر اس میں کوئی خدائے گل ہے
لگ جانے میں انہیں تڑپ نہ ملے

دیوار گریہ پند و فلک جود و ازہ طابند
دیوانی تمنا و رسیدن بنجر کے پابند
گاہی ترے ہمراہ تو ہوا و سکا گلابند
اب ہجر کی شیبہ ہو ایسی سا گلابند
آئینہ بینی شب و دین ایسا ہو گیا بند
سکھین نجا کا جو کہیں اونکی گلابند
گر مٹی ہوں مٹوں اگر گھر کے کا گلابند
ایک ایک گرہ مین ہر دل ایک ایک گلابند
ایسی سایہ دروازہ کیا یا نہ کیا بند
خوش و کامقصد نہ طر حدار کا یا بند

گہر میں تر رہا اے کوہِ مین مثل صبا بند
 بجنوں خود آرا کو یہ زیورِ مہربان
 بالفرض اگر لکھی بھی جسمِ یکر کو
 جانِ سنو کیا جو تھما وصلِ مینِ تھان
 مستان بکشتا ہے ترارِ وپِ بنا کر
 کیا کیا مری جانے او مین سو سے آئے
 اوس شرمِ کِ نیلی کا جسے سینہ دکھایا
 وہ زلفِ عجب خانہ رنجِ ہے جس میں
 کس بات کی بندش ہو شمعِ غمِ یہاں
 مین بندہ کجائے سکا بنو جا چو

ہو رہا ہے جیسا کہ یقیناً معلوم ہوا ہے

جو جو جی بہن بڑا حسین تیار کر گھنٹ
جس طرح ہو سپاہ کو سر داریں گھنٹ
اب تک تھا اپنے زعم میں جس نے گھنٹ
کرتے ہیں ناز و حسن مریاں گھنٹ
ناحق ہے بلکہ خوبی اشعار گھنٹ

ابرو پر اوسکو تو کوکتو ملوار یہ کہند
 ناز واداکے پشت قومی یون چہرے
 غیر و نسے وہ ملازمی اندا کے واسطے
 رکھتے ہیں ناز و حسین ناز و حسن پر
 کرتے انہو یار کے دل میں تو بات تھی

[illegible]

چند روز بعد کہ میں نے اس کو دیکھا تو اس نے کہا کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔

میرے تو اضطراب کی یوری تری نہیں گیسٹا روی یار کو سزائے حسن کا معشوق کی ہر ذات ہنر دہی نیاز	تم کو کی کیا لندی دیوار پر گھسٹ یہاں سے گل کو سنبھل گلزار پر گھسٹ ایدل ہو کر گرم یار پر گھسٹ
--	--

ای خط کوئی بات کی کیا بات ہو کر
شاہین ہم ہمیں ہی ہو گفتار پر گھسٹ

کیونکر مری زبان نہ نکلا سخن لند سنگ نیکے تیغ چاکر کیا ہے قتل شاہ ہون تم نہ مجھ سے تعلی کے لیو دو میو یہ فرے کے ہین گلزار حسن ہین ہوے لب قن کے مجھے تم عطا کرو لذت یہ پائی نفس کشی کے جواختار ہو صلح پر شراب پیئیں بہر فری اور ہین میو کی طرح کماؤ دین یو انگار غش	جو سے ہین توں لب شیرین ہین لند نقد دمان گور کو ہے میرا سن لند ہو گا تمہاری بات سے میرا سخن لند خوامی لب لند ہی سبب دقتن لند کہاتے ہین میوے باغ کو مرغ چرن لند کہاؤں جو تلخ شے تو مرا ہو دین لند بہر د کہابانی چان شکن لند شیر ہین تیری تے اچھ سنگن لند
--	---

دہولی ہوئی زبان گونرے اس کے
وہ خط کوئی کاہی نہایت سخن لند

الف جو ہو دے اترا و سکا نہو کیونکر سر کر بھی ہوئی فن اوسے بت کی کجاہین جہنگ جوانی میں گل تر کا کھائے دیوانہ کرے کیون نہ ترا حسن جوانی	ہم ہو رہیں جسکے وہ ہمارا نہو کیونکر اس نئی دفا کاہین جو نہو کیونکر بہر خاک کا تیلابی تماشا نہو کیونکر جب فصل بنارانی تو سوتا نہو کیونکر
--	--

چند روز بعد کہ میں نے اس کو دیکھا تو اس نے کہا کہ میں نے تم کو دیکھا ہے۔

میرے تو اضطراب کی یوری تری نہیں

ہر ایک مرا شمع مجھ انہو کیونکر
 تو زلف شب خواب یگانہ کیونکر
 اسی بار چلتا ہو تو ایسا نہو کیونکر
 بدنام مجھے کر کے وہ سو انہو کیونکر
 طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
 جی کہتا ہوں جو اہل جہنم انہو کیونکر
 بہرہ کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
 تیرے لئے آنکھیں ممتا نہو کیونکر
 نیچے نظر آئے نہیں وعدا نہو کیونکر
 ہوتے کی ہوں اور زیادہ نہو کیونکر

وصف دہن یار میں منظور ہے وقت
 اوس رخ کو اگر حسن میں شہر کیوسف
 کیا ایک محبت کے ستم کر کے شکایت
 بدین عاشق و معشوق تو یکجان و قالب
 منہ دیکھ کے کیونکر نہ رہے اس کا کلمہ
 انسان ہوں فرشتہ نہیں کیونکر نہ لگوں
 پتلی پسند وہ وہ بت پردہ نشین ہے
 جب باغ کو تو جای تو جو غمچہ ہو کھل کر
 قابو میں کر آگے ہو چلے ہو فقرہ
 اب تو لب شیریں گل مزہ چکے تو پری جاٹ

اسی غزل
 ہر ایک مرا شمع مجھ انہو کیونکر
 تو زلف شب خواب یگانہ کیونکر
 اسی بار چلتا ہو تو ایسا نہو کیونکر
 بدنام مجھے کر کے وہ سو انہو کیونکر
 طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
 جی کہتا ہوں جو اہل جہنم انہو کیونکر
 بہرہ کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
 تیرے لئے آنکھیں ممتا نہو کیونکر
 نیچے نظر آئے نہیں وعدا نہو کیونکر
 ہوتے کی ہوں اور زیادہ نہو کیونکر

مرجاؤں میں جبرہ کے دفن آئے
 اسی نطق لب گو سے شکوہ نہو کیونکر

دل میں ہو جوار مان برون در ہو کر
 دیوانہ آسمان ہو چھو کہو جہیر تاس ہے
 میں کیا کر فرستے واقف نہ بخش ہو کر
 آئی خزان حسن میں مٹی میں مل کر
 میں مر گیا تو وحشت رور و کر کہ ہو کر
 اگر تری گلی میں کیا خاک قدر پائی
 تسکین لگو دیکھ ماندر رہا بلبل میں

اسی غزل
 دل میں ہو جوار مان برون در ہو کر
 دیوانہ آسمان ہو چھو کہو جہیر تاس ہے
 میں کیا کر فرستے واقف نہ بخش ہو کر
 آئی خزان حسن میں مٹی میں مل کر
 میں مر گیا تو وحشت رور و کر کہ ہو کر
 اگر تری گلی میں کیا خاک قدر پائی
 تسکین لگو دیکھ ماندر رہا بلبل میں

ہر ایک مرا شمع مجھ انہو کیونکر
 تو زلف شب خواب یگانہ کیونکر
 اسی بار چلتا ہو تو ایسا نہو کیونکر
 بدنام مجھے کر کے وہ سو انہو کیونکر
 طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
 جی کہتا ہوں جو اہل جہنم انہو کیونکر
 بہرہ کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
 تیرے لئے آنکھیں ممتا نہو کیونکر
 نیچے نظر آئے نہیں وعدا نہو کیونکر
 ہوتے کی ہوں اور زیادہ نہو کیونکر

دنیا وہ بیسواہی زاد کو پہانیں لگی
چلے ہو زندہ سناٹے میں اوس محنت زد کو
کیا جان پڑ گئی ہے قاتل جو لوٹ آیا
اوس انجمن میں میرا اعیار کے برابر
سیکھ ہلا شہر ارت فتنے نے قیامت

ممکن نہیں تو بخیا عورت سے مرد ہو کر
اے چرخ کیا فیگاہ یہودہ گرد ہو کر
بسمل تشنہیں بہرین سرگرم ہو کر
دل کا سایہ نشا تھا اوٹنا تھا در ہو کر
اوس چشمہ مرگ کے و نالہ گرد ہو کر

ای نطق بہ طرح یرو دنیا کو جیل فی الا
کسانہ زہ سخت ہو کر کیا گرم و سرد ہو کر

اے جانِ نکلی فرقت میں اردو ہو کر
 اوڑ جا میں ہو ب تیرے جلو سے گرد ہو کر
 رنگ وفا و الفت تجھ یوں پر جمایا
 مروان صحت کو جو کچھ ہوئی ہو ا میں نیا
 جاڑوں میں ہو ب کہاں وہ ناز و نغمہ
 دل کو جلا رہا ہے کیا نور صبح و صلت
 امی شیخ چوڑ خلوت رندو کی بزم میں
 زہرہ و سون و تہہ سار و نکا ہے پایا
 دیکھی کوئی تاشا کیا کیا مجھے رولایا
 کیا کہو کیا دیکھا جاہت و کیا دیکھا
 تو عاشقِ خدا ہو میں عاشقِ ضمیر ہوں
 ایدل نہیں ہے باہمی اگر کوئی عشق پارے

ایا جو دم بونیر تو اہ سر دہوکر
خوشید رُوب جائی چہرے زرد ہوکر
اکلھونچ سرخ ہوکر چہرے زرد ہوکر
اکسیر ورنی بہرتی گلیونین گرد ہوکر
تو دیوب چاندنی سی ہو جائی سر ہوکر
کرتا ہی مجھکو گرمی کا فور سرد ہوکر
کیون عورتوں کی عادت سیکیجی سر ہوکر
ای ماہ حسن تیرے دنیا لگرو ہوکر
تحرکت نہ کی ہے اوس رخ فیروز ہوکر
ایک گھونٹیں شک ہوکر سینونین دہوکر
ای رخ یہ ملاحت یوں ہل در دہوکر
خود اس جی میں مارا جائیگا زرد ہوکر

آیا کہین تو آیت یہاں کی کہ ہمال کہ
چٹھین را ابو کی بجا کہ حلال کہ
خبر سے کہ تو کہ کہوں کلیم نکال کہ
لے جائیں کے گاہیں کلیم نکال کہ
ساقی بہو و جام و ٹھاکہ کی نکال کہ
ایسے گلے میں مست تنہا کو وال کہ
گنبد سے کا پھول روکنے نادا اب جہاں کہ
ایتنے دیکھے گا ذرا دیکھ ہمال کہ
وہ تیغ یہ گلاستہ ستمگر حلال کہ
یا لون تلے ملین پھر انکسین نکال کہ
تو آج جی چہری جسے جا بے حلال کہ
بند کی کو گور سے گا ذرا دیکھ ہمال کہ
اغوشن محبت کو صاحب ہمال کہ
لاکھ آئے شمع آ کیو سا بی بی ہمال کہ
شہنشاہ ابو بخار میں دل کا نکال کہ
میرج سر جگایو ذرا آنکھ ہمال کہ
تلوار بن مانے ہن زبانین نکال کہ

غیر نہ نکود ہو کہا دیکھو ذرا وقت ٹال کر
راستہ کیچے نا کوئی دامن نہال کر
جو لمبوسے تل کے وہ بات ٹال کر
یدل شوخ چشموں کی تو دیکھ بہال کر
سایری بہار بادہ شمی تھی بہار تک
ایوسن سے آنے سے ہم ہو کسو سے
مازک بہت ہو چ کلانی ملن بجائی
یسا نہ ہو کہ آپ ہوں اپنے خیر فیتہ
پیا سا جو نگاہوں تو بس ہم دیر کیا
ویدا رہی نصیب ہوا پائی بوسن ہی
لہ نہ کیا ہے تجھے یاد شاہ حسن
خوش خیم ہو تو اپنے لیے ہو سیکو کیا
دل پھیرے بتو نے خدا کی طرف مرا
اوس صاف صاف ساق کی خوبی کیا کی
جان ہی تھی فراق میں ایک کہینچ کر
خوشید کا نہ جانو ذرا آجلاں میں
تہک تہک گئی ہیں انہی چلین تیری گاتے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بجائی کی طرح کو بند تھی جو میری سپہر
 جیسا کہ ہوئی پہنچنے کے کافی تیرو در پر
 لیلای شب غم کے ہی اب لف کمر پر
 رومان ٹھہر گیا مرے دیدہ تر پر
 ایدل کسین کی جہ نہ آجائی جگر پر
 دل میں اور ترائے میں یہ چڑھتی چڑھتی
 دل پر بہان ماتہ و مان ماتہ جگر پر
 پہرین کی چھری شام سی مرغان چکر پر
 مان شمع کا یہ قصہ نہ جانی سحر پر
 کیا وقت خلق کہیں کے دل اور جگر پر
 گیسو بھی بچھے میں دیئے اوسکو اگر پر

مر	مین نطق یہ دہی نوتا ناز کے کمر پر
----	--------------------------------------

حاضر ہوں ترک تاجا دہریا یاد کیا
نگہت اوڑھاری ہو مجھے زار دیکھ کر
آنا دور کو مجھ کو گرفتار دیکھ کر
جائیں ہم اسچو ہونٹ لب یاد کیا

آریای خوب

وہ سب اپنے اپنے گھر میں آئے اور سب نے اپنے اپنے گھر میں اپنے اپنے کام شروع کر دیے۔

۵۵

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

وہ اولے بانوں آگے لب بام ہو گئے
مطر سنبھاری جا یونہیں جس لب آگے
یوسف سحر کے اپنا تہا تو میں محسوس

ہم کو یہ اہوا پس دیوار دیکھ کر
ساقی پلائی جاو نہیں شہیار دیکھ کر
لیتے ہیں دو ان کو وہ خیر دیکھ کر

باقین تو ہے کہ جو موزوں ہو میں نہیں ملحق
محب وہ ہوئے مرے اشعار دیکھکر

ششتر مائیں تری آگے کجھ لو ہو کر
 موت آئی مری معشوق پر یہ ہو کر
 گل کو در پردہ غم عشق دکھانے لگیے
 پیر گلشن نیکین شدت بتیابی سے
 اندر رفت ہی یوں ع جہان میں
 میں جو رونا ہوں سہ بزم تو دہشت
 حسن جاتا جو ظلم وہ باقی نہ رہا
 طوطی آسا ہو جو گویا کو حفا سے عارض
 دیکھہ بانی تری زقار جو اچھ قشتہ شتر
 یاس امں تہ دیدار کے جانے ہوئی
 اسے خلک ہلو کسی نے نہ اڑھایا حید
 مانع دید ہماری ہی سپہ بختی ہے
 اینی روداد کا جب رشہ ہم برے ہیں
 چند قطرے مری قسمت کو جو ساقی تھی

گل بسید آئین نظر شرم سے شبو ہو کر
 تیغ یا رب ہو روانِ خلق پر اثر ہو کر
 شمع آئی ہمہ تن باغِ بین آئین ہو کر
 رہ گئی رات قبا جسم پر اتو ہو کر
 اسی رنگت کی روشِ آفریں ہم جو ہو کر
 شرم ہی بگئی کیا آنکھ سے آئین ہو کر
 خال رخ رہ گئے دیک کے بچو ہو کر
 منہ پر آنکھ کرے عرضِ دوزانو ہو کر
 شورِ محشر کا پڑے یا فونین گنگو ہو کر
 اب نکلتی ہے نظر آنکھ سے آئین ہو کر
 چشمِ عالم سے گئے تھے مگر آئین ہو کر
 سانسِ کاہل و دی ہوئے گیسو ہو کر
 در و دل ساندہ یا کر نامی بازو ہو کر
 گر پڑی دیدہ ساغر سے وہ آئین ہو کر

06

ایک جانانی صاحب نے ایک صاحب کو دیکھا کہ وہ ایک کتب خانہ میں بیٹھ کر پڑھ رہا تھا۔ صاحب نے کہا: "تو پڑھ رہا ہے؟" صاحب نے کہا: "جی ہاں، میں ایک نیا کتاب خریدی ہے۔" صاحب نے کہا: "کون سی کتاب؟" صاحب نے کہا: "ایک کتاب ہے جس کا نام ہے 'تاریخ ہندوستان'۔" صاحب نے کہا: "اچھا، تو پڑھ رہا ہے؟" صاحب نے کہا: "جی ہاں، میں پڑھ رہا ہوں۔"

تو مجھ کو دلو یا مری ناموس کو لیکن
 کہتے ہیں وہ جہ سے مجھے بدنام نہ کر تو
 تیری ہی نظار کو یہ آنکھیں ہی سن
 معشوق ہیں پر رشک و غالی نہیں
 جاتی ہو مرے دلو کہنے غم کے حوالے
 کیا جی کو وہ بہا یا ہے کہ جب ہی تو نہ ہو
 ہوں خود ہی سیرت پریشان ہو لے
 جہ جہ پر کہیں روانہ پرے خون
 نہ رشک کا تاز نسبت مر جان بکھیرا

چھینٹ آئی نہ ایدیدہ تراو کسی پر
 ایسا ہی جو رہا ہے تو مراو کسی پر
 ڈالی ہوا اگر مینے نظر اور کسے پر
 مر جائیں دن جا کر اگر کو کسی پر
 کیوں چور چلا اپنا یہ گہراو کسی پر
 بالقرض دل آجانی اگر کو کسی پر
 امی لف صنم جا کے بکھراو کسی پر
 جاہول شفق وقت سحر او کسی پر
 ہم مر کے اب مار کہ مراو کسی پر

۵۹

تم شفق کا سر غم میں زانو سے اوٹھاؤ
 دیکھو کہ میں کی شکستہ سر اور کسے پر

لکھ رہا ہوں تمام غرض یار
 مر کے ہی ہو ای جلوہ یار
 خون سے ہیں تپان گلزار
 کیا ہوئی تیری غیرت اب یار
 دست قاتل کو نازے روکا
 حیرت جلوہ کو شک آراے
 دیکھ لے شوق دل بہت ہو
 غم کے نام تو جی دل مکر ہے

میرا خاصہ موج باد بہار
 ذرہ ذرہ میرا آئینہ دار
 اضطراب اپنا نفس کو بہار
 جان بلب ہو رہا ہو میں غار
 دیکھ کر مجھ کو جان سے بزار
 آئینہ بند ہیں در و دوار
 گرم جوشی ہی چڑھ نہ آؤ غار
 ہر نفس ہے اب ایک موج عمار

ایک صاحب نے ایک صاحب کو دیکھا کہ وہ ایک کتب خانہ میں بیٹھ کر پڑھ رہا تھا۔ صاحب نے کہا: "تو پڑھ رہا ہے؟" صاحب نے کہا: "جی ہاں، میں ایک نیا کتاب خریدی ہے۔" صاحب نے کہا: "کون سی کتاب؟" صاحب نے کہا: "ایک کتاب ہے جس کا نام ہے 'تاریخ ہندوستان'۔" صاحب نے کہا: "اچھا، تو پڑھ رہا ہے؟" صاحب نے کہا: "جی ہاں، میں پڑھ رہا ہوں۔"

[illegible]

منہج

۶۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نہایت پرستش کے ساتھ
نہایت پرستش کے ساتھ
نہایت پرستش کے ساتھ
نہایت پرستش کے ساتھ

وہاں میری تیری خوشی تکرار
یہ جو ہے ایک لذت آزار
صد فی ایوانِ شاہِ نیاز
برق تھی تیری شوخی قیاد
ہلکو مرنا بھی ہو گیا دشوار
باندھتی ہے جو یہ ننگہ طوار
جلکی حسنِ صفا ہر آنند دار
وہ جو یہ رنگت ہو سے باغِ عمار

بوسہ کا نہیں نہیں میں ہوں
 کہوند شرم جو سے ظالم
 غریب میرے حال کو پہنچا
 سنگہ نقش قدم نہ کہوں سکا
 مایہ فرقت میں سخت جانی
 جلوہ گر ہو کہ جل کر رہ جائے
 ایسے گالوں کو میں کہوں کیا
 اوس کا گلچیز داغِ حشر ہوں

لکھ جلا ایک قطعہ بند غزل
اپنا خامہ کہ ہے بدیع نگار

چشم بدور بھول تصور ساز
دینہ ٹادل بھلی رخسار
سین گزری شب وصال
صورت نقش دعا و لہار
ہی کھلی طور گو تلک ابر
جیسے سخن میں باوہار
اس طرف ہے بارشِ نظر
چشم حیران ہنوز آئینہ وار
کشمکش میں ہنوز لہار

نان مجھے دیکھو یا اوی اللہ
 شور سودای زلف تیرا سر
 وہی لذت ہے بزمین گویا
 وہی شبیہا ہے پیکر سلوین
 وہی کتا ہوں اوسکی جلو
 وہی ہر جا ہے میرے گھر بزمین
 جلوہ با تیری ہنوز او در ہر جا
 وہ اوسے طرح محو آرائش
 ہے وہی سائے و نسیم گیسو

[illegible]

بہارِ ناز و نیاز
بہارِ ناز و نیاز
بہارِ ناز و نیاز
بہارِ ناز و نیاز

بہارِ ناز و نیاز
بہارِ ناز و نیاز
بہارِ ناز و نیاز
بہارِ ناز و نیاز

<p>گوئی تھی ہر نظر میں بجلی سے سے لگاؤ وہی گریز کے رات نا توئی سے کم گلابی کا ہے ستم میں ادا کا جھکنا کرنا ہے وہی بس از خواب کہہ رہے وہی نہ الکت سے وہی پڑتا ہی گرم جو تھی من وہی صرار وصل دہریہ ہے وہی سخن و فریب وہ سوخ بوسہ دہل کی پہرہ داتہ وہی بوسے دوبارہ لینے کو لب سے لب بدن برینے علا</p>	<p>وہی شوخی سوج رنگ عذار کچھ تو انجرا اور کچھ اقرار ہے وہی غدر ز کفن بیمار بی نیازی میں ناز کا اظہار میرے مطلب کو جانکر عیار میرے آغوش کو عذار فشار وفا رہے عذار النہار ہے او دہر وہی ہنوز انکار چڑھ گیا میرے دم پر آخر کار گرم ہے ذوق شوق کا بازار عقد کر رہا ہوں سہو شہار وہی او تمنا ہی لطف بوئی</p>
--	---

کیا تخیل میں آنکھوں کو دیکھ
نطق اب تو کمان کمان لدار

<p>استنین جو تھی میں لگی گویا نون پر وہ تڑا قہ قہی آواز میں نہا نالویر مان ذرا سوچ کر دعویٰ حمایت کرنا شکر وہ ذکر بری طنز سے فرماتے ہیں دیکھ کیا تیرے جلو سے وہیں عاشق تبا</p>	<p>تو گریبان تھی دیوانوں کو دانا نون پر بجلیاں ٹوٹ پڑیں ات بہت جاوین تنگ آ جاو گے ارمان ہیں مالہ ہر حال پر ہے اسی کی کہ ہیں فرہ سان ٹوٹ پڑے ہیں تون</p>
--	---

دل کا لہر
دل کا لہر
دل کا لہر
دل کا لہر

دل کا لہر
دل کا لہر
دل کا لہر
دل کا لہر

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب ہے جو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو
 وحی کے ذریعہ عطا فرمائی ہے۔ اس کتاب میں
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس کی تعلیم
 دینے کے لئے اسے ان کے سامنے رکھا ہے۔

ہمارے ہرگز نہیں دوہر بار تین کا کون پر
 بار لکھ ہوا تینہ گران سب سالوای
 شرح ردی کی کتری سوختہ برالون
 اوس گلی میں تو چھری جاتی ہو لٹا نو پیر
 ای بری خوب کھی چھا گئی دلوا نو پیر
 یاسی نظارہ پہلستای تو تری نون
 اتھقی قلعہ سنیا کے بین چانوں پر
 بسع تو چھوڑ دوں کتری ترے دریا نو پیر
 رحم آتا ہو جو آپ کے حیرانوں پر
 ناترک نہیں گے نہ افسل میں کا نو پیر
 دانت اپنا جو حسنیو کے زخمدانوں پر

گو کہ گوشت نر گسٹ بہ گریہ یاسی میں
 قتل اغیار سے دواہ دیکھتے ہو
 بزم عشرت کے نزدیک صحت مانہ ہے
 دیکھیں مسلح قصاب سے کیونکر نسبت
 سہرے باتک میں خاک میں کیونکر نسبت
 واہ کیا حسن صفا کا ہو کہ تھوٹے کھڑے
 آج اوس آنکھ کے گردش سے جھٹک رہا
 میرا کہانی کو جیتے تیرے آتا ہو پیر
 ہم نکمیں کہتے ہیں ہرانبہ ہوئی طرح جو پیر
 گوشن دھوگا جہان شور کے نالوں کا
 سبب جنت کے ہوائے باد مبارک نکلو

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب ہے جو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو
 وحی کے ذریعہ عطا فرمائی ہے۔ اس کتاب میں
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس کی تعلیم
 دینے کے لئے اسے ان کے سامنے رکھا ہے۔

گو کہ یا میں چاک نی ملا خاک میں چل
 خاک بھی ڈال اب تم مطع بیا بانوں پر

یہ جوش گل ہر یک ہر سرخی عذار پر
 ہر حسین لوٹ دل بیقرار پر

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب ہے جو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو
 وحی کے ذریعہ عطا فرمائی ہے۔ اس کتاب میں
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس کی تعلیم
 دینے کے لئے اسے ان کے سامنے رکھا ہے۔

جو میں ہر یار پر کہ چمن سے بہا پر
 نہ ترک کا ہے دانت تھما کر شکا پر
 رحمت خدا سے پاک کے ابر ہار پر
 قطرے نہیں کی ق کے یہ خسا ہار پر
 احسان ہر صبا کا ہمارے بھار پر
 زرخہ سے یاس کا دل مید وار پر

آج جو شراب پلانے کے واسطے
 شبنم پہنچ گئی ہے رخ آفتاب تک
 لے جا کے اوس گلی میں ٹکانے لگاؤ
 جلدی خبر سے جلوہ دیدار القیاس

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب ہے جو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو
 وحی کے ذریعہ عطا فرمائی ہے۔ اس کتاب میں
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس کی تعلیم
 دینے کے لئے اسے ان کے سامنے رکھا ہے۔

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب ہے جو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو
 وحی کے ذریعہ عطا فرمائی ہے۔ اس کتاب میں
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس کی تعلیم
 دینے کے لئے اسے ان کے سامنے رکھا ہے۔

وہ میرے بعد ہونے لگا کہ جو میرے
میری طرح نہ کرے گا کوئی اور عزیز
میخا۔ نہ کسی طرف نہ جو کچھ نہ میں نہ
گردن جو اس کی آنکھ نہ یاد آئی نہ کیا

تمت دہریں کر میری ہی شہادت عجا
رو نیکی بلکیسی کے لوح ہزار پر
گوئے لگا کے جوت سے ابرو ہزار پر
بہر کی طرح گردش میں نہ ہزار پر

ابو نعیم غوث ماہرین اور سب سے بہترین
آواز می ملا کر بارگاہیں گے جبرار میر

منجھ آفت بہ ہے، وذا ان یاسر
صد فی کروٹیں منکر کو قہر نکالے
ابو لایہ ترو کبر کے کچھ نالایہ
آکھیں نعلین میں ڈیلی پتین میں
باقی ہر اسامی کا اثر بعد میں
کچھ تو فرما نہا دیں جو کلمہ درتہ
منصوبین وہ نہیں ہیں بس میں
کیا نطفہ، جسے شمس میں کہانی

پانی پر کجا آب در شاہوار پر
 وار دن گلو کو چہ در نہیں بار پر
 تنوار کیا لگائی مردہ شکار پر
 عالم بہ تجھ کو کا خسار پر
 سبزہ او گاتیز رہ جاری فرار پر
 رزقہ ایگو گئے گوجو خیر نی بار پر
 ہستیا ہوں بہر ان شہ گدار و مدار پر
 قصداً نشان قطرہ تبسین خار پر

فصل پنجم در بیان طبع و خلق و صفات ایشان

جو شرف و خشت کا، و تیار رسن و بجا پیر
زلف سر کج و رخ ساقی و ریا ووش کے
وقت پر موت تو کیا آئی شبِ قیامت

ہمیں یا تو بین پر کچھ ترسی دیلو یا تو
تبع حبش کی سفیدی پھری بھانویں
لاکھ جانیں مگر صدمہ ہے اس کی بد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کتابخانه جامعہ اسلامیہ

در این کتاب که در این کتاب

۹۲

در صورتی که این کتاب در دسترس
باشد و در صورتی که این کتاب

وَمَا يَكْفُرُ بِهِ إِلَّا الْأَقَلُّ مِنَ النَّاسِ وَمَا يَكْفُرُ بِهِ إِلَّا الْأَقَلُّ مِنَ النَّاسِ وَمَا يَكْفُرُ بِهِ إِلَّا الْأَقَلُّ مِنَ النَّاسِ

بن چاند بن

۱۰۹۶۹۵۶

رو پر ہوتی ہر سیاہی میں غم خاں ہے پر
تخت پر یونکی افکار میں دیرانی ہے
طرہ زلف نہ لٹکا پا کر وشتانی ہے
دانت پیاسے کے عشاق تر و شانی ہے
ای برہنہ محبت چو نامی تر و دیوانہ ہے
ہنگامہ پر یونکی ہے پڑتی تر و دیوانہ ہے
کیا لٹکا چھائی ہے کیا روپے بھانپا ہے
حور کی جگہ لصدق میں سیاہی ہے

[illegible]

دوسرا جہاں اگر قرار بلا کون ہی منطق
نام میرا ہے لکھا دام کے ہر دانی پر

ہم جو میرے نہیں اس سے کہا ہوں خداوند
سے دردِ محبت کا طبع سے دوا اور
وہ ترش جو ہوتی ہی تھی بٹھا ہوا
خاطر جو میری کی ہی تھا اچانک اور
لیکن، شکر بخجی جانانِ مبین اور
ممکن جو نہیں ہے، تو نہیں ایک خدا اور
کہ جسمین جو باقی ہو تو ساقی ہی اور
اچانک فقیر دینی تو ہوتی بے خدا
پر چسپاں کہ ترش ہوئے تسلیم اور

یہ دوست دین پیدا دوسرا دین اور
 بیفائدہ محکوڑا طباکو دیکھا و
 کچا پستی تیربت دیدار نیو جو
 دوچار ہی ہوسون اریجی نہوس سر
 ہر چند کہ ہر صلح کا توں مین برائے کلف
 ای بخت نہ سہی تو تر کو مانند ہزاروں
 بس کہ سچ بسا نیکی کسمی سے کہنا
 اور ہر مین در پر کوئی عاشق کی
 نالی ہی ہرین اپین ہی میں فرما دینا

[illegible][illegible]

دمی کو سہیل کا دیکھ کر ڈیرا سے بھاگ کر
 اسی شکار خانوں تک حسن عمل نہیں
 قالو میں ایل جی طرح کرے یا رکوع
 دیوانگی سے دست درگمان میں ہی ملا
 دیوانوں میں بسجہ و زنا میں گھر
 ایدل تپ فراق کے صدمہ جو ہرگز
 قمری و شرمین گل جلیل میں کین
 اذ کو خود اپنے ناز و اداسی کمان فرام

شہر کوئی نہ کیوں وہ بانی ناز
میرے برق خیال کی شوخی
میری طاقت گستاخِ ظلم ہے
حیلہ شرم سے جب کھائی وہ سر
ای خدا دی مجھے وہ حسن ناز
تیغ اوٹھتی نہیں ہے قابل سے
ہی تمہارا نیاز مند جہان

عمر و کرنا ہی عجبانی ناز
او کو جلوئی کی تاب ناز
ہے اندیشہ نہانی ناز
دیکھئے عجب سو سرگرمی ناز
ارتی ہو یہ کین ترانی ناز
قتل کرتی ہے مالہ تانی ناز
ہو مبارک یہ کا دانی ناز

40

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ای خوش از زندہ گیلانی ناز	نالو اتو تکیو یار نے یوحیا
ہوش اور سیرین کونج افنی	الہ الد کھام کسر ضنہم

وہ پروردگار جو اور خلیا اسے شطرت
ہے یا تدار فرشتائی نمانہ

مری سہی حسن پرست آنکھ سے کسی کو پا کر
جیای یار کی تسخوئی حسن پرست ہے
فضا لحد سے اجازت جو در کھلنے کے
نہیں ہے عارض ج نور کے قریب زلف
ہر بہشت نقد و امید بہشت بند و کفو
اوسل حسن میں جہی بیشی تو جہولت ہے
نہیں قریب ہن سرخ سرخ خسار
میں پہلے بیٹھ چکا اب جو آئی بیشی الگ
زوال حسن میں کیا ان کو تو دکھاتی ہو

وہ نطق خستہ نہ ہو دیکھو اور نفاقِ فلک کش
مراڑ ہے کوئی شے اس کلمے کی باتیں

جو وہ اسکے ہون چارہ نہا بھی بخش
جو وہ زلف کرتی مداو اسکے بخش
عقد و کاکر و تم مداو اسکے بخش
یہاں او سکے جلوے نے اوہیں بین

44

وہ

[illegible]

مستوفی علی بن ابی حمزہ
بنو مالک کفین صبا حسن
نفس کے بعد لکھا پورے ح
کر کے کر کے فون کا آپا
صبر و شکیلیں

۴۷

[illegible]

ایمان میں

[illegible]

آہ انصاف کریں نطق کا کیا اسمین گناہ
یا نس خلوت میں بیٹھا تو تو کمری خاک لحاظ

رخ ترا شمع اور گردن شمع
 تیرا گیسو ایک اندھیری ات
 تیرے شانی ہیں نونوں کا نولہ
 تیرا ہر ایک خاص ایک چراغ
 تیرا جلوہ ہر دل کا چشم و چراغ
 تیرا ہر فتنہ باور ایک چراغ

باز وہماق دولوں روشن شمع
 تیرا چہرہ ہے ایک روشن شمع
 تیری بازو ہیں نونوں روشن شمع
 تیری ہر اونگلی ایک روشن شمع
 تیرا رخ آنکھ کو ہی روشن شمع
 تیری ہر خند ایک روشن شمع

نور کی لکڑی کا اور غل
فکر تری و منطق روشن شمع

تو سر با پیری ہی روشن
خطی جاننا فروغ جمال
لاگ پرد الونس لگاؤ کی ہے
دل کی صورت جلی تو بحر نسکے
تم ساجب لفریب بزم من
روشنی یہ کس کو آنے کے
آگے کانے کی جل رہی چراغ

صبح کو دماغ تہی تینک سے خطوط
رات سارا لٹا کی جو بن شمع

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہمیں کر کے وفا تو یہ کیے

میری بقائے کمال ہے۔ سچے بھائی عاشق
چو کمال ہو، جلیل خونین نوائے عشق
ہر دم ہستی و نیستی، صفا ہے نوائے عشق

کیا جانیں خلقِ محمؐ کوئی ہوتا ہے اس طرح
سہم تو میں تازہ وار دھندلے ہوئے ہوش

[illegible]

دل ہوا اندر نہ سمجھتا کہ یہ
 عمو کا حب اس گل تر جاں
 شکر نغمہ ہے دل سے اچان
 اور نہ پہنچا کہ برابر جاں
 کیوں نہ تیرا ہوا اس گل تر جاں
 اور زل کا زلہ ہوا ہر جاں
 پر نہ در کا حور سے جاں
 خیر قسم کہ تھا جو دل سے جاں
 بسکہ ہن جاں کے برابر جاں
 سر کی عین میں تھا تیرے جاں
 سنس ہے ہن قبا کے خیر جاں
 شکستے دل ہوا اس میر جاں
 مثل خط دل ہوا اس میر جاں

طرہ رفیق تری بن قدمشاد غار زخ پر تو بیان ہو مونسیر کیا عجب ہو بزمین جو اور جاوے کل سینوں سے تیری آن لگ کیا کلا کالی کالی زلفوں میں اونے جلسے کی کجہ تو ہو تقریب غم محکم نظارہ خسوفی سے بکے دیوانے موسم گل میں واہری تازگی و شادابی	بوی گل تن میں زمین گل کا رنگ سب جہاں میں اینا اینا رنگ امی صبا ہی گلو نکا کچا رنگ سست نقشہ جدا نرالا رنگ چاند سے سہ کا گورا گورا رنگ ہنسے دوسرے کا جھیا رنگ تیرے زسار کا ہی بردار رنگ اونے لای میں ہم ہی نکا رنگ چمکا پڑتا ہے رختے گویا رنگ
--	---

قطعہ

سب جلو ہی میں اس کی سیر ایک سے ایک کی نرالے بو گل کو بھی تکیہ بہال لیتا ہوں	واہ کیا گل کسلی میں ننگا رنگ ایک سے ایک کا نسا رنگ کچھ تو پو اونے ہے ملتا جلتا رنگ
---	--

لکھ کے لایا یہ اچھی رنگین شعر
 نطق نے بیو لو نکا چھوڑا رنگ

یہ رونا نہیں سکرانے کے قابل نہیں بکسی سے ستانی کے قابل کبھی تھے وہاں آنے جانے کے قابل پُل سے اب بھی جوانی کا ایسا	مرا حال ہے رسم لانے کے قابل ترحم کہ ہوں ترس کسان کی قابل نہیں ہوں ہم یاد آنے کے قابل سارے ہی ہے رنگ لانے کے قابل
--	---

زور پورا
 کیا

در این عالم که همه را در آغوش خود
 در آغوش خود در آغوش خود در آغوش خود
 در آغوش خود در آغوش خود در آغوش خود
 در آغوش خود در آغوش خود در آغوش خود

بهیچانی نمی توانست که از این صفت و باره
 ده در دجوت خون بگویم می بود باقی
 ای غیرت صفت بر تو بودی می بود
 بهمان تری منی به پیچان گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک

از من بگو که در این عالم که همه را
 از من بگو که در این عالم که همه را
 از من بگو که در این عالم که همه را
 از من بگو که در این عالم که همه را

بهیچانی نمی توانست که از این صفت و باره
 ده در دجوت خون بگویم می بود باقی
 ای غیرت صفت بر تو بودی می بود
 بهمان تری منی به پیچان گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک

از من بگو که در این عالم که همه را
 از من بگو که در این عالم که همه را
 از من بگو که در این عالم که همه را
 از من بگو که در این عالم که همه را

بهیچانی نمی توانست که از این صفت و باره
 ده در دجوت خون بگویم می بود باقی
 ای غیرت صفت بر تو بودی می بود
 بهمان تری منی به پیچان گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک

از من بگو که در این عالم که همه را
 از من بگو که در این عالم که همه را
 از من بگو که در این عالم که همه را
 از من بگو که در این عالم که همه را

در این عالم که همه را در آغوش خود
 در آغوش خود در آغوش خود در آغوش خود
 در آغوش خود در آغوش خود در آغوش خود
 در آغوش خود در آغوش خود در آغوش خود

بهیچانی نمی توانست که از این صفت و باره
 ده در دجوت خون بگویم می بود باقی
 ای غیرت صفت بر تو بودی می بود
 بهمان تری منی به پیچان گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک
 سبب فی نه و در تیغ ز کراغ گله کوک

(Faint handwritten text at the bottom of the page, likely bleed-through from the reverse side.)

دور کیا لقب بھی چوڑا حجاب بھی
 کیونکہ تہ آئین گدلا ہو گئی یا میں نے
 وصل کی شب میں بیان پر وہ کوئی
 جسب بھی بی اثر نہیں آویں

دور کیا لقب بھی چوڑا حجاب بھی
 کیونکہ تہ آئین گدلا ہو گئی یا میں نے
 وصل کی شب میں بیان پر وہ کوئی
 جسب بھی بی اثر نہیں آویں

شک ہے ہی بس نصیب بار کا کہ گلا نہیں
 میرا کہ نہ یہ قدم شان کی بس ضم
 بادہ بھی کی گلابی ہر باغ بھی ہو باغ
 دیکھو کیا خراسم ساتھ جاری لوتیا
 حسرت و لکھو کیا دماغ رو کر وزن کہ گیتا
 آگہ نو گاہی مہربان کو بھی جگہ برائیاں
 رات تمام صلی کی ختم نہیں میں نے
 ہونے عبت خفا ضم کہتے ہیں یہ خدا ہی ہم

نقط یسب لکھو میں
 مالی یا نہ مانے

دل مضطرب باقی تھا سو کر دیکھتی ہیں
 تجھ کو بتایا یہی ترک کر دیتے ہیں
 ہم فخر میں تجھ ہی شک کر دیکھتی ہیں
 ہے ترسے ایک ہونی سے ہر اگر خالی
 ماسی کی شوق حار تا وہ بھی ملو جان

مر کے شاید تھے تسکین ہو دیکھتی ہیں
 اپنی بیانی دل کا کچھ اثر دیتے ہیں
 اپنے قسمت تھی کسان خواب کر دیکھتی ہیں
 عالم ہونے نظر آتا ہی جس پر دیکھتی ہیں
 درجہ جا کی ہیں اہ گرز دیکھتے ہیں

دور کیا لقب بھی چوڑا حجاب بھی
 کیونکہ تہ آئین گدلا ہو گئی یا میں نے
 وصل کی شب میں بیان پر وہ کوئی
 جسب بھی بی اثر نہیں آویں
 شک ہے ہی بس نصیب بار کا کہ گلا نہیں
 میرا کہ نہ یہ قدم شان کی بس ضم
 بادہ بھی کی گلابی ہر باغ بھی ہو باغ
 دیکھو کیا خراسم ساتھ جاری لوتیا
 حسرت و لکھو کیا دماغ رو کر وزن کہ گیتا
 آگہ نو گاہی مہربان کو بھی جگہ برائیاں
 رات تمام صلی کی ختم نہیں میں نے
 ہونے عبت خفا ضم کہتے ہیں یہ خدا ہی ہم
 نقط یسب لکھو میں
 مالی یا نہ مانے
 دل مضطرب باقی تھا سو کر دیکھتی ہیں
 تجھ کو بتایا یہی ترک کر دیتے ہیں
 ہم فخر میں تجھ ہی شک کر دیکھتی ہیں
 ہے ترسے ایک ہونی سے ہر اگر خالی
 ماسی کی شوق حار تا وہ بھی ملو جان
 مر کے شاید تھے تسکین ہو دیکھتی ہیں
 اپنی بیانی دل کا کچھ اثر دیتے ہیں
 اپنے قسمت تھی کسان خواب کر دیکھتی ہیں
 عالم ہونے نظر آتا ہی جس پر دیکھتی ہیں
 درجہ جا کی ہیں اہ گرز دیکھتے ہیں

پیشین زبان درویشی

گویا ان میں سینہ سپر کون سینہ کیلئے ہیں
 جیسا کہ یہی نظر آتی ہے جب ہر ایک میں
 اثر اٹھاتا تو ہوا ہی گرا دہر دیکھتے ہیں
 کہ تو ہی تب تو غایت ادھر کیلئے ہیں
 لوٹ جاتی ہیں ہزاروں گئے یہ کہتے ہیں
 آج تیر ہی نہیں تم تیر دیکھتے ہیں
 تو دکھاتا ہی تم اس رنگ فر دیتے ہیں
 کہ مجھ نے ہی محبت کا اثر دیکھتے ہیں
 اوجھیاں مہر کیلئے ہیں نصیب کہتے ہیں
 باتوں کیلئے ہیں جب وہ دہر دیتے ہیں
 رات سواہ کا کچھ کہہ تو اتر دیتے ہیں
 کیسے یہ بوجھ اوڑھاتی ہے مگر دیکھتے ہیں

--	--

روبرجس کو آئینہ حیرانی ہوں
لاغورار ہوں میں سمجھ کر روحانی کن
دو بونگا جا کے کہاں کشتی طوفانی کن
ای جنوں کس لئے ہر قہ پریشانی کن
کو چہ یار میں میں منحور غزلے ہوں

ای شمس و ای قمر
دو عالمین و دو زبان
منشون بگو که دی
مهری بود در میان
کسی نداشت تو کی
چون می چو زبان در پیش

7

ہر آن لفظ کا لفظ نامیں سر لکھیں
 کمان گیارہ زور دیکھار میں لکھیں

ہر آن لفظ کا لفظ نامیں سر لکھیں
 کمان گیارہ زور دیکھار میں لکھیں
 ہر آن لفظ کا لفظ نامیں سر لکھیں
 کمان گیارہ زور دیکھار میں لکھیں

<p> میں جب چوہوں مجھ میں زبان نہیں ہی غرور و کبر غصہ سے کسی سے کافی تھا ایک سبھی مرنے سے بیشتر وہ بی طلب خود آئی میں سوقت کیا کرو مان ایک نو سے کے لئے میں ہو کر رہا منوں بوسین تو ہوں لیکن جہاں ہے مرنے سے ات اور ہی مطالبہ کچھ ہوا دم کی اگر قریب مجھے لے گیا یہ کیا اسی سچ کیا وہ حور جو فرمان پذیر ہو برق نظارہ سوزہ رخ ہی عتاب میں لسنے کی ہر یہ بات کہ مانع عزیز ہیں اوس گل کے کان زور زکات کی ہر دین ضد ہو تو سو فریب سے آؤں راہ تیر </p>	<p> ہر آن لفظ کا لفظ نامیں سر لکھیں کمان گیارہ زور دیکھار میں لکھیں ہر آن لفظ کا لفظ نامیں سر لکھیں کمان گیارہ زور دیکھار میں لکھیں </p>
--	---

۸۹

ہر آن لفظ کا لفظ نامیں سر لکھیں
 کمان گیارہ زور دیکھار میں لکھیں
 ہر آن لفظ کا لفظ نامیں سر لکھیں
 کمان گیارہ زور دیکھار میں لکھیں

<p> ترک چشم نہ لفظ کر لگا کو نہ کچھ خود ہی بھی جیت وہ داغ نہیں </p>	<p> دیکھیں گے تماشا نہ میان چمن آنکھیں آنکھیں نہ نکلو اے ارباب نظر کی </p>
--	---

ہر آن لفظ کا لفظ نامیں سر لکھیں
 کمان گیارہ زور دیکھار میں لکھیں
 ہر آن لفظ کا لفظ نامیں سر لکھیں
 کمان گیارہ زور دیکھار میں لکھیں

[illegible]

ہیں کعبہ ابرو کو تکیے راہزن آنکھیں
 اسی ترک ہیں تر آنکھ دشمن شیراز آنکھیں
 دولہا سو کرتی چارہ جیسے دولہا آنکھیں
 آنکھیں نہی ایسی کہ جو اسٹین ان کہیں
 کچھ توڑ نہ لیا تین گسٹ فز آنکھیں
 چل نکلیں اسی بار کرین کی فز آنکھیں
 لین لوگ کے پلکیں تو زین باہن آنکھیں
 سمجھی نئی تھیں قدر راجہ ان کہیں
 رنگی جو گل لالہ دوسروں میں آنکھیں
 پتہ انکھیں ہوتی تری ای کو کہیں
 ہوں نشہ صبا سے عقیقہ بن آنکھیں
 لیل کی کمان باگنی بارب آنکھیں
 بنتی ہوں تو بنو این کسی شہر آنکھیں
 مان بولن یہ کہ تہہ سبکا بزن آنکھیں
 کیوں میری تھلی جاتی ہیں ریفن آنکھیں
 ہوں کاش نظر بال سہا مات تر آنکھیں
 نرس کی جبکا شرم سے رشک میں آنکھیں

ای نطق کریں ہاں دیکھو کہ کون سے جو نہیں
الفاظ کی آکھوئے یہ اہل سخن انہیں

9.

کیا وہ جس کی طرف سے ہے وہی ہے جس کی طرف سے ہے
 کیا وہ جس کی طرف سے ہے وہی ہے جس کی طرف سے ہے
 کیا وہ جس کی طرف سے ہے وہی ہے جس کی طرف سے ہے
 کیا وہ جس کی طرف سے ہے وہی ہے جس کی طرف سے ہے

آج کل سی سی زیادہ بھین بتائی ہے
 وان محرومی ویدار مقدر رو کیو
 میری ٹھہری ٹھہر تار دل بتیا نہیں
 میری گہرائی تھی یا جو نہ آنیکا جاب
 چاہی ہی تھا اوس کی بجائی یہاں آئے
 چہرے ہی مان جو تہہ تو ہی وصل کا وعدہ کن

مجھے عجب بیان نہ سجد م وہ اگر آجائیں
 اتنی آئی وہ مری سہمی شہر آجائیں
 دو گھڑی کے لیے اگر وہی ٹھہر آجائیں
 بس وہی ٹ پڑی جی میں کیا آجائیں
 نہ کہ آئے سرے لکھی سمجھا آجائیں
 کس طرح مان لہن خربہ قسم کھا آجائیں

مختصر کہی فقری میں ادا کرا کی لفظ
 طول سی قصہ مگر کہ نہ گہرا آجائیں

سہم کران بر کھو بنائے ہوئے ہیں
 سے قتل پر دنگ لگے ہوئے ہیں
 بچہ سے کیا پتہ ہو چلے ہیں
 زانہ خد اوار ماٹھوں کی بائی
 غلام کے قبوئے کے دل کے بتوں کے
 ترے گہری پہ منزلت اپنے دم سے
 بلا دلفریب اون کے ناز وادائیں
 نہیں آئے دیتی ہیں دل خال رخ پر
 ترے منتظر مثل نقش قدم کے
 ترے عشق میں ناک لای میں راہد
 شب بھر کا دور یہ غالب ہوا ہے

وہ در بیکہ دلمیں سمائے ہوئے ہیں
 وہ منہدی ملی بان کماے ہوئے ہیں
 یکسو ہوا رہے بنائے ہوئے ہیں
 کہ گویا وہ منہدی لگاتے ہوئے ہیں
 کہ میں کیا کہ کس کے تائی ہوئے ہیں
 ہمیں دسکو کعبہ بنائے ہوئے ہیں
 کہ اس ظلم پر بھی وہ بہائی ہوئے ہیں
 ابھی تک تو گولی بجائی ہوئے ہیں
 بہت لوگ آگ میں بجائی ہوئے ہیں
 یہ خرقی تھے پر زنگائی ہوئے ہیں
 کہ دم صبح محشر چوڑے ہوئے ہیں

۹

ادم لوتقان ملک الموت قتل آجائیں
 ادم لوتقان ملک الموت قتل آجائیں
 ادم لوتقان ملک الموت قتل آجائیں
 ادم لوتقان ملک الموت قتل آجائیں

یوں بل
 یوں بل
 یوں بل
 یوں بل

[illegible]

Handwritten text in a decorative border at the top of the page, likely a continuation from the previous page or a separate section.

تہہ بہر ہر دین کا جو شہ جانی ہو
 امن ہی بڑا ہی مگر پہونچا سہ
 وہاں پہونچا سہ خاندان کے معنی ہر جہ سے
 سننا ہی بہتر ہے کہ وہ گاہ میں بھان
 یہ عشت کا گاہ کی بی بی میں سما گیا
 صبح شب بھال دل الیہ اوداس شہ
 اسمی اودہر جو از مٹی طبعیت یوں ہے
 تونی نقاب ہو تو نظاری کی واسطے

خود گدگدی ہو اودھتی ہی اب نامی ہیں
 کیا لطف ہی جو مٹی گدگدی میں
 اتنی سکت کمان ہر سزا تو ان میں
 رہی گیا جو مالک بلبل سے کان میں
 بادام کا ہی مغز ہر ایک استخوان میں
 نالی کی وہ کشش نہی جو دھڑکی ان میں
 لوٹیں گدگد ستم کے فرے امتحان میں
 مہر مٹی زرہ بنے ترے تابدان میں

نور خدا ہی نام انہیں کے جمال
 کہے کی سہ میں لطف پہنچان میں

جہنم کی سینہ سر کر کے دیکھ لیں
 شاید کہ ہو سٹیل ل مر کے دیکھ لیں
 جو جہنم میں کیا دل پر خون کی لک
 ہی طفل اپنی جہنم ابرو دکھا لیں
 جاتی ہیں ان کیکیے اب کب خدا ملا
 وعدہ وہ کر کے ہیں خیاری پر پڑے
 بولی کا مکی جہنم کو بھٹش باز لیں
 نظارہ کر کے آپ کے روئے صبح کا
 اؤ کو جو بھرائی شہ کا یقین سو

دو چار بات آئے جہنم کے دیکھ لیں
 تیر ہی لاؤ جاتی بران ہر دیکھ لیں
 شیشے میں شہر اب کبھی ہر دیکھ لیں
 جو لے سی بھی گدگدی ہر دیکھ لیں
 منہ پر ہے ذرا لہ نظر ہر کے دیکھ لیں
 جی میں ہی یہی جو ہر فراموش دیکھ لیں
 خورشید وہ اپنی برابر کے دیکھ لیں
 جی میں ورنہ دل میں نمک کر کے دیکھ لیں
 وہ تار تار الگ کے کستر کے دیکھ لیں

Handwritten text in a decorative border at the bottom left of the page, likely a continuation from the previous page or a separate section.

Handwritten text in a decorative border at the bottom right of the page, likely a continuation from the previous page or a separate section.

چند روز بعد از آنکه از کربلا آمد
چند روز بعد از آنکه از کربلا آمد

ای غنچه اوس بن کی بر ابر کا تو نہیں
منزل کباب گریہ فونین کی خوشنیں
عاشق ہوئی میں اوت کو وفا جنگی نہیں
وہ پہول حسین میں رخ مراد میں
خلوت میں قتلہ تہ جملوت میں چہ چہ
اسپہی آپ نگین دکھائیں تو قیر ہے
اس شک باہمی میں نہیں خیر ای قیہ
یہ جام می نہیں کو تنگ فر فونین جان
بچہ جو جیت جاں نہیں گل کو ہی جنول

کوئی حسین نطق تجھ کو نہ لگای کیا
سوبات کی یہ بات ہی اس کا نہیں

برجی میں بیگ الگ جاست جاست ہیں
وہ اس اندازی کو تو میں ظلم لیا لہا ہیں
فقط ہندی لشکر بان بھی بن تگ آتی ہیں
قیامت کر رہ ہیں یاد اوس ظلم داؤد ہیں
الہی میں محبت ہو کر نقش عداوت ہسم
نزدی کو قیرون کو یہ کی مر و ملت پیدا
جو پوجا کی بدن جملتار میں طلعت ہے
لگا بیٹے ہیں کو وہ ای فروغ انجن تحسے

لاہور قلعہ میں کی کیا اور پیران
لاہور قلعہ میں کی کیا اور پیران

چند روز بعد از آنکه از کربلا آمد
چند روز بعد از آنکه از کربلا آمد

چند روز بعد از آنکه از کربلا آمد
چند روز بعد از آنکه از کربلا آمد

ہوتی ہوئی بد خواب تم ہی رشک فرم ہی نہیں
 گو کہ یوں خاک کا چٹا ہی بشر کی ہی نہیں
 بیجا و نکو ملاست کا اثر کی ہی نہیں
 حشر بر پا ہوا پر او کو خبر کی ہی نہیں
 عشق بیجا رکری کیا کا دہر کی ہی نہیں
 لغو و یادہ سبھی کی ہی نہیں
 دور رخ او دہرائی کہ جد بر کی ہی نہیں
 چین یوں ہی تو نہیں ہلو اگر کی ہی نہیں
 مان ثنائی کو سبھی کی ہی نہیں
 دیکھیں سب محکوم مد نظر کی ہی نہیں
 تیج پر تیج لگائی ہیں کر کی ہی نہیں
 ہیں تو کیا ہیں دہن اور کر کی ہی نہیں
 ستار ویر نہ کہو تم وہ کر کی ہی نہیں
 چمن حسن کی جو بھی ہیں کر کی ہی نہیں
 سامنی آنکھ سب کی ہی نہیں

ایام ترقی
 تاثیر کی طرف

ایام جو بیان خدایاں تاثیر کی طرف
 ایام جو بیان خدایاں تاثیر کی طرف
 ایام جو بیان خدایاں تاثیر کی طرف
 ایام جو بیان خدایاں تاثیر کی طرف

دل پر توئی عاشق دیکھ سکات
 دل پر توئی عاشق دیکھ سکات
 دل پر توئی عاشق دیکھ سکات
 دل پر توئی عاشق دیکھ سکات

ہوسے لیسے جو وہ جو نکس پڑی منور کا
 دیکھئے اسکی حقیقت کو تو سب کی ہی ہے
 گالیان کہاں جو پہر ہوس لیا وہ ہوسے
 ہم گلا کاٹ مری اونکے درد و دل پر
 حصہ با صد سپہ ناز او دہر کا دہ جنگ
 بزم آراستہ بی یار کے بے رونتی ہے
 منے بیجا فانیل دغا سے باندہا
 ترک بیدارسی ہوتا ہی تغافل کا لگا
 فی ثنائیں ہیں فریاد و فغان بی تاثیر
 بی تعلق یوں ثنائی ہی میں نہ صفت
 بندشیں کل گئیں ہی یار ترے کچے کی
 کہنی نکلی نہ ہماری ہوس یوں کنار
 ہی جو معدوم تو مضمون ہم آغوشی کیا
 ہوس چشم و ذقن و لب کے لیے غیروں کی
 یہ طلسمات جہان صرف نظر بندی ہے

نطق سے کہہ گئے او بردہ نشین کوٹ لوی
 پر قسم یوں نہیں گتا ہی اگر کی ہی نہیں

اگر کسی نے عرش خدایاں کبیر ہیں
 ارادہ زلف میں صدرا اسید ہیں
 ہم خاک را لوگ دعا کے حقیر ہیں
 اوس مانگ کی لکیر کے کھوکھوں فقیر ہیں

دل پر توئی عاشق دیکھ سکات
 دل پر توئی عاشق دیکھ سکات
 دل پر توئی عاشق دیکھ سکات
 دل پر توئی عاشق دیکھ سکات

قاری عقیق

ان کے ہاں وہ فریاد کی آواز نہ تھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۰

ایک جامعہ اسلامیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وہابی کے پیروں نے

کتابخانه عمومی
شماره ثبت کتاب: ۱۰۰/۱۰۰/۱۰۰
تاریخ ثبت کتاب: ۱۰۰/۱۰۰/۱۰۰

پیشانی کے لیے

۱۰۰

غمرے کر غمے آپ کے کلمہ شیریں
 لکھو اہل امین شاہ کو سہمہ فقیرین
 جملہ کی ات سر ہی جا نگاہ ناز
 تو جانہی اگر تو ساری بہن خوب رو
 او کی نگاہ ناز سے الہ کی سپاہ
 دولت لارہ بہن جو حسن شباب کی
 اس وجہ ناتوان ہیں کہ او سی بہن گلزار
 قید تعلقات سی سنگے ہوئی بہن ہم
 پانی ہی ایک گھاٹ کا ابرو رخ میں
 بسن پہلوی سی جاکے مان چوڑاؤ میں
 ای گورے کی آئی بہن شاید پیام یار
 دیکھو فروغ جلوہ حسن پریر خان
 کچھ ادا ہی ملٹی کہہ کے نکالین گی مدعا
 منتظرین خشک غنچہ بہن دین مری

آفت کی بین حضور غرض کہ مشیرین
تا تیرے بھری ہوئی لفتش حصیرین
ناوت ہی آئکہ جیتے اشاریہ بین پیر
تو ہر جو شاہ حسن تو دہ سبزیرین
جوبی کمان تو را کون فیہ تیرہین
کہ ہاؤسی کچا و ہری کہ بھی تیرہین
ہین باہ نو نمودین گو ہم حصیرین
ازاد کی جبین کو گویا لکیرین
تیر و نگاہ ایک ہی ترکش کی تیرہین
نالی شرفشان مری کتنے شہرین
کیا کہہ ہی ہین کون یہ منکر ناکیرین
اجزای برق سحر گرانگہ حمیرین
اولیٰ تری سچہ تو ہم ہی کبیرین
میری بغیر اداس مرا مضمیرین

۴ البیسی عادو لظوق رسانی ہو یا ترک
مین فی سنا ہی آپ بھی سنجی فقیر مین

<p>خاک کی تیل لہر دہا کیل گیا قبر میں ای صنم ناحق ہوا کی قید کی تدبیر میں تیرے گھر کی مٹی ہی طفل خوش حال ہو مگر</p>	<p>بولنہ ہی اور کوئی اس گلے قصہ میں نسبتہ گلیس وہیں خود جگڑا ہوئی کجیر میں دی کبھی صلح میسر نہی خطا تقدیر میں</p>
---	---

حالت غنی

شهنشاهی شهنشاهی گریسمان با جوی جلا نکر
 پوچیند میسے نہ عالم کی بجو مریاس کا
 خاک ڈالو خون پر دیکھو یہ قصہ جانند
 پردہ نامی گوش پچیند کی نامن بن گد
 سر کی گیتی ہر حصار عمرین کس سے نیل
 وصل کو جب کہی تو کتا ہنوت جانک
 زندگانی کا ہر دسا جیکول بہر ہی نہن
 سی فاداری جو ثابت شدہ دگاہ کی

لہندو ہم لکھنؤ سے جا رہے ہیں شہر میں
 ہم نکلے ہیں یہ خجوریدہ خجور میں
 تم ہی سوا ہو گی میری لاش کی نشانی
 پہول چرنی میں وہ مندی کی لہریز
 یہ ہنر قاتل ہی تیری خونِ محشر میں
 سچے لکھو الہی اللہ سے تقدیر میں
 میں نگاہِ واسعین ہوں یہ کونجور میں
 کونجور میں نی گلی کی دھجی جاگیر میں

نطقِ اوسِ شکی در آید کفرِ صورتِ دیگر
و ادری می جان کیا اندلے تصویرِ تیر

بغل میں دو کوسا کاجی میں ہرانی قیمت چلا کر پیر
 کو کوسا دولت کی شے کجا ہوا اگر دیا لیکن ہوا
 کو نہی ان وصل کا مرقہ یا خود اپنے دور کی
 قمار الفت میں دل لگا کر لٹا دیا ویسے ہی ہر
 سنگاویں دیا ہم بدہ خونیں لپی کو خود یادہ
 پلک جیسی ہر جو جو کاتو دیکھا بنو عیاشا
 کمان میں یہ ہیں وہ دن میں چہرہ شان از
 جہاں لکھی ہر بہت لسی کو کہیں الفت
 زوال خوبی کو ہو گیا تو الگ ہوئی شیفہ ہر جو

ماراں جو تہی چاکرین مہرین صغیر اچکچہن
 جابرین ہر گاہ اسی ظالم بجا چاکرین
 گدات میری بغل میں سوزا جانیکا چاکرین
 اڑیوں میں اڑیوں میں اڑیوں میں اڑیوں میں
 بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے
 بگل میں شوخی سر کی گداہی گداہی گداہی
 نہ مارا وہاں کیا کاتھا جو میں نے دیکھا
 بہن کل بہت حضرت زکریا کی اہلیا چاکرین
 بابا بہن بھگوٹنی کو جب انی دیکھا

101

سلامت و رفاه

[illegible]

تمہارا چہرہ اب اس قدر روشن ہوا کہ
 دیکھیے کہ تو میری جو کچھ سچائی میں
 جلتا ہی نہ تھا وہ کب تک حجاب میں
 پوشیدہ کیا تو لطف اکلدار سے بار کا
 کافی تجربہ ہی اکلدار کا ساقی پس ایک حکم
 اللہ سے دعا ہے مری رور و شبیدی
 بہر ہی کہیں کچھ نہیں دیا کی سامنے
 جانا میں نہ حضرت عیسیٰ سے بیشتر
 کیوں میرا قتل نہ کیا لوگ آئے
 سرفی جو بہائی کا لونگی یہ پوشیدہ کیا
 آخر سوا نہیں تو لہذا نہایت کچھ
 مشتاق سیکڑوں میں اب کون تو بند
 اسے جو احسان کا مضبوط کھل گیا
 ابھی نہ نہیں ہیں جوانی میں کچھ پر

مجھے نہو گدراہ جسے اردلی کی لوگ
دہہ نطق نہا تو ان نہا تمہا رہی کا بین

1-4

ہیں

اونی شباکا ایی تئوین خواب میں
 تاثیر آب حشری ہوئی تہ اب میں
 کچر خ میں عیب ہو تو چہاں نقابین
 یا ابی لطیف طلقہ چشمہ کتاب میں
 خورشید آگیا ہی میں پر حجاب میں
 آنے و گرنے ہم نہ جان خراب میں
 جالی جالی ہوگی تمہاری نقاب میں
 کتابوں کچہ نکلتا ہی کچہ اضطراب میں
 وہی ہی اب نیکی ہی جوئی شاربین
 آئی کہ مر رہا ہوں تمنای خواب میں
 ملنی نہیں ہو عاشق و معشوق و اب میں
 کلارون حسین میں عسل انجمن کتاب میں
 کرتی ہیں اومی نظری انتخاب میں
 پایا کہین لفظ ونا اس کتاب میں
 پر ہوا یکا تک کہیں جام شراب میں
 ملنی ہوا فاسد جا کر عتاب میں
 وہ گرم گرم اونی نگاہیں عتاب میں

طفلی سے بڑھ کر ہی ہوئی قیامت شباب میں
 جان اول البوسنی پڑتی ہی غم کیا
 پرد کو جب کیا تو وہ بولی جواب میں
 قال میں روح الی کہ رکما ہی بارے
 روشن دل بنا کر دگدگت میں بھون
 اوس گج حسن کی اچھائی ہنسی جو
 رخسہ گری گری ہو میری نگاہ فرود
 چہرے زبان بند جو کردی تو خوب ہے
 دیوانہ کون ہو کہ بری اور گئی حضور
 فرقت کی شب بے موت کو کیا تو الکی
 تجھ کو فحش یقین سے تیرا بس جلی جو مرغ
 بلبلس مری تو جو جامہ گل یون کی لکھن
 دیدار سی بھید ہے جو اس شہم کا ہو شعر
 دیکھا بغور روی کتابی حضور کا
 ہنسنا نہیں بھیڑے مہمیشی حضور
 ہنستے ہو آگے چاند جو ہوئی ہو مہربان
 باد آگین نہ بانہ دو رخ کو دیکھ کر

کیونکہ عقل کل پر ایکوہی عشر ارض نطق
دیوانہ کسب ہی فی کیا ہی خطاب بین

١٢

[illegible]

ز او می جست تری کو می بینم می بین
 صورت پیکر دیار به بیمار صبح
 صبح سی شام بوی شام سی بهر صبح بود
 نهین معلوم که این من کیان بود
 که طرح او کموا و مژگان که تری مغلط
 ماتون پس پس گوی بود چه ای جز
 بگر و دلی اس سی او مین گوی
 شوخی چشم صبر تیر زمانه دیگر
 و یکو و دیگر نه قیو نسی از او نهین
 حشر کادن بی کمان ظل حمایت و غم
 جانی واسطه بین عدم کو عیب از او
 جوش و شست بین گری تو کی گری تو

یا تو توڑی صفت نقش قدم بھی ہیں
 نہ کبھی شہر کی سرستہ غم بیٹھے ہیں
 پر رازشوق کی تابی نہ کم بیٹھے ہیں
 انیسی درفہ ہیں گو یا نہیں مٹتی ہیں
 نقشِ قالین کی طرح غیر تو جم بیٹھے ہیں
 جس جگہ تیری گرائں بارالم بیٹھے ہیں
 لیجئے آپا قدموں کے شہر بیٹھے ہیں
 جو کوئی بھول کی ہوئی حرم مٹی ہیں
 کشتہ رشک ہر جہی ضم بیٹھے ہیں
 بس نہ سایہ دیوارِ قصہ نہ بیٹھے ہیں
 نفسِ چند یہاں لینے کو دم بیٹھے ہیں
 آج بھی آپسے تنگ کر نہیں سہی ہیں

زیرِ پردہ صنفِ نر نہیں سہمی کی یہ نطق
خضرِ سندوتہ خواہ حرمِ سٹھے ہیں

یوں کہیں میں لای کی پہول انجی کوہین
ہو سیرگی میں جو کہیں ضعف سر نہ جائیں
چوئی کی ذرا بچ جو کہ سر و اہی جائیں
مگر توئی توئی اور بھی تپسن کی خولی
گنجینہ گوہر مقدر ہے ملا ہے

داغی میں جگر کسی تب غم سے جلے ہیں
 نالی تہ بڑی مری روئیں سنی سوجلی ہیں
 دلوانو کا ہپانسی میں تو قربت ملی ہیں
 مہنگا ثمنی ہیں جو وہ جوں کو دل میں
 سینے کے پھپھولی ہیں کیا خوب بیل ہیں

۱۰۵

یہاں فرما دیا کہ ہرگز نہ
کسی قوم کی اور خود
ایسا نہیں ہے وہ غلط فہمی
الان دور کیا گیا ہے
خارجین کے خلاف اسکا
ایسا ہی ہے کہ یہاں
میں نے اس سال جو

۱. **مجلس اول** - ۱۳۰۲
 ۲. **مجلس دوم** - ۱۳۰۳
 ۳. **مجلس سوم** - ۱۳۰۴
 ۴. **مجلس چهارم** - ۱۳۰۵
 ۵. **مجلس پنجم** - ۱۳۰۶
 ۶. **مجلس ششم** - ۱۳۰۷
 ۷. **مجلس هفتم** - ۱۳۰۸
 ۸. **مجلس هشتم** - ۱۳۰۹
 ۹. **مجلس نهم** - ۱۳۱۰
 ۱۰. **مجلس دهم** - ۱۳۱۱
 ۱۱. **مجلس یازدهم** - ۱۳۱۲
 ۱۲. **مجلس دوازدهم** - ۱۳۱۳
 ۱۳. **مجلس سیزدهم** - ۱۳۱۴
 ۱۴. **مجلس چهاردهم** - ۱۳۱۵
 ۱۵. **مجلس پانزدهم** - ۱۳۱۶
 ۱۶. **مجلس شانزدهم** - ۱۳۱۷
 ۱۷. **مجلس هجدهم** - ۱۳۱۸
 ۱۸. **مجلس نوزدهم** - ۱۳۱۹
 ۱۹. **مجلس بیستم** - ۱۳۲۰
 ۲۰. **مجلس بیست و یکم** - ۱۳۲۱
 ۲۱. **مجلس بیست و دوم** - ۱۳۲۲
 ۲۲. **مجلس بیست و سوم** - ۱۳۲۳
 ۲۳. **مجلس بیست و چهارم** - ۱۳۲۴
 ۲۴. **مجلس بیست و پنجم** - ۱۳۲۵
 ۲۵. **مجلس بیست و ششم** - ۱۳۲۶
 ۲۶. **مجلس بیست و هفتم** - ۱۳۲۷
 ۲۷. **مجلس بیست و هشتم** - ۱۳۲۸
 ۲۸. **مجلس بیست و نهم** - ۱۳۲۹
 ۲۹. **مجلس سی و یکم** - ۱۳۳۰
 ۳۰. **مجلس سی و دوم** - ۱۳۳۱
 ۳۱. **مجلس سی و سوم** - ۱۳۳۲
 ۳۲. **مجلس سی و چهارم** - ۱۳۳۳
 ۳۳. **مجلس سی و پنجم** - ۱۳۳۴
 ۳۴. **مجلس سی و ششم** - ۱۳۳۵
 ۳۵. **مجلس سی و هفتم** - ۱۳۳۶
 ۳۶. **مجلس سی و هشتم** - ۱۳۳۷
 ۳۷. **مجلس سی و نهم** - ۱۳۳۸
 ۳۸. **مجلس سی و دهم** - ۱۳۳۹
 ۳۹. **مجلس سی و یازدهم** - ۱۳۴۰
 ۴۰. **مجلس سی و دوازدهم** - ۱۳۴۱
 ۴۱. **مجلس سی و سیزدهم** - ۱۳۴۲
 ۴۲. **مجلس سی و چهاردهم** - ۱۳۴۳
 ۴۳. **مجلس سی و پانزدهم** - ۱۳۴۴
 ۴۴. **مجلس سی و شانزدهم** - ۱۳۴۵
 ۴۵. **مجلس سی و هجدهم** - ۱۳۴۶
 ۴۶. **مجلس سی و نوزدهم** - ۱۳۴۷
 ۴۷. **مجلس سی و بیستم** - ۱۳۴۸
 ۴۸. **مجلس سی و یکم** - ۱۳۴۹
 ۴۹. **مجلس سی و دوم** - ۱۳۵۰
 ۵۰. **مجلس سی و سوم** - ۱۳۵۱
 ۵۱. **مجلس سی و چهارم** - ۱۳۵۲
 ۵۲. **مجلس سی و پنجم** - ۱۳۵۳
 ۵۳. **مجلس سی و ششم** - ۱۳۵۴
 ۵۴. **مجلس سی و هفتم** - ۱۳۵۵
 ۵۵. **مجلس سی و هشتم** - ۱۳۵۶
 ۵۶. **مجلس سی و نهم** - ۱۳۵۷
 ۵۷. **مجلس سی و دهم** - ۱۳۵۸
 ۵۸. **مجلس سی و یازدهم** - ۱۳۵۹
 ۵۹. **مجلس سی و دوازدهم** - ۱۳۶۰
 ۶۰. **مجلس سی و سیزدهم** - ۱۳۶۱
 ۶۱. **مجلس سی و چهاردهم** - ۱۳۶۲
 ۶۲. **مجلس سی و پانزدهم** - ۱۳۶۳
 ۶۳. **مجلس سی و شانزدهم** - ۱۳۶۴
 ۶۴. **مجلس سی و هجدهم** - ۱۳۶۵
 ۶۵. **مجلس سی و نوزدهم** - ۱۳۶۶
 ۶۶. **مجلس سی و بیستم** - ۱۳۶۷
 ۶۷. **مجلس سی و یکم** - ۱۳۶۸
 ۶۸. **مجلس سی و دوم** - ۱۳۶۹
 ۶۹. **مجلس سی و سوم** - ۱۳۷۰
 ۷۰. **مجلس سی و چهارم** - ۱۳۷۱
 ۷۱. **مجلس سی و پنجم** - ۱۳۷۲
 ۷۲. **مجلس سی و ششم** - ۱۳۷۳
 ۷۳. **مجلس سی و هفتم** - ۱۳۷۴
 ۷۴. **مجلس سی و هشتم** - ۱۳۷۵
 ۷۵. **مجلس سی و نهم** - ۱۳۷۶
 ۷۶. **مجلس سی و دهم** - ۱۳۷۷
 ۷۷. **مجلس سی و یازدهم** - ۱۳۷۸
 ۷۸. **مجلس سی و دوازدهم** - ۱۳۷۹
 ۷۹. **مجلس سی و سیزدهم** - ۱۳۸۰
 ۸۰. **مجلس سی و چهاردهم** - ۱۳۸۱
 ۸۱. **مجلس سی و پانزدهم** - ۱۳۸۲
 ۸۲. **مجلس سی و شانزدهم** - ۱۳۸۳
 ۸۳. **مجلس سی و هجدهم** - ۱۳۸۴
 ۸۴. **مجلس سی و نوزدهم** - ۱۳۸۵
 ۸۵. **مجلس سی و بیستم** - ۱۳۸۶
 ۸۶. **مجلس سی و یکم** - ۱۳۸۷
 ۸۷. **مجلس سی و دوم** - ۱۳۸۸
 ۸۸. **مجلس سی و سوم** - ۱۳۸۹
 ۸۹. **مجلس سی و چهارم** - ۱۳۹۰
 ۹۰. **مجلس سی و پنجم** - ۱۳۹۱
 ۹۱. **مجلس سی و ششم** - ۱۳۹۲
 ۹۲. **مجلس سی و هفتم** - ۱۳۹۳
 ۹۳. **مجلس سی و هشتم** - ۱۳۹۴
 ۹۴. **مجلس سی و نهم** - ۱۳۹۵
 ۹۵. **مجلس سی و دهم** - ۱۳۹۶
 ۹۶. **مجلس سی و یازدهم** - ۱۳۹۷
 ۹۷. **مجلس سی و دوازدهم** - ۱۳۹۸
 ۹۸. **مجلس سی و سیزدهم** - ۱۳۹۹
 ۹۹. **مجلس سی و چهاردهم** - ۱۴۰۰
 ۱۰۰. **مجلس سی و پانزدهم** - ۱۴۰۱

کلیں فطرت کی ایک تہ ذرا سلی نہیں
 سب سے پہلے اس میں جو کچھ ہے
 سب سے پہلے اس میں جو کچھ ہے
 سب سے پہلے اس میں جو کچھ ہے

لن ترانی کی بھو تاب نہیں کلغشتان ہو چین میں نہیں تذکرہ صلح غیر کا کیسا	جانیں ہوسی یہ طور کی باتیں کان لکھ حضور کی باتیں پھر نکالیں فتور کی باتیں
نطق اوسن ماہر و کاکیا کنا نور کا منہ سے نور کے باتیں	

<p>کچھ تو نہنگ انتہات کے اب باہمی جان ہیں ناخوشی عکس سے شرمائی جاتی ہیں اوڈہ نجی ست عصیان میں پاک ہوں گٹ گٹ کو ماری شرم کو گھوٹا ہلا کیوں مضطرب دیکھتے نہیں کیوں لاتی ہے وہ بے غل جھوٹے ہیں پرانی لہن لیلی کی کسی لڑائی میں جھوٹا نقش میں ہوں ازل سے جیت بیدہ و جیت کیوں ل ل لگایا میں من لکھ اولی جیت ہی جیت و دل میں ہیں آئینہ بیدار غیر و لگو کس تیاک سے لیتے ہیں بڑہ کو وہ وعدہ لکھ اولی آیت خوش ساوگی ہو ہوں کل غیر کو لکھے تو نکالی گئی تھی ہم یار و لسی ہم جہر اتی میں کہیں جو ہر کل</p>	<p>آنی کی خواب تو لگو دکھلائی جاتی ہیں آئے کو ہٹاؤ وہ گہرائی جاتی ہیں ہم ایسے پسینے میں نہلائی جاتی ہیں لیکن وہ اب بھی وہ کو جھکائی جاتی ہیں ایدل راٹھر وہ ابھی غشی جاتی ہیں بال و لکی تاب حسن سے سکھائی جاتی ہیں دو بدلیوں کی واسطے بولائی جاتی ہیں چاک قبای گل کہیں سلوائی جاتی ہیں یہی وہ نہیں ہیں کہ جو لکھائی جاتی ہیں کمری یہ کس کے واسطے سجوائی جاتی ہیں فتنہ مری اوٹھنا نیکو بھلائی جاتی ہیں جھوٹی جو میری سر کی قسم کا چور ہوں آج اور دیکھی لیے وہ نکلوی جاتی ہیں کہتے ہوئی کمان کو کمان باہمی جاتی ہیں</p>
--	---

۱۰۹

کلیں فطرت کی ایک تہ ذرا سلی نہیں
 سب سے پہلے اس میں جو کچھ ہے
 سب سے پہلے اس میں جو کچھ ہے
 سب سے پہلے اس میں جو کچھ ہے

کلیں فطرت کی ایک تہ ذرا سلی نہیں
 سب سے پہلے اس میں جو کچھ ہے
 سب سے پہلے اس میں جو کچھ ہے
 سب سے پہلے اس میں جو کچھ ہے

لب جان بخش یار کمتا ہے
 گل سی کسل آن ہون کتبی ہن
 پس با ہون فلک گردش
 شہر آشوب مری جوشنی
 نہ بنود کیگر جسے انجان
 میر سوا سر نشان کو ہے
 کر رہی ہن جہد مری عدوکل
 دیکھ لو جان کا نکلا سے
 تیری شہرت ہی میری سولنی

درد ہون دردی دوا ہون
 تو تو لالہ ہی میر زہ ہون
 سنگ یرین آسیا ہون
 گردش چشم سر سیا ہون
 آشنا ہو تین آشنا ہون
 سایہ شہر مہسا ہون
 دلکین کتبی ہن ٹالہ ہون
 اور شہر و کہ ہو تین ہون
 گوہر ہون گر ہن ہون

لب جان بخش یار کمتا ہے
 گل سی کسل آن ہون کتبی ہن
 پس با ہون فلک گردش
 شہر آشوب مری جوشنی
 نہ بنود کیگر جسے انجان
 میر سوا سر نشان کو ہے
 کر رہی ہن جہد مری عدوکل
 دیکھ لو جان کا نکلا سے
 تیری شہرت ہی میری سولنی

رشک ہو تین لطف بزم آشوب
 چشمک چشم آشنا ہون

غمے تی تیغ سوئی ہی سنگ لہ ہن
 کعبے میں آجیا تہا خدا کی بنا ہن
 گن گن کہ سو سو دل لہی ہن
 نسل سپند ہونگے تمام ایک آہ ہن
 وہ ہی شریک ہے مری حال تباہ ہن
 کتنے کا مال ہے یہ تہاری بچا ہن
 حیرت ہی پکڑی جاتی ہن کہ کس ہن
 اگر میں بلاتی ہون تو طے ہو رہا ہن

جادو بہر ہی مری چشم سیاہ ہن
 عشق تباہی کی آگیاں ہی کیا ہلاک
 وہ بت گیا جہ صومعہ تو تار سجہ سان
 ہم سوختہ دلونکی جلائے سے فائدہ
 بزم نام میں ہوا ہون تو رسوا ہوا ہی یار
 میں کہ چکا ہوں تمہیں دل بھر کر کو
 زندان کو ای جوں لٹی جاتی ہن کو
 کیا ایسا سنگ نام ہی کیا ایسا پاس وضع

لب جان بخش یار کمتا ہے
 گل سی کسل آن ہون کتبی ہن
 پس با ہون فلک گردش
 شہر آشوب مری جوشنی
 نہ بنود کیگر جسے انجان
 میر سوا سر نشان کو ہے
 کر رہی ہن جہد مری عدوکل
 دیکھ لو جان کا نکلا سے
 تیری شہرت ہی میری سولنی

لب جان بخش یار کمتا ہے
 گل سی کسل آن ہون کتبی ہن
 پس با ہون فلک گردش
 شہر آشوب مری جوشنی
 نہ بنود کیگر جسے انجان
 میر سوا سر نشان کو ہے
 کر رہی ہن جہد مری عدوکل
 دیکھ لو جان کا نکلا سے
 تیری شہرت ہی میری سولنی

لب جان بخش یار کمتا ہے
 گل سی کسل آن ہون کتبی ہن
 پس با ہون فلک گردش
 شہر آشوب مری جوشنی
 نہ بنود کیگر جسے انجان
 میر سوا سر نشان کو ہے
 کر رہی ہن جہد مری عدوکل
 دیکھ لو جان کا نکلا سے
 تیری شہرت ہی میری سولنی

ایسے نزدیک غاصس کی مختاری ہو
 کی عداوت نہیں جبہ گر اوس غفلت
 اسی ہوا کی فرما زمین اونکی خوشی
 دل آستانہ خارشہ اوسکا پہونچنا معلوم
 شب و صلت کی مکافات عمل ہوئی
 بیجانی ہو گلزار کالس کس جانا
 کان تک بار کی پہونچ خدائی قدرت
 لاگ سے ہوا تو سہی تہو اونہیں ایک گلو
 آبرو دای سے میرے بدہ لست ایہی
 کلا ان لکائی میں جن لوگوں نے
 آنکھ لستی مہنیں غلی شبہ ہوا ایک لے
 بیونانی سے سید ہنری جواد ہر شین
 فی یار و فرین سے ہر دیکو و مان
 اونکے رشہ فی کاہوں کشتہ کہ دیت خواہو

اور چو ہوا، سرزمین کی خاک کہیں میں
اجنبی بنی کو خوش و گوارا کہیں میں
خوصلہ تنگست بنی، چناؤ، خوش کہیں میں
ضعف میں اتنا کہ کو ہم آید بالکشمیں
بہر کی رات کو ہم روز جزا کہیں میں
غیثت جب تک ہے، او سے نہم چاکہ کہیں میں
ناز سے آہ کو ہم زلف رسا کہیں میں
چہر چہر جانے کہ بھی ہر ادا کو، ہمتی میں
چہر چہر توار سے، تین را کہیں میں
بید میں، بہر شوشت، زینت کہیں میں
خواب خوش، یہ سب سے، یوں فیصلہ میں
جان کہیں میں، جو لو کہیں میں
دیکھ لو کیا ہے، حجاز، ناستہ میں
خون میرا ہی مگر رنگ، نہاں ہے میں

نطق روتی ہیں بسا بی بی سے لگاؤ کھڑا

مرتبہ کہتے ہیں وہ شعر تو کیا کہتے ہیں

تتوصل کامر است جو یہ بڑا لشکر ہو
یعنی وہ مست ناز واد اہو میست شو
بوسے بجای نقل ہون لی طرفہ و دین

معمشوق شوخ و سگ عاتق و نیک
دردن کواخی اینی طرح کی رنگ
آلبس مین دور جام منی لال رنگ

اپنے نزدیک عاقل کی مختاری ہو
 کی صداوت تمیں جسمہ لکڑی دس غفلت
 آجی ہو لکڑی انا زمین اونکی موٹی
 دل کا خار مرہ اوکا ہو نیا معلوم
 شب صلت کی مکافات عمل ہوئی
 بچائی ہو گل ناز کا بس بس جانا
 کان تک بار کی پہنچ خدا کی قدرت
 لاگ سے ہو تو سہی تیرا اونہیں لگاؤ
 آبرو یای تیرا میرے بدولت تیری
 لالہ ان لہائی میں جن لوگوں کو چھو
 آنکھ لکڑی نہ نہیں قہری شبہا بکھنے
 بیوفائی سے سہیل تیری جواور شہین
 لی بیاد و فتنہ سہیل مرے رو دیکو دہان
 اونکی مشوخی کا ہوں کشتہ کہ دیت خواہو

اور جو ہوئی رزق کی ناز
 اجی ہو لکڑی انا زمین اونکی موٹی
 حوصلہ تنگ ہے دنیا و دنیا کے ہیں
 ضعف میں اتک کو ہم آئندہ نہیں
 ہر کی رات کو ہم روز جزا کہتے ہیں
 غنچہ جب تک ہے او سے ترخہ جاتے ہیں
 ناز سے آہ کو ہم زلف رسالتے ہیں
 چہرے جانے کو بھی بھرا دیکو ہاتھی
 جو جو تیرا ہے دین لکڑی ہیں
 بید ہیں بید ہو لکڑی دین لکڑی
 خواب خوش ہے یہ ہے بید ہو لکڑی
 جان کو تیرا جان جو لوگ کو بجا نہیں
 دیکھ لو کیا کیا تجار دیکھتے ہیں
 خون میرا ہی لکڑی رنگ نہاتے ہیں

نطق رو تو ہیں بس بات تیری لکڑی لکڑی
 مرثیہ کہتے ہیں وہ شعر تو کیا کہتے ہیں
 تیرا وصل کا مرثیہ جو یہ لکڑی لکڑی
 یعنی وہ مست ناز واد اہو مرثیہ شوخ
 بوسے بجای نفل ہوں بی حرف و دروغ
 آہیں میں درد جام منی لالہ رنگ ہو

اچھا وہ مہمان ہے جس کا دل میں
 ہرگز نہیں رہتا کسی اور کا
 دل میں رہتا ہے جس کا دل میں
 ہرگز نہیں رہتا کسی اور کا

بیباکیاں ادھر ہوں اور تیجیاں اگر مریں تو توں لپٹ جائیں گے نگہار جب تکلفی کی یہ نوبت پہنچ چکے	شرمندہ جس سے جمع ہو پروانہ دمک ہو اوسکو ہوا کی جوش سی ایک و منگ ہو ہر کیا حصول کام دلی میں رنگ ہو
--	---

ہو گئی صبح سنگا تیج تو سر کاٹنی کو مول تو تیج نہ عشاق کے سر کاٹنی کو دیکھ داسے کہ نظر سینے کو افکار کرے چشم بد دور جوانی میں عجب نکلا رنگ جوش و خروش میں جو صحرائے کو آیا مے گنتی کو شب بحر میں تار ہی نکلی بوتے کو جو شب فصل ہوں تو مویج دای نقد بر کدائی تو گلی میں اون کے کیا بری اسکا گھوڑو دربان ادھر گھوڑا ہے	جاو نکادوں غم فرقت کا کدھر کاٹنے کو لہجے اوسکی لیے شمشیر نظر کاٹنے کو بار کیہ دھب بھی ہو درکار سر کاٹنے کو جائی باغ کو زنگ گل تر کاٹنے کو دور سے دیکھ کے دوڑا بھی گر کاٹنے کو مشغلہ ماتہ لگاتا ہے سم کاٹنے کو ہو چری گردن رخاں سحر کاٹنے کو دو گزنی چین سے ہم ستمہ جگر کاٹنی کو سنگ لہر جھپٹا ہوا دھر کاٹنے کو
---	--

ہوں کہا نہیں خلقت کا سب کھانا نطق نیکو پہچا ہی یہاں عمر لگے کاٹنے کو	گرمی کری جو جمع تو پروانہ خاک ہو تیج نگاہ پیر دو عاشق ہلاک ہو تلوار لاخبر دے اگر کھلو پاک ہو
---	--

اچھا وہ مہمان ہے جس کا دل میں
 ہرگز نہیں رہتا کسی اور کا
 دل میں رہتا ہے جس کا دل میں
 ہرگز نہیں رہتا کسی اور کا

[illegible]

[illegible]

ہوئی ہر آئی ماے رقیبہ یمن تنہا
جوشِ جنوں نہایت اوٹھا ہوا سوچا
مضمون باندہ باندہ کر کے فصیح کے
برابراہول کھول کر منقارہ کے

وہ بت اور ایسا گامے چہرے کی زبان کو
بس آج ہی سلام ہے ناموس فرنگ کو
ملک سخن میں لائی ہیں اہل فرنگ کو
بلبل اور استغناء کیسے امیہ و فرنگ کو

اوسکو سکوت ہو گا غم قتل نظم سے
خاموش شمع ہوگی جلا کر تینک ہو

علام جو قتل کو شمشیر جو ریا کی ہو
 جس گنہگار کی سبقت جو رنگ نیک نگار کی ہو
 وہ مستیان نہیں رہتی جو نیک شہلا
 عجیب لطف ہر زیور سے قد نازک کا
 صبا جو چیر رہی ہے جس میں منہل کو
 نسیم سے ہی مکدر دماغ نازک یار
 لسی میں اپنی تباہی پر سبب ٹھہرا
 میں تیری آنکھ کو لطفی سے نہ جھٹایا
 صفائی عارض گل و سکوا ینہ دیکھا
 ہمارے ماتہ سر اسو میں یار گل خوردہ
 وہ اور غصہ کر دے عدہ اکبر یہ تے

ہزار کی ہونہ گنتی نہ دس ہزار کی ہو
 ڈھری بہ شرم نہ گیت ہوا ہمار کی ہو
 جو کی ادا ہوئے اوس کے ہمار کی ہو
 نہ شاخ گل کہ فی گلشن میں ہمار کی ہو
 یہ ہم و رشک مجھ ہے نہ زلف یار کی ہو
 شمیم گلن کسین ہم اثر غبار کی ہو
 گلہ نہ تر اشکانیں دوزگار کے ہو
 قریب ہے کہ یہ آشوب دوزگار کی ہو
 صبا جو تازہ اوس نف شکبائی ہو
 ترے گلی میں جو دالین ہمار کی ہو
 کہ رات بھر اسی تکلیف انتظار کی ہو

تم اوس غلامی میں مجھ کو سیکھو لفظ یہ ہے
نگاہ پاس نہ رہی جس نے امید وار کی ہو

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory verse, written in a cursive script.

Handwritten text in the left margin, continuing the poetic or narrative flow.

Handwritten text in the upper right section of the main body.	Handwritten text in the upper left section of the main body.
---	--

Handwritten text in the lower right section of the main body.	Handwritten text in the lower left section of the main body.
---	--

Handwritten text in the bottom left margin, possibly a commentary or continuation.

Handwritten text at the bottom of the page, likely a concluding verse or signature.

[illegible]

غنائوں کو لکھ کر دیکھ کر اس کے
 وفا کا حق فقط میرا ہے۔
 ہمارے جان کھارے ہیں۔
 حرام سیدھا دل ہے۔
 دل اپنے پس پندے اور اختیار میں ہے۔
 بہار جامہ دسی کی جنون بہار میں ہے۔
 طرب بہشتیہ کی کہ ہم دسی مزار میں ہے۔
 جو کوئی یار سے دھڑا کر مزار میں ہے۔

پھر دن نہ سنا کہ کیا میری خدیجہ ایسی ہے،
 نہ اس سے پیلا حسین ایسے بے مروت تو
 نہ نیت اجلی کیہ رور دلو بھائی،
 رقیب کو وہ لے آئے ہرین سچو ہیز
 عبت نہیں ہے، تھے افشین کو نہ صاحب
 جواب چاک گریبان ہو دامن گل کا
 وہ تارک جہانک کہ بات گئی رہنمائی
 چمن میں جس رخ نسیم غنچہ روزگار میں
 نہ زلف ہمار کہہ میں سے وہ لو لے گا

[illegible]

یہ تخت دل نہیں ہائی طلق اپنی پگھو پر
نہا اٹھ رہے یعنی شکوہ خوار بہت رہے

[illegible]

دین نخریج راجا چاہے تفسلو کی ہے
جو نہ چٹائی کا نور و کھائیہ الفس قدم
نہیں جو آئینہ کل کو باری خود بینے
اگر چہ سوتا زانو میں یہ بے برنام
تسویریں نہ ہوں نہ چہ نقاشی نہ
وہ ایک اصل ہمارے ہیں ہوئی ازہ
حضور ہی کہ اشعار میں یہ باری باری
کل کے نور و فضل کہ اس کے تسرت

نویسندگان و مترجمان

[illegible]

منہاں جمع تھوڑے سے ہوں گے جان جان
 ہی زور دیا آہ پہ لکھا داغ
 شہید وہ جو مر کر دکھاے رنگت فانی
 کچھ بھی ختم نہیں ہے مجھے جو صبر نصیب
 وہیں لہو جو قصبوں کا رہا نہ اٹھنے
 پر اس خزانہ دل نور دریا شوق

پر اسکا تذکرہ بند کی ہو برو کیا ہو
 نہیں جاننا نہیں تجھ سے کیا ہو کیا ہے
 تمہارے سبب بخدا نہیں کٹ ہو کیا ہے
 جو چوڑ جائی جو ان میں ہو کیا ہو
 کہے گا کیا مری دلت کو تیری ہو کیا ہو
 خلاف واقعہ تقریر دوں دے یا ہے
 کہوں سکے سوا کیا وہ شعر و کیا ہے

جنازہ نکلتا نہ جگہ مجھے دے
 تو لطف شکوہ عیش ہی ترا ہو کیا ہے

یہ صفا ہے جو نہ سار ملے لقا لیے
 حضور دل عالم ہو نہ کیا کے لیے
 گماہ لی گئی ہے مری مرا کے لیے
 حرم کو کعب میں چلا تا نبو دعا کیے
 شہ صال کا گریہ تا بھر روز فراق
 وہ آب میں ہوں کہ رنگ ہو میں گل گل
 مودت ایسے تم صحرای نجد کے کانٹے
 مری نجات کو باعث بنو نہ ظلم ہوئے
 پلائی او نہیں ہی تا وہ تکلف ہوں
 نہ آسے تپا کہیں گمراہی تش گل سے

جلت آئیے ہر جا میں کی جلا کے لیے
 بزور تیغ لیے ملک سب با کے لیے
 کرو شہید شہیدان کر بلا کے لیے
 جو شہان میں موجود دست و پا کر لیے
 ہم ابتدا ہی میں فی نہیں نشا کر لیے
 وفا ہے میرے لیے میں بناؤ خاک کے لیے
 قدم ہر ایک سے قیس بر سنا کے لیے
 بہانہ چاہیے کچھ رشتہ خدا کے لیے
 حریف نے کو نہہر ائی حیا کے لیے
 چمن میں آتے جایا کریں جلا کے لیے

۱۳۷

دو دن حرف ہوئی تو نہیں
 دور کی ہر آنکھوں پر
 کچھ بھی ہو گیا ہی نہیں
 کیا نہیں ہو گیا ہی نہیں
 کچھ بھی ہو گیا ہی نہیں
 کیا نہیں ہو گیا ہی نہیں
 کچھ بھی ہو گیا ہی نہیں
 کیا نہیں ہو گیا ہی نہیں

ایں تیرے دل کو یاد دلانی ہو
 ایں تیرے دل کو یاد دلانی ہو
 ایں تیرے دل کو یاد دلانی ہو
 ایں تیرے دل کو یاد دلانی ہو

لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر" یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔
 لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر" یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔

<p> یہ کو پہر گرویان خندہ میں گدا کے لیے کہ روک ٹوک نہیں ہی کہیں ہوا کہ لیے زبان منہ میں نہیں عرض عا کے لیے بنے بنائے میں تھے تری قبائ کے لیے کہہ دیا تھا کوئی چاہے نہ اس کے لیے یہ سبھی نہیں بدشمن ہوا کہ لیے جانا جو میں نہیں ہوا کہ لیے جنہ جانی نہ تھا نقطہ اس کے لیے دہرا سہ کیا مری پاس ہی تھا کہ لیے بن لیسے کہ میں کروڑ میں ہو کہ لیے بابے موی ترہ شیم نقشش کے لیے درخیز پہلے عمل اس کے اور با کے لیے </p>	<p> توشہ حسن ہے گہر گہر نہ پہر برہنہ لطیف طبع کو ہر انجمن میں پارسلے وہاں زخمی ہی یہ رعب قابل ہے یہ خون جل لگی جو قطری جو میں گلان پر ستم کا قصہ جو مویخ کا بوسہ لینے د ہمیشہ کلمت شمع فصیح میں لکھی لسان بتوں ہی کی جھکوتر میں لکھی وہ بند گاہوں میں فرم فرما لکھی ادا و نوا تو پہلی ہی ہے چلے کہ جسے قبر میں پہلی بوی گدے تلاش کا میں وہ زار میں نہ جسم اپنا برای یار لکھنؤ نقشہ حب بہر اسل بعد </p>	<p> لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر" یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔ لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر" یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔ </p>
---	---	---

<p> تری شمع میں لکھی اس کا نام ہے تری گلی میں تری ہزاروں لاکھ خان بہار کیا ہے فی سیر کیا ہے گلشن میں ملاں رت میں جانا کی جان کی ہے جو وقت معرکہ مردا کی ہو کیت ہے </p>	<p> تری شمع میں لکھی اس کا نام ہے تری گلی میں تری ہزاروں لاکھ خان بہار کیا ہے فی سیر کیا ہے گلشن میں ملاں رت میں جانا کی جان کی ہے جو وقت معرکہ مردا کی ہو کیت ہے </p>	<p> لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر" یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔ لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر" یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔ </p>
--	--	---

لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر" یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔
 لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر" یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔

یہ فخر دل سے نکلتے کی یاد رکھو ہے

کہ تیرے ہمیں میں قاتل قضا نکلتی ہے
اسی ہی خاک ڈرائی صبا نکلتی ہے
پیری کوئی نہ کوئی شکیبا نکلتی ہے
کمان سے ہامی کہاں مہین خاکتے ہے
مری بقا میں فنا کی ادا نکلتے ہے
یہ آرزو ہے جو نسکروہ نکلتے ہے

وہ اور لوگ میں ہی غلطی بردعا دالے
ہماری منہ سے تو سبکو دعا نکلتے ہے

لکھالین تبہا ہی نہ اُف منہ بزربان فکرو
 او نہوں شجر کے عادت جی جی قری فکرو
 عرو کی جو رہن کجہر او نہیں کیا ماسے
 عرو کے جان میں وہ در پردہ ظلم کرتا رہن
 نگاہن ہوئی تین عاشق تری دیکھے پار
 نہ بھولو غن فرناغ او کے کتون کو
 ہوئی یہ شکل تری غم میں اکلند والو کی
 گیا میں شکر مارا جدر کو مر ہی گیا
 ورا آئین شکی گن پی میں تلخیاں غم کے
 اہی تو ہاند کو دیوار میں نہتیا ہوں
 کہانی اپنی ہی در پردہ ہم سنائیں گے

ستم شہر کا جو ہوں ہفت آسمان اونکے
مڑی چوینی لگو غم کے نالو ان اونکے
یہ سب کسے ہیں ای جان نالو ان کد
مری ستانیکو ہوتی ہیں امتحان اونکے
بلا کو توڑ کی میں تیر بیکان اونکے
یہ میرا گوشت تمہارا ہے امتحان اونکے
نہ وہم کو بھی سی جسم نالو ان اونکے
نشان پا نظر آتی جہان ان اونکے
بجائ ہی کہ جا کما سی امتحان اونکے
نصیب جاگین جو سوجا تین پاسان
کھین جو ہوئی قسمت کد قصہ نالو ان کد

دھرت رزیدہ آستہانی کسل گئے
 سر سے لیکر تباہ سینہ کسل گیا
 ہائے اس نفی کی پریدہ درخت
 دلی جوڑی جسکا شکیل تنہا سرخ
 کیا کہ ورت زمین کشتی سی ہم
 زلف تارک کلن کی فرتی تھمن
 تو نے پایا ہے صنم یہ سینہ صان

شیخ جی کی یار سانی کسل گئے
 دست قاتل کی صفائی کسل گئے
 ہمنے کتنی ہی چسپائی کسل گئی
 اک نہ جلیے سے چورائی کسل گئی
 ایک بندلی تھی کہ اتنی کسل گئی
 آہ کی ایدل سانی کسل گئی
 بات جو زمین چسپائی کسل گئی

دھرت رزیدہ آستہانی کسل گئے
 سر سے لیکر تباہ سینہ کسل گیا
 ہائے اس نفی کی پریدہ درخت
 دلی جوڑی جسکا شکیل تنہا سرخ
 کیا کہ ورت زمین کشتی سی ہم
 زلف تارک کلن کی فرتی تھمن
 تو نے پایا ہے صنم یہ سینہ صان

نطق سن لو گے جو وہ گلشن گیا
 بلبلو کی خوش نوائی کسل گئے

دل بیتاب کو ہاتھوں سے دبار کشتی تھے
 یاد وہ آئے جو انداز وادار کشتی تھے
 اس سے پہلے وہ کبھی تہ ذرا کشتی تھے
 حال لبین اثر جرب شفا کتھے تھے
 جو کبھی دو ہفتہ کی صفائی کشتی تھے
 کیا تکلف تہانہ جبال فاکتہ تھے
 تھی چالت کہ کبھی تو نہ خدا کشتی تھے
 نا تو انی مین ہی ہم خون لگا کشتی تھے

پاس ناموس صاحب ہوش بجا کشتی تھے
 دم رکا سا دگئی جو زبان سے اپنا
 دل بیتاب کا ابو نہیں و تنباہ خیال
 انی ہمارے پر میر تہا اونکو ورنہ
 چاند گنہائی خط سیدھی گل ہن باب
 چاند سا چہرہ جینو کا تہا ساہ ساہ
 بیکیسی سے اپنی وہ بتوں کی لس مین
 تہا اونچین شوق خاتو کہ دیکھ کر گئے

دل پر داغ بچای پر طار و سلی نطق
 یار کی زخمی شمشیر ادا رکھتے تھے

۱۳۱

دیوانہ کو دیکھ کر دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر

سہ کارہ

دیوانہ کو دیکھ کر دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر
 دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر

غلامی میں رہ کر اپنے مال و دولت کو بیکار و بیکار
 دیکھ کر اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر میں
 دنیا میں رہ کر اپنے مال و دولت کو بیکار و بیکار
 دیکھ کر اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر میں

جادہ نہیں ہے ایک قلم کی سی ہے جاتا ہوں جسکے پاس قلم تیار رہے اسی نطق تب ہوا نہیں نہ ایں صندھے یکساں ہی شکل تین ہر نیک بد نیک آج پر پراپر ہاگوں شے ایک جد نئے آج پر پراپر ہاگوں شے ایک جد نئے آج پر پراپر ہاگوں شے ایک جد نئے	بہر حصول زر سے تکر دو میں کر مجھے قسمت ملی ہے کیکلانی زبسی بد مجھے روح القدس جو آگے کے مستند مجھے ایسا صفائی لئی کیا بی سند مجھے بغیر دین عشق اور نہ کوئی سبق لیا دار کا تخت ہے مجھ پر یورپائی فقیر میں جانتا ہوں عارض رنگین کو راج
--	---

دیوانہ نطق ہون لفظ بیکار کو دو
 سر ہورے کو چاہیے خشت لحد نئے

ادھر ہے ہوئے ہیں سینے تو باز دہر ہوئے کے چل خم شراب لب جو ہر ہے ہوئے ہیں خشتوں میں صورت آہو ہر ہے ہوئے اونے زیادہ ہیں مرے بازو ہر ہے ہوئے ناحق تعین جی جی میں پریر ہر ہے ہوئے کانٹوں میں پریر پیش میں گر و ہر ہے ہوئے پیٹے میں چپ چم انگہ میں آسٹو ہر ہے ہوئے آنکھوں میں کانٹوں کی میں جادہ ہر ہے ہوئے دفتر میں یوں تو قصے ہر ہے ہوئے ہیں آج کل حضور کے کیسو ہر ہے ہوئے	جوش شباب میں ہیں پریر ہر ہے ہوئے بادل اوئی میں ساقی دلجو ہر ہے ہوئے آئی ہمار آب کے دیوانگان چشم تعویذ اتنے باندہ ہیں جسکے کہ آج کل خالی ہوں بلایاں تجھ کو کس کا طین کہ کتابی عاشقوں نے تو کیا دل میں کاٹیں ڈرے تمہارے رو نہیں سکتی ہیں پریر میں اعجاز عیسوی لب پھر غامین ہے جانیں ہم آپ ہمے وفا کیجئے اگر دھچا دل غروب میں جو غلطہ دیکھئے
--	--

غلامی میں رہ کر اپنے مال و دولت کو بیکار و بیکار
 دیکھ کر اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر میں
 دنیا میں رہ کر اپنے مال و دولت کو بیکار و بیکار
 دیکھ کر اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر میں

غلامی میں رہ کر اپنے مال و دولت کو بیکار و بیکار
 دیکھ کر اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر میں
 دنیا میں رہ کر اپنے مال و دولت کو بیکار و بیکار
 دیکھ کر اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر میں

غلامی میں رہ کر اپنے مال و دولت کو بیکار و بیکار
 دیکھ کر اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر میں
 دنیا میں رہ کر اپنے مال و دولت کو بیکار و بیکار
 دیکھ کر اپنے دل میں کہتا ہوں کہ اگر میں

وہ جانتی ہیں گہری میں جگنو بہرے اوسے ہارناڑ کی ہی بو بہرے ہوئے گویا میں خیر جام میں انسو بہرے ہوئے	آہ شرفشان کی ذرا سیر دیکھنا خیمے کی بند رہنے کو کھلتا ہوئیں ہی مخلد اس جگنو آیا وہ مست ناز
--	--

کیا ساتھ دی سکیں گے مرے شہرستانو کا
ای نطق بین نسو کے یا بوہرے ہوئے

اب فخر جو بیانید کی سستی آئی
بوی دلدار سی لائی نہ پیغامِصال
تجہ سی ایدست دعا بابِ حاجت نکلا
آج اوس شمع نے کیا بند قبا کیو پیر
آہ کی کس میں سکتا سانس ہے جیسے میر
دل تو بسے نہ پھر گیا کبھی حرم کی طرف
یاد آتا چھپ چھپ ہے وہ آنا ارجان
جانی کس سے اور سی زندگ اور سی کھانگ

سنہ گملا زخم کا گویا کہ حبس الی آئی
ہر صبا کیوں تو میان باد ہوائی آئی
ناؤ کہ قفل در ویر کی گنجی آسے
کیوں تو اسی باد صبا عطر میں ڈوبی آئی
خلق نکلا کہ جگہ بستی اور بستی آسے
شیخ جی یہ طبیعت جد ہرائی آسے
عمر کے ایام میں حیات اند میری آسے
دیکھی سوا آنکھ کیا لائیں ہوئی آسے

دہر دیا عشق کی بیکار من قسمت کی اوسے
کو کہن جوٹ گیا نظوت کی باری آئے

<p>ہم اونکی پاس سے کج بختیوں سے لڑکی اونکو میں زندگیا ہوں لکر لکھتی یہی بیٹھے کو حقیقت ہے حسین مسر محفل نہ بن ہی گی جو کہیں بن کر ہی شاد سے</p>	<p>اونہی بکرو کے گرنامی دل کیڑے اونٹنے تری دو دو کان پر پرتخان بکرو کے اونٹنے بگاڑے نیلے ابھی منہ جو ہم بکریکا اڑا چڑھیں پھر تو سواؤ کی جواؤں بڑاؤ</p>
--	---

درود و دعا
ایستادگان نورانی او در یاد
و کمال او را ستاید
دوستان خیرین او در یاد
تا او را زیاده
ابن کثیر

ٹال ہی قیصر خیر مناسی جان گئے
 اپنی نوکی طعن و غیرہ کی چشمک برآں کے
 رفعت میں کیا بیان کروں میں گلان کی
 فریاد و غنایب بٹھکتی ہے باغ میں
 سست و بلند دہر سے ایسا ہونے کو
 ششے سے بھی لطیف ہوا شوخ کاہل
 آگے ہمارے آہ کے کچھ بھی نہیں برف
 سچے شمع کی جو کونچے میکدے کے فکر
 ہی تزلزل دیکے پائیسے خوف سے جھا
 جبکہ کولون ٹانگ فی کی حسرت ہی گئے
 پھر صاف کمان جو گئی گرمی جبال
 وس جسم نازنین کی بین تحریف کیا کرو
 میں نمونہ از تو واضح کرے عدو
 سب ہو سکے کا عمدہ ہر آہ نیار مستند

نو بہشت ہیرے بعد ترے امتحان کی
 تیرے لیے اوٹھانی علامت جہان کے
 چہرے عرش کی ہے اور زمین آسمان کے
 راہ اے صبا تبادی اوسی گل و گلان کے
 پوچھو زمین کی تو کون آسمان کے
 سرخی گلی سے پہوٹ نکلتے ہیں ان کے
 یعنی بلا مبالغہ بجلی ہے کان کے
 منظور کہسی کو یہ رونق و کان کے
 حالت ہے تیری تیغ میں سوکھی نان کے
 و احمر تا وہ آہ ہے مجہ ناتوان کے
 بجلی نہ گئی آم کی بجلی یہ کان کے
 دل کی گداز ہی اور لطافت ہی ان کے
 جہنم کو اوسکی جان لچک ہے کمان کے
 جہنم زہر گرمی کے ادا ہی سرآں کے

دلو کو شب فراق میں جب بیکلی ہوئے تصویر یا رسائے اگر کھڑے ہوئے

دلکو شب فراق میں جب بیکلی ہوئے

تصویر بار سامنے اگر کھڑے ہوئے

میں نے

[illegible]

یہ جانتے ہو کہ اگر آپ کو کبھی کوئی اور شخص نے یہ بات بتائی ہے تو اس کی تصدیق کریں۔

<p> یہ تیرگی سے یہ شب غم کو ڈرے ہوئے کس کس کیسے لطف سکے پر دین جان لے جب تک تر تھا عشق میں ہر لحظہ زور تھا پیر کا لیا ان سناؤ کہ پیر بوسہ لے لیا نکلا جو خطا دل اس ہم خوبی سے پر گیا ہی سچ اس جلانی کو ہوا جرم میں شمع آگے تو ایک لطف تری تھی بلایا دل دیکھی کہ شب شرارت بجا تو میری طرح آواز در دنا ک بے دل لگی نہیں </p>	<p> اٹتی ہے نیند وصل میں ہی چو نکلتے ہوئے سوجنم آج کی مٹھی چہرے ہوئے جوابات کہنے جا ہی تون ہو ہی ہوئے پیر دو ہی سنا کہ خطا پر وہی ہوئے کشتی سنبھالی مقرر کیا ڈوبتی ہوئے پروانو نئی بجائی ہی کسی لگی ہوئے جوئی بھی اب ہے جان کی بچی ہی ہوئے خصل ہے اولی شمع ہی اٹھی جلا ہوئے ہے غم لیب گل سے مقرر سینے ہوئے </p>
--	---

ای سطق جو حرف سخن ہو چکا اردو ن
نہدوں برآج کل ہی طبیعت چڑھی ہوئی ہے

<p> او کو مبالغہ بیناؤنگی گھر والے دوست سیر کسین جیلنگی سے میں ٹان ٹان چور چور کرو اوڑھی جالی دس بجی کے دیوالے اونکے دندان وہ بین گہر بین کبھی غیر ذکی ہو کبھی میرے اونکا شکوہ کروں تو بکری کی ب باقی عشق حضرت دل بین </p>	<p> روکتی ہیں مجھے ادھر والے چاہیے ہوں ادھر ادھر والے جاگ ڈھسین گے یہ فتنے گہر والی جوش و خروش سے ہو کے پر والے آئین برکسین بانظر والے نہیں کہتا کہ ہو کدھر والے حضرت دل ہے ادھر والے خیر سے آپ ہی ہیں شہر والے </p>
---	---

[illegible][illegible]

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory passage, written in a cursive script.

<p>Handwritten text in the top-left cell of the central table.</p>	<p>Handwritten text in the top-right cell of the central table.</p>
--	---

<p>Handwritten text in the bottom-left cell of the central table.</p>	<p>Handwritten text in the bottom-right cell of the central table.</p>
---	--

Handwritten text on the left margin, possibly a section header or a note.

۱۳۷

Extensive handwritten text on the left margin, continuing the narrative or providing commentary.

Extensive handwritten text on the bottom margin, likely a conclusion or a continuation of the text.

سمجھتے تھے کہ نعمت اپنی سرخوان کو داسطے
 تعویذ نقش باغی منہم آگیا ہے ہاتھ
 غربت میں آگیا جو وطن ہی کسی کا خط
 اسے روزِ حشر لے نہ درازی میں لبیان
 پیدا ہوا ہوں آج بین تیر کا آدمی
 کیا نسبت او سکی اتنی ہی نگین ہو
 جی بہر کے خوب بخت کو سو لینے دیکھے
 زقار تیری باد ہساری بے چین
 کشتہ جو آرزوئیں ہوئی ہیں تعویذ دل
 حجت معلوم نہی مجھے علم میں نہیں
 اہل عدم نہو جیسے آنے کا کچھ سبب
 داغِ ضیون نے نہیں کھڑا کا تمام صبر
 اہل نظر بجاتے ہیں نہیں نیاز سے
 کماست سی منگلے سی اگر ہو تو کیوں ہو
 آئینہ لینے عارض نگین کو دیکھئے
 اگر چلا کہ بجز میں مردہ سا ہوں یڑا

بوسہ کے بہن چنے لےب زندان کو داخل
 تشکیل خطراپل مجان کے واسطے
 ہرماناواہ دل غریزان کے واسطے
 بین یغلیان شب ہجران کے واسطے
 آیا حریف خنچی دوران کے واسطے
 نرمی کھاتی خیمہ مرجان کے واسطے
 طول و راگنئی شب ہجران کے واسطے
 تو خود ہر سار گلشن مکان کے واسطے
 لای چراغ گنج شہیدان کے واسطے
 ہے بحث ایک طفل و دبستان کے واسطے
 آیا سر غ عمر گریزان کے واسطے
 تیار کی قبا تن عریان کے واسطے
 جار و بزمہ در جنان کے واسطے
 نور قمر ہلال گریبان کے واسطے
 گہری نہ سیر گلستان کے واسطے
 اسی جان جان بن تن بجان کے واسطے

چین ابرو دنیروں کی کیون ہر گڑھی ہو طلق

مل میں ضرور شاخ غزالان کے واسطے

کیا بی بقا ہیں عیش جہان خراب کے

چلتے ہیں بے دور میں ہمارے حجاب

149

[illegible]

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں اپنے دوستوں کو بتاؤں گا کہ میں نے کیا کیا ہے۔

طوق و خالی گیتی من طوق نیست چو خالی
 زنی من

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یہ ہے کہ جو یہ کہتی تھی مان رہے
 ہیں یا یہی سے خدا جلالتی کہ ہر کان
 نہ تو دامن ہی ہے اب گریبان ہے
 ایک مدت وہ مجھے جان کی بجان ہے
 ہے جسے ہی شعلہ مزاجوں کا ذرا ہوا
 ہے کہ گنگے کے دو سانپ نگہبان ہے
 چاہتے ہیں سلی موحی کا نہ احسان ہے
 ہے جس گھر میں ہوا آسیدہ ویران ہے
 اسے نقاش ازل دیکھی تو حیران ہے
 کیوں یہ گمراہیاں ہیں کسی گمراہان ہے
 زلف سان چند دلون خود بھی ریشاں

دہم سیرجہ آگنی ہیں رات ہی تنہائی ہے
نطقِ مائیں ج نہ دل کا کوئی ارمان ہے

ہر بارہ و جنتی ہیں سکرانہ رسا سے
ہیں ایک ہی تہمہ پیری کی کاسکھ پھیل
تہمت بھی بلانی وہ دم نزع نہائی
مجھ میں گوی لوگ ہی جو کہ کہ حقیقت
سیریں نہیں ہوتی غم دلداری نہ کو
کیا شان الہی ہے کہ بندے سے دبا ہے

ایسے وہ لڑاکا ہیں کہ لڑنے میں ہلکی
ہشیار ہیں آپ راؤز و مناسے
پیاسی ہی گئی شربت دیدار کے کیا
بے بوچھے نہ کہ یہ مرا اپنے قصاصی
نیت نہیں بہرتی بے فریاد غدا
وہ بت کہ جو دڑا ہے نتہا قہر خدای

[illegible]

ہاں وہ بھی
 وادوں میں
 صبح میں
 رات میں
 گزراں راست
 نئے نئے
 ہر جا
 ۱۴۱
 دیواروں
 بکریوں
 تھک کر
 قندیلوں
 نیند میں
 فرح میں
 آگ میں
 کھانے میں
 صبح میں
 ۱۴۲

نہایت پریشان حال ہے کہ جس کی طرف سے کہیں نہ کہیں سے
 وہ بے پروا ہو جائے کہ جس کی طرف سے کہیں نہ کہیں سے
 نہایت پریشان حال ہے کہ جس کی طرف سے کہیں نہ کہیں سے
 وہ بے پروا ہو جائے کہ جس کی طرف سے کہیں نہ کہیں سے

اب نطق برایشوخ عنایت سے مناسب
 بیچارہ کہا تکلی دی دیدار کو ترسے

کوئی نہ چلی جاں بے رشک ترسے کی دست درازی جو شب ہجر جھونے پورے ندینے دام غرض مند جو پایا سترہ کی عاشق تازہ ہی ہیں اونکے گلشن میں کروڑوں سے قمری کو کشیدہ دل سے یہ حسنین پریرا داغ نام جانی آتی ہے جو یاد آئے م تیغ کے لذت چٹکے کے اگر ہوج مری ماتھون کو آتے	ایسا وہ ہوا زور سے زاری سی نہ زور سے دامن کا ملا چاک گریبان ہو سے دل کو وہ خریدار ہوئے تیم نظر سے سوغات وہ میرے لئے لائی یہ خستے بلبیل کو جو تم چاہو لڑا دو گل ترسے نیکے کدین سب الہی مرے گھر سے کیا رال پیکتی ہے لب خیم جگر سے لپٹے ہوئی ہوئی کسی کفر کے گھر سے
---	---

قائل کو ہوا ی غلطی بحث خوف قیامت
 فریاد نہ نکلی گے لب خیم جگر سے

ہوئیں نا نشین میری فریاد کی عبت در پر اوسیت کی فریاد کی دیا ہے جو یارب بے سنگدل نہیں ہوش مستو غمیل ی شیخی تب غم سے میں شمع سان جہان سنبھالا شرب ہجر میں صبر نے چہرہ ابدن اوس سچی قد کاہی	بتوں نے بہت داد بیداو کے یہاں کون سنتا ہے ناشاد کے تو جانی بھی ی مجھ کو فولا کے کرے کون نہیں ارشاد کے نہ مہلت ملی آہ فریاد کے کر دی وقت پر میری ہمداد کے کوئی شاخ نازک ہی شاد کے
--	--

۱۴۳

۱۴۴

قیامت پر ہر حال کی غرض سے
 ہر حال کی غرض سے قیامت پر
 ہر حال کی غرض سے قیامت پر
 ہر حال کی غرض سے قیامت پر

او ہمداد کی بے پروا ہو جائے کہ جس کی طرف سے کہیں نہ کہیں سے
 او ہمداد کی بے پروا ہو جائے کہ جس کی طرف سے کہیں نہ کہیں سے
 او ہمداد کی بے پروا ہو جائے کہ جس کی طرف سے کہیں نہ کہیں سے
 او ہمداد کی بے پروا ہو جائے کہ جس کی طرف سے کہیں نہ کہیں سے

پاجامی

چنانچه ای که از ارم فرزند که نویسن
 مکرر از آن سخن گفته ام و این
 ای سخن خورشید خورشید
 چنانچه ای که از ارم فرزند که نویسن
 مکرر از آن سخن گفته ام و این
 ای سخن خورشید خورشید
 چنانچه ای که از ارم فرزند که نویسن
 مکرر از آن سخن گفته ام و این
 ای سخن خورشید خورشید

<p>انگلیزوں نے برفِ جبل سے چھیکے صاحبِ بہت اچھے ہیں بڑا مینِ شہنشاہ ہر وقتِ تصور ہے کسی گل کی جود کا یہ بت وہ بلا ہیں جو گہرے پینے کی دین</p>	<p>جو لوگ ہیں یں شمعِ تری و دیکھنے والے پر آپ سے بندھی کا خدا کا عہدِ واسلے یہ دیدہ تری میں مرے شمشاد کو تھالے کر دینے کے برہمن کو قصائی کے حوالے</p>
---	---

جبرِ منطق کی سی کوہی وفادار نہ گئیں
سب گنتی گناہ کو بہن یہ جانو وا

مجموعہ کے رشک کے لہجہ والے
ساغر میں گرا دہ گل رنگ لہو ہو
صاحب بین حسین جس میں سب کی رشک
اے بت یہ تری ناشنوائی نہیں
بوئے عکس کی طرح دیو کی لب کے
بت ظلمت کرنے کے مجھ کو دے
وحشت میں میری ساتھ کبھی جرح ہوا

ای نطق مضامین کیے اشعار میں پیدا
کہو دین جو زمینیں تو بہت گنج کمالے

کیا جانتے ہے لعل شکرار کے لیے
 اسے غیرت بہا رتوں کے رخ کے روبرو
 شکر سوال بوسہ ایسے ہیں مہم بخود
 یوسف کو نسبت اوس بت پردہ نشین کو

بوسے میں تازہ لطف ہر بار کے لیے
 جو ہول ہے وہ داغ غم گلزار کے لیے
 ڈھونڈ ہے کوئی تو منہ نہیں قرار کوئی
 انمول جنس نہ نہیں بازار کے لیے

پرواز و جہاز

بنیادی اصول

علاء الدین علی بن ابی طالب

ویدہ الضاف منی
ویدہ منی

175

۱۲۵

مجلس ۱۰۰

وہی ہے جو ان کے لئے ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

وہابیوں کی طرف سے

عالمی اسلام

لعلی بن ابی طالب (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا: اے علی! میں نے تجھے اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔

دولت آباد

من قوام این اوج را برسانم
فصل گذری ایام قبایل و سادات
ایمان نونستانه بنده ام
نغمی بی ادبیت او نهان است
قوت عشق کس زاهدان سر
کلی که می دونه خود را بیا
دری صدای آفرینش

ہاں تو کہہ دے کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے
 اور نہ تو کہہ دے کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے
 اور نہ تو کہہ دے کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے
 اور نہ تو کہہ دے کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے

یہاں بہت دنوں کو یہ دوسری ہنس تجویر ہو کر تیسرے ہو چکے ہیں خسار یار دیکھئے جوش شباب میں آتی ہی اونکے آگے گلزار میں بہار مجھے خلاوت لب شیریں اگر سنے تابخ صنم سے ہوا کا راقیاب ششونین نہ نہیں می ہی ہی شہنشاہی پیوند ہو زمین کا تو خاک میں ملے بازو کہیں کیلے کہ کیلے پردہ صبح کا	گیسو شال دست شکستہ لٹک پرے ہنس دیکھئے کہ زخیم جگر میں ٹپک پرے بے غفرت کہ لطافت ٹپک پرے غمخیز چمک پرے غم گل مہک پرے بے شبہ ال پرے کہ منہ سے ٹپک پرے میو سیدہ ہوئے چین میں ٹپک پرے شوکر لگائی یار نے تو پہر سسک پرے تجویر ہاں خون غریبان فلک نے شائے سے کاش اور نکاد و پندہ ٹپک پرے
--	---

لب شکستہ چہرہ زرد ہے چہرے میں بے طاق آنا غشقی سب میں کمانگہ شکستہ پرے	کیوں ہی اتر کر تاشا کرے کوئے کہتے ہیں وہ جفا کا جو شکوہ کری کوئی میں حواس سج سے اونکو یہ توقع ہے بوسے کا وعدہ کیا می فاکہ اسید کیا پناہی ل نہل نہیں سلنا کسی سے آپ گو مرغ خوشنوا نہیں اس کام کا تو ہوں اس صفت میں بھی ملی کر دن کم کو نہ ہوں تاہم روز دل ہی ہو گرمی زیادہ ہو
--	---

اور نہ تو کہہ دے کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے
 اور نہ تو کہہ دے کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے
 اور نہ تو کہہ دے کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے
 اور نہ تو کہہ دے کہ میں نے اس کا ہر حال دیکھا ہے

ہم سے نہ ہکو متا یا کرے کو متے
میں ہی بنا ہون کہ تما شا کرے کوئی
ہوین کیے انگسین نظار کرے کو تے

ایم فلوک مان ترکیون غرض اسے اوہی
چڑھتی ہن جہڑے سی کہ جہڑا کری کوئی

یرد دل میں جسے خون ہی کیا کر ہی کوٹھی
 سمجھ جائیں گے ہم سب ان بہن رسوا کر ہی کوٹھ
 یعنی سنی لاکھوں جو شکوہ کرے کوٹے
 پہر جاسی ہیں ہلکے بھی چاہا کرے کوٹے
 مان بدگمان ہو کر نہ پروا کرے کوٹے
 اپنی طرف سے چاہے نہا کرے کوٹے
 اسکا کڑھ پڑا ہے کہ چٹا کرے کوٹے
 اچھا نہیں تھی مراد تو کرے کوٹے
 اللہ کیا کرے کوئی کیسا کرے کوٹے

سو بوسى نطق پيچھے پر دل نہ بیچے
اسکس ہنر نہ ہو تقاضا کرى کوئے

میں اوسکو دیکھتا ہوں مجھکو کہتا ہے
طوفانِ تیزی ہے عشقِ شبہ کیا ہے
اونکا قصور کیا ہے تقدیر نارسا ہے

وہ مجھے منہ لگا کر کیا تیری تو خوفناک ہے

شروع حتمی سے ناغوا رہنا کر کے
 غم میں ہم سدا وقت کی منت کرنے
 نوکر غیر و نیکو کرین ہر روز شکست میں
 جو ہے ہی تو یہی خیر ہی کوئی شکست
 کیسے ہم نہ پہنچا کیوں نہ پہنچتا
 جو دنیا میں ہی ہے نہ شکر میں ہم اپنی غم
 جانی باقی ہی نہیں جوئی
 نے نکلتے۔ اگر سوی جس
 نہ سہی کہ یہی تریک جو تھا تھا ہو
 دیکھتا دیدہ رغبت جو جو ہو
 سخت خضعتے شب ہر صبح

ہم بھی مخروم سہی کاش وہ پردا کرتے
سہوچوڑا نویں اوتھانی بھی تو بھٹکا کرتے
مجھ سے ایک کاش مہربان کا بردا کرتے
حصہ آتا جو مجھ کو دہستا کرتے
ہم اگر سہوچوڑا نہ بنان کا بھٹا کرتے
ورنہ کیا تہہ سینہ ہی بیٹا کرتے
ورنہ ہم رشک و رقیب اپنے گوارا کرتے
بھول کیوں سیر طرغ خندہ بھٹا کرتے
پیٹری ہی کیو تم اوس شوخ کی ناکا کرتے
بس لطف دل سہی ہم آئینے کو اندا کرتے
ورنہ تاحشر رہے چہیں سے بھٹا کرتے

آئندہ دار نہ اونٹن ہوئے ورنہ ای طلق

اسٹوڈنٹ: "زہ عم اور محمد بن علی کہا کرتے

بیتا ریشہ خان جی ہے
 لودل آتا ہی لودل آتا ہے
 روح سلیسی تلاش مجنون بین
 منیر آئے کبھی تصور بین

عقبہ کرنے سے جان جاتی ہے
جان جاتی ہے جان جاتی ہے
آج تک و شب جہاں جاتی ہے
اونکلی سین بھی شان جاتی ہے

ناتی

فلاتی

باز دنیا میں رہ کر کوئی نصیب
 تو سے نہ کما رہا ہے کوئی غلام ہے
 عالم سے ملے عاشق گریبان
 جاڑی میں جاوے ابدان کی کاغذ ہے
 دنیا کی یہ دھوئی نہ جانتے
 جہان میں نہ جانتے
 جہان کی یہ دھوئی نہ جانتے
 جہان کی یہ دھوئی نہ جانتے

بن جی کیون بنیاد معنی کا ایسا
کسی نگاہ سے طبعیت پر جس کی
افسان کی تیری تیرا ہوا ہوا
ابرو کی تیری تیرا ہوا ہوا

[illegible]

وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑی سیڑھی تھی جس سے اتر کر آگے چل سکتے تھے۔
 وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑی سیڑھی تھی جس سے اتر کر آگے چل سکتے تھے۔

ہے یہ اندھیر چاندنی ٹھہر
تیرے وحشی کو سادہ سحرِ عتِ فکر
تلوارِ مصلحتیں بھی ہے
بوسلِ گریختِ بے بس

شامیانہ سائمان جاتی ہے
ہاتھ مکتی ہے مان جاتی ہے
کوئی یہ مہربان جاتی ہے
کلام سے اپنے بان جاتی ہے

نطق موت آپکی ہی کسلا بیچ
اب وہ آسین جان جاتی ہے

سست اوں گھر نہی سحری آتی ہے
نغم سے لہر نہی سینہ ہے کہ آب صورت آہ
م جو اس حسن ہی کو لہا ہو گیسو نکلو
اہ چلتی ہے جو بینی سے تو پیدائیک
یاد زرگان سے ہوئے زخم ہلکے میرا لے
بوسہ تو نہ سنے خیم گم بھی ہے دریاغ
کوئی جانی کہ نہ جا ہی یہ قہلا لائے گا
چونکتا ہی نہیں پر غمت جو سو جاتا ہے
تخل امید میں ہی نامی وہ درجائی تھی
یہ را کہ کہ کوئی اور تا ہی نفس میں جو کبھی
تیرے فرقت زدہ چپ چاپ بیٹھ رہتا ہوں
وہ طی دس کبھی رہو چراغان کبھی باغ
بین جلوں صبح شہ پہ پہی لو ہو ہندو

[illegible]

گراوس گلشنِ خوبی کی اور الائی بو
 مجھ کو بدنام مگر جوڑ دے میرا دامن
 ہم اونہیں آپ میں آنے نہیں شوقِ وصل
 دل کا پوس میں نصرت کا کمیناں تم تہیں

آج اتراتی نسیمِ سحری آئے سے
 تجھ کو ایسی دستِ جنون پر وہ دری کی
 جامِ دیتی ہیں جہاں شرمِ درمی کی ہو
 نظراب کوئی نہ جیتی نہ مری آتی ہے

نطق اس کے ہاں قربان کہ حباب کہ کرن
چو نہی کو مری لب بے اثری آتے ہے

شکر کمال برمی وقت میں جاری
 تری بغیر حسین میں ہے رنگِ مقتل کا
 چہا پیرِ دہِ جنت میں عشق کو پہنے
 کئے ہیں نقشِ قدم سو قدمِ قدمِ پہول
 وہ بیخیز ہیں شبِ غم جو اینا غمِ پیس
 دیا غارِ کبوتر کا ندانہ اس بنانی سے
 سرباس میں بدلی کا چاند ہے وہ جو
 جب لٹی وہ تو یہ آئی وہ جای تو کیا
 وہاں ہی مری آفتگی کا اوکے سر

یہ سبکیں تو ہمیں جالسی ہی بیاری ہے
 مری نگاہ میں سر پہولِ زخمِ کاری ہے
 یہ اپنی جامہ دے غلین پر وہ داری ہے
 خرامِ نازِ تراباد نو بہارے ہے
 یہ طرزِ رشاد اندازِ غمگساری ہے
 گناہ کا زنجیرِ محبت کی لاش بہارے ہے
 بناؤ اوکے لیے مہری سو گوارے ہے
 ہمارا ہوش مگر یارگی سواری ہے
 یہ جس نے زلف پر یہ تو مری سنوارے ہے

خبر دماغ کی لیتا ہائی ل ٹرپ کر نطق
بلند تا بلربا سوچ بقیاری ہے

یہ اپنا سر پہ دی ہو کرین مہین خواری ہو	پہر اوس گلی مین دی ہو کہ دھاری ہو
نکہ کا حال ہو چھو یہ جو سن زاری ہو	وہ ایک موجدہ دیر بانی شکاری ہو

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the poem or a commentary, written diagonally across the top of the page.

میری چمن میں نگر، سبھی رنگ دھو کا
 وہاں چ اور عدد اور کلفتی نئی نماز
 حریف تیغ ادا مجھ سے اتنا کمان
 میری قلع کا ہوا ہی تر حسینوں پر
 قریب ہم ہے تسکین یہ دل کو دیکھیں
 نہیں ہے جسم میں ہر خیمہ ضعف میں نہیں
 سبک تین اور جو آنے نیاسی محفل میں

یہ دل لگی بی بیکاری فراق ہی قطع
 اثر سے بخت نہیں یوں نہ آہ و زاری ہے

اوسلو کیا عدوی وفا دی وفا تھے
 جہاں کہہ کر یاد نہیں رہا ستارے تھے
 آتی ہی آتے ہی تھی میں نے جہاں تھے
 مجھ سے محبت گاہ ہے کہ رسوا کیا تھے
 وہی سمان کیلئے کہہ کر مسٹا تھے
 وہی مشن شانہ نیچہ دوست رسا تھے
 آئینہ نظروہ موحہ رنگ حسا تھے
 تیری ہی عادت آگئی اسے بیوفا تھے
 پھر آج شوق دید وہیں لڑھکتے تھے

اچھی تر لطف ملی ہے قضا تھے
 حیرت لگتی ہے کہ کیا نقش پا تھے
 گل کا سج گئی ہے مگر مبتلا تھے
 محبوب کر رہی ہیں تری بی جاساں
 پردہ تو تیرا جلوہ بیاک اوٹھا گیا
 اوس طبع جو دوست کو نقش ملا دین
 زلف رسا بتو نکو جو کی اسی خدا عطا
 کچھ اونکی اونگیوں کی لطافت تو چھو
 ایسا نہیں ہوں اور جو ہوں تو غافل
 میں اور وہ گلی کہ جہاں کل ہوا دھل

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the poem or a commentary, written vertically along the right side of the page.

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the poem or a commentary, written diagonally across the bottom of the page.

خود کو بھی ستم کہنے لگے مزانے
تیرے سکوت کا کہے مقرر گمانے
مست دی تیر دوستی قاتل وارنے
دامن ہے کینچہ ترا روز جزا نے
الاکہ آنہ دکا دینا پڑا خونہا نے
یون ہی سہی پسند ہے یہ سہی لدا نے
بہنو بہر نہ ہے پڑاؤ ہونڈ ستا نے

خود کو بھی ستم کے کچھ مزاج تھے
تیرے سلوک کا بے مقرر گمان تھے
سنت دی تیرا دستی قاتل زار تھے
وامن ہے کینچھا ترار و زربزائے
الاکہ آؤ و کا دینا پڑا خونہاں تھے
یون ہی سہی پسند ہے یہ بھی لدا تھے
بہزاد بہرے پڑاؤ ہونڈستان تھے

پہلے میں تو ان حریف ستم تہا شوق
لکھن نہیں کھیل نا زاب ذرا مجھے

لے چہ تر دل میں کتنا ہو ہے
 شراب تنگاسی سر خوش عدد
 تصور یہ ہے کیس گل کا لبین
 مری حسین پر جلالی گئی سیر
 یہاں بد بیان خم خیز گل کے
 جلاتا ہے وہ مثل اروارہ شکو
 طلسم نظارہ تصور باندہ
 کہیں کہیں سبک تی بن چین
 ذرا توڑنا دیکھ کر میری دلکو
 تماشا کی قابل جوانی ہنچ

بہری جبکہ دو جام عالی ہو ہے
 مری ساغبر آرزو میں ہو ہے
 بہت آن داغون میں پھونکی ہو
 قیامت کا سنگامہ آندو ہے
 وٹان مار پھونکا کتاب گلو
 کہا تھا کہیں تی تو تمھو
 تماشا کہ وہ ہر گھڑی رہو
 دیانا وٹو فانی آرزو ہے
 کہ تصور یا سنی کی یاد تو
 ہمارا دل پر اب گلشن آرزو ہے

لہری جبکہ دو جام عالی ہوئے
 مری ساغبر آرزو میں ہوئے
 بہت است واغوشیں پیونوی کو
 قیامت کا سنگاٹہ آندوئے
 وہاں مار پیونوی کا بیکوئے
 کہا تھا کہیں بیچ تو تمھوئے
 تاشاکہ وہ ہر تہی رہوئے
 دیل ناوٹو فانی آرزوئے
 کہ تصویر آئینہ کی یاد تو
 ہمارو نیراب گلشن آرزوئے

5

یہاں پر ایک اور عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ ایک شخص نے ایک اور شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا۔

کجی میں شمع کی ایک شمع ہوئی جانی
 حشمت جانی اگر دل سے تمنا جائے
 سادگی ہو کہ ہمیں اوس سے شرم دیدار
 بدگمانی ہے بلا رشاد و آفت ہے
 نگہ ناز کا مار نہ بجا پر نہ بجا
 بیٹھے ہیں طالب یہ ابر پر ہے پردہ
 یہی رفتار ہے تیری تو رنگ بسمل
 جنس دل کا کوئی معشوق خرید نہ ہو
 وس کہ گریہ جلا بول ہیں جو ہر مرت
 یہ پروا کر میں شوق کی مضمون خطا
 راہ کیا کو چہ تجوہ ہے اسی نقش راہ
 بی تکلف تو ہو اسی وہ مگر خوف یہ ہے

گلشن میں لاٹھو ہونڈہ کوئی تھا	کہ بلب تماشائی رنگ و بو ہے
ستم کر کے کینچ کا خمیازہ ظالم	نہ دلو کو کما دیکھ س و ملین تو ہے

کچھ اور نکاسی ہے باس ناموس تجھ کو
 یہ مانا کرنی ننگی سی نطق تو ہے

جی میں شمع کی ایک شمع ہوئی جانی حشمت جانی اگر دل سے تمنا جائے سادگی ہو کہ ہمیں اوس سے شرم دیدار بدگمانی ہے بلا رشاد و آفت ہے نگہ ناز کا مار نہ بجا پر نہ بجا بیٹھے ہیں طالب یہ ابر پر ہے پردہ یہی رفتار ہے تیری تو رنگ بسمل جنس دل کا کوئی معشوق خرید نہ ہو وس کہ گریہ جلا بول ہیں جو ہر مرت یہ پروا کر میں شوق کی مضمون خطا راہ کیا کو چہ تجوہ ہے اسی نقش راہ بی تکلف تو ہو اسی وہ مگر خوف یہ ہے	بوسہ دی ڈالئے بزم کا تقاضا جائے ہوس گل شو تو خار کا کھٹکا جائے آئندہ دیکھ کہ جو عکس سے شرم جائے اوس کے پہلو سے ایتھہ اجائی بیٹھا جائے یہ وہ جادو نہیں جادوسی جو بیٹھا جائے دیکھیں ان دونوں میں کون کون ٹھہرایا جائے کیا عجب نقش قدم ساتھ ٹھٹھایا جائے یہ تقدیر ہی گراں جانی کہ سستا جائے عکس آئندہ سی خلوت میں جو گہرا جائے اوڑکی خود مثل بوتر مرانا جائے بیٹھ جانا نقش قدم بن کے جو بیٹھا جائے شرم فرج جانی گزشتہ سی نہ شرم جائے
--	--

نور شمع آنکسین شعلہ مری غولہ نسی موعن نطق	منہ سے بچے سفامان کو سہرا جائے
---	--------------------------------

کہ شمع شب سبب دل کی مہر ہے
 گیسو تراشانی کی کشاکش میں ہنسی ہے

کجی میں شمع کی ایک شمع ہوئی جانی
 حشمت جانی اگر دل سے تمنا جائے
 سادگی ہو کہ ہمیں اوس سے شرم دیدار
 بدگمانی ہے بلا رشاد و آفت ہے
 نگہ ناز کا مار نہ بجا پر نہ بجا
 بیٹھے ہیں طالب یہ ابر پر ہے پردہ
 یہی رفتار ہے تیری تو رنگ بسمل
 جنس دل کا کوئی معشوق خرید نہ ہو
 وس کہ گریہ جلا بول ہیں جو ہر مرت
 یہ پروا کر میں شوق کی مضمون خطا
 راہ کیا کو چہ تجوہ ہے اسی نقش راہ
 بی تکلف تو ہو اسی وہ مگر خوف یہ ہے

کجی میں شمع کی ایک شمع ہوئی جانی
 حشمت جانی اگر دل سے تمنا جائے
 سادگی ہو کہ ہمیں اوس سے شرم دیدار
 بدگمانی ہے بلا رشاد و آفت ہے
 نگہ ناز کا مار نہ بجا پر نہ بجا
 بیٹھے ہیں طالب یہ ابر پر ہے پردہ
 یہی رفتار ہے تیری تو رنگ بسمل
 جنس دل کا کوئی معشوق خرید نہ ہو
 وس کہ گریہ جلا بول ہیں جو ہر مرت
 یہ پروا کر میں شوق کی مضمون خطا
 راہ کیا کو چہ تجوہ ہے اسی نقش راہ
 بی تکلف تو ہو اسی وہ مگر خوف یہ ہے

پہر تیرا تمنای شہ شیر جفا ہے
 ملنے سی ہوئی بین کف افسوس سرخ
 ای مہر منور ترے جلوئی کی ہوا میں
 مست اوئی پیری بن پری تب ہمارے
 اوس گل کی ہی بو عطر گریبان قصوہ
 سو چاک کئی جبکہ مری لے گوارا
 بیباک کئی محبوب میں بغاوتہ بخشین
 یہ دل وہ ہی ہلتا تھا قلب کی تریس
 کر قتل مجھے جو غلت اندیشہ دیت کا
 مان مانگے بوسہ وہ اگر بوسہ دین گے

ہر زخم کس مثل گل آغوش کا ہے
 بیدار دلجمتا ہی کہ یہ رنگ حسا ہے
 مجوہ رہے رہا ہوں بال کشا ہی
 پہلی تو حیا شہر تھی اب شرم حیا ہے
 مانند نسیم اپنا لہر ہا لہ ہے
 تبت لک سی شانی کی طرح رہا ہا ہے
 آخر ہی تہہ ہے سہا ادا ہے
 مردہ سا جو اب نصف سی پہلو میں رہا
 میں نکاس اگر کوئی ای یہ بھی کہ گیا ہی
 تو نعت میں تمام کا موجود نہرا ہے

جب کہ اپنی ہی نطق وہی شکل ہے حاضر
 اب سیر اولیٰ تیرے مقلد رہا ہے

ہنگام خرام ایک شہر بن یہاں ہے
 وہ آکھیں کہانی میں منہ دیکھ بانو
 سمجھی نہیں جانی کہیں جو رستم پر
 جیتے تو یقیناً نہ ملی شک ہے مرے پر
 کیا جان نکال لی تڑپتی ہے ہر جا
 کیا بات تمہاری لب شیریں کی جان
 اوس بزم میں عشرت ہی غم ساز طرب کا

شکر ہے وہیں نقش کف پا کا ہر ہے
 میں مجھ کو ہر بار وہ سرگرم جفا ہے
 آخر کہیں اصرار میں نہیں خدا ہے
 زائد وہ تری نور کوں طرفہ بلا ہے
 قاتل تری نور بھلا انداز قضا ہے
 و رواو سکا جو دل میں ہے تو اوس میں بھی
 نامی فی نالہ بھی مان غمہ کشا ہے

کتاب الفیہ فی التفسیر
تفسیر القرآن مجید
جلد اول
مکتبہ دار الفکر
لکھنؤ

<p>شہید نازک بزمین کے ہر طرف سے تہ اساتھ تمونکا دکھا دل تو سخت بالونی سورج اور آواز کا وقت شانہ کشی وہ تانے بیٹا پہنچے نہ معلوم اور ہمارے غمیشہ حقوق دل دہت آیا شہیدان ہی پر یاد آئے جو صاحب گستا</p>	<p>چلو ماروں میں میں اس میں راہ سہاں ہو غریب آپ ہی لہ میں جو کماں کی چو خدا کی واسطے پیاری کو تپا سے سے میں تو دی میں ہوں کہ گھر کی خدا کی پائے نجاؤنگاں بلای ہو میری کنا یہ ہے میں جڑا ہوا</p>
---	---

اگر یہی تاج کرین عاشقو کسی کیسے بھونکے
یہ رو سیہ میں جیتوں کی سر جڑا ہوا ہے

<p>دشمن رخ رنگ نہایت چوکی کی چوکی یہ اہلان ذہن ہاتھی میں سے ضعیفیت دشمن نا تو ان معنہ ناز میں سے ہیں پہنچے ہو اسے نہ فرس سستی کی عکس سے یوں بیٹا پڑی ہی ہو گھر گھر جو آسپا رکھتا نہیں ہوں کیا دل پر درد وینہ لیر چوٹی کو تپ کر کے نکالی گی اوسکی اہل فوج خزان کی اور نہ آنے والے ہے صحن چین کو ہنر نگین کار شک ہے</p>	<p>تو انی لہ لہ بھی لہ لہ بھی لہ لہ بھی دشمن کی چوٹ سے نہندہ قتل کے چوٹ پتھر کے قرب پہنچے لے لے لے لے لے فرشید بری تیج مل کی چوٹ ہے سینے پر اوسکے میری توکل کی چوٹ جھجھک میں کیوں گل دبلیں کے چوٹ سنبھل پران کی بار کی کاکل چوٹ ہے مرت سی سناہ گل کی بھل کی چوٹ جاروب کش پر آپ کی سنبھل کی چوٹ</p>
---	--

ای نطق تو یگانہ ہی بزم سخن میں تاج
اب شاعر و نین تیری حرف کل کی چوٹ

۱۶۱
شان سے یہ سادوں ایک
یہی ہوا کی ہے شہن اشیا
آن چو چو ایک نہ میرا زج
تو حق کا ہے غایت اشیا
یہ ہوا کی ہے ایک سہو زج
تو حق کا ہے ایک سہو زج
تو حق کا ہے ایک سہو زج
تو حق کا ہے ایک سہو زج

دشمن کی چوٹ سے نہندہ قتل کے چوٹ
پتھر کے قرب پہنچے لے لے لے لے لے
فرشید بری تیج مل کی چوٹ ہے
سینے پر اوسکے میری توکل کی چوٹ
جھجھک میں کیوں گل دبلیں کے چوٹ
سنبھل پران کی بار کی کاکل چوٹ ہے
مرت سی سناہ گل کی بھل کی چوٹ
جاروب کش پر آپ کی سنبھل کی چوٹ

جنگ جہاد کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

میر تلوار مبارک ہوں گراں جانوں کو فوج تکبر سے زائد تو شہر وصل نہ کر ننگ دنا موسیٰ بوسے کی عبت کو کھینچے دل بیتابا تسکین بڑی بات نہیں حسن کا اور کسی سے نہیں پرکنا شرط	ہوں بیک درج محی تیر نظر کافی ہے بس چری بہیرے کو مرغ سحر کافی ہے ای فلک سیلے دیدہ تر کافی ہے اسکے ایک عنایت کی نظر کافی ہے اسکے کی لیے بس دینی نظر کافی ہے
---	---

رفع رسوائی الفت کے لیے زہر نہ کھا
نطق اس شہر سے کچھ فردون نظر کافی ہو

اندھیرا چوہی تو متم کیوں ادا سے اچھے رہیں حضور ہے بندہ برا سے امید مہر لون ہی تھی وہ خفا سے عادت تو ہوا نہیں کہ ہمیں ہی امید ہو رشتہ عدو کی ایک قسم تو دیکھتے ہسم رکھ لی خدائی شرم محبت نہا دی بگڑے تو ہو جو رشتہ آئی تو میں کون بوسی کی آرزوی لب لباب شقیق کو کتے ہیں ہم سہی غیر کے حق میں قبول ہو وہ جو راگ رنگ میں ہے ہین بات دن گو تھا تو ات غیر مگر کیوں ستائیں آپ نخت سیاسی بار جوادیں گن میں ہو	جو رد گراںای و غدر جفا سہی آپسی نہاہ دیکھتے میں ہو فاسی اچھا یہ عرض حال ہماری لگا سہی خوش میں ہم اے قریب بچی ہی فاسی اسکے سوا نہ کون سی تیرے جفا سے بیدا و جہلی نازا و نہائی جفا سہی سنت ہنشین تمہارے ہی آشنا سے وہ پامی ناز زمین جو نہیں نقش پا سے یہ کو سننا نہیں بہت اچھا دعا سے اس غل کو کیا کرے کوئی نہا سے کیا بچی گانا کہ ہمیں نے کیا سے گو رشتہ غیر نہیں سکتے سہا سے
---	---

جنگ جہاد کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

اوٹھ لکھی ہو

<p>ہم اپنی بات سے بھی کچھ بڑھ سکتی ہیں ہے حکم ایک بوسہ تو ہے شہید ہے کیا کیوں میرے ہاتھ آئین کی طالع بین</p>	<p>دست جنما جنم رکھنا تو کیا حسن ہے دو گالیان جرم سو یہ سزا ہے اسی عہد ام کی گیسوئی خوش چہرہ</p>
--	--

کنا کہا تھا نطق سے جانا نہ اچان
ہن بان تو ہم سے کر گیا لیکن گناہی

بیدار اور فرین ہو یوں نہیں تیرے واسطے
جس کے کہت ہی لب نازک کو بارہے
وہ کہتا ہے کہ گور کہ کے بخت پر
پیر کہ کہ تو روز قیامت خدا سو ہم
نہ کہتے دعا مانے مستجاب
تیرے میں بیٹھے کہ سوا کروں تجھے
جلوسے تری لطیف عالم کشف ہے
وہ کہتے تجھے خسر ابرو کو دیکھتے
جب جان چاچکے ہے تباہیابی میاں

الفن تو ہے اب رہنویا چاہتا ہوں
بدنام ہووے پروہ شکر ہے واسطے

<p>ایدل یہ غم فزی کی نہیں تیکر واسطے ایدل تولدا کہہ کر کہے اوئے جواب میں سو سو مزے رقیب اوڑا فی ہنس اتدن</p>	<p>ہیں میوہ ہائی خلد برن تیرے واسطے بس سوچ لی ہی ایک تین تیکر واسطے ہیں تلخ کام ایک عین تیری واسطے</p>
--	--

[illegible]

مردی سلام کے ایک لڑکے کو کہہ کر چلا گیا
 آواز میں سچائی اور اقبال کی زبان
 دلت سے ہم سب کو سنا دینا
 مٹی کی کھلی میں بڑی بڑی
 ان پر بڑی بڑی
 اور ادنیٰ کی
 جھجکا بادی کی
 جھجکا بادی کی

ایک دفعہ ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا جس کا چہرہ
 جیسے ایک چاند تھا اور اس کی آنکھیں جیسے دو
 ستارے تھیں۔ وہ شخص نے کہا کہ میں نے
 ایک عجیب سی عورت دیکھی ہے جس کا
 چہرہ جیسے ایک چاند تھا اور اس کی
 آنکھیں جیسے دو ستارے تھیں۔

ایسی جسم روح ساتھ تراکیے دے سکے
 غمخیزی کی سہ رقیب بھی غمخیزی یا
 بازار امتحان جو کیلے غامو دیگی جان
 لطف خرام سے تو مشق خسرام کو
 ایدل بچہ وہ نشہ می میں بہک گئی
 کیا شکوہ دوستوں کا گلہ و تمنوں کا کیا
 لب غنچہ بند رکھ کہ دہن گوی نہیں

چرخ اوسکے واسطے سے زمین خروار کو
 کیوں چٹیر سے کیا میں نہیں سہ واسطے
 توڑا سالدین گم بھی یقین تیری واسطے
 درکار ہو گا عرش برین تیرے واسطے
 ورنہ غنائین تو نہ تین تیرے واسطے
 دل پہ جب فانی تین تیرے واسطے
 ویسا ہم ملکیں تیرے واسطے

تو اور وہ تو دونوں میں رسوا ہو گئی خوش
 چلتے ہیں نطق ایک میں تیرے واسطے

وہ مست اور برق اور ہوائی ہوئی آج
 ایسے بھی وہ کیا ہیں جو انہیں حرم نہ آجانی
 معلوم ہے کہ جاؤں تو وہ چہرے کے لوہین
 ظاہر دل کہ حوصلہ کردی خوشے کو
 ناتوانی سہائی کا تو احوال ہے ظاہر
 اور نہیں مجھ سے بیوجہ عداوت
 سچ سی کہ وہ بدخوب ہے برای حضرت ناصح
 افشا کرے کوئی مری دزدی فل کو
 ناکام کیا وقت قلع جسمین اثر ہو
 فحل میں بہت شمع سی گرمی نہیں جھی

کاٹو نے جو سنتے ہیں آگ کو فانی کیا جا
 برج سے بھی کہہ جوش قلع میں کیا جا
 برج سے بھی تو مشکل ہے ذرا دیر کا جا
 ایسا نو دشام کا بھی مفت نہ جا
 خود من کی شوخی ہی مگر پردہ اور سا جا
 لیہن و مرا خون تک لہنی جو پیا جا
 بتائی کیا کیجے جسے ہی کو ساجا جا
 یہ اور مصیبت سی جو وہ نہ کہہ کر جا جا
 مان جان کی مجبور مگر حرم نہیں آ جا
 اتنا بھی چہرہ تو کہ پیسے میں نہ جا جا

۱۶۵

ایک دفعہ ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا جس کا
 چہرہ جیسے ایک چاند تھا اور اس کی آنکھیں
 جیسے دو ستارے تھیں۔ وہ شخص نے کہا کہ
 میں نے ایک عجیب سی عورت دیکھی ہے جس کا
 چہرہ جیسے ایک چاند تھا اور اس کی آنکھیں
 جیسے دو ستارے تھیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا جس کا
 چہرہ جیسے ایک چاند تھا اور اس کی آنکھیں
 جیسے دو ستارے تھیں۔ وہ شخص نے کہا کہ
 میں نے ایک عجیب سی عورت دیکھی ہے جس کا
 چہرہ جیسے ایک چاند تھا اور اس کی آنکھیں
 جیسے دو ستارے تھیں۔

[illegible]

یہ بھی ہے کوئی بات جو آئی وہ خفا جاو
کیا وہم ہے یعنی وہ سرکش ہی جائے
اجہا ہی جو کہ ضعف کی ماری نکلا جائے
نقصہ اگر آجائی تو سب سرم و حیا جائی
کیون جاؤں میں جبہ تصور میں نہا جائی

شعونی سہی ہر ایک سے چہرہ بری ہو
ابوایمنانی ہین مار ہی ڈالا
خجوت کا وہ عالم ہی می کون ہو گا
آتی ہی نہیں ل میں کہ اب چہرہ کڑاؤ کو
گو کہے یہ آتا تہا نہ آفنگ لکھیں

تانا صحنہ کی کہ تو تعلق کر رہے دی نصیحت
جانا تھا جو دل کو سو گنا جان نکلیا جامی

ننگہ و ہ تیغ کہ جودل میں صاف اتر جاوے
خروشیشہ چمکتا ہی جبکہ بہر جائے
خدا کرے کہ مری آہ سے اتر جائے
خوشا و زخم کہ جودل ہی تاجگر جائے
کہ لوٹ آئی شکیان اگر نظر جائے
بہری تو در دسی یارب کیا اور چائے
یہی جو بخت کا سونا ہی کاش مری جائے

شرہ و نیرہ جو جنبش میں کام کر جائے
دلیل گریہ ہوا درد دل کی شدت پر
اسی قلق میں کہ جسم بوجھ اس کو کیوں
بس ایک رو میں نہ تو تنکو مبتلا کر دے
وہ پاس غیر کیوں ہے جہاں بیٹی ہیں
خدا کرے نہ بہری زخم دل کا مہم سے
رہی کشمکش آرزو می بیدارے

عُضْبِ خُدا کا کُری نطقِ یار سے دُعا
کسبِ غمہ مٹنی لکھو وہ مگر جابائے

لچکی کو بھی یمن کے مرجان کے لئے
و خستہ یمن اور اکی پرستان گئے
سو بار منہ کی پاس قضا کا ن لی گئے

کیا زلف ہی اللہ کے دل پہ چانک گئی
جبکہ صبح ہی کا کچھ نہ پتا ہندوین چلا
تو تونی مرعش کی نہ سنی اسی شمع

۱۴۶

موت چو نیکے جوار کے موتی
نور دان صبح میں طلعت کا لطف
چراغ کی بجائے معانی دامن ہوئی ہے

جہان بویں جو

گو عالم سون گل غلام جوان ہوئی ہے
کرو واسطے ساقی کی کھڑکی
بیکر و وفا پینے رات
صحن بھی چربی سے جان

[illegible]

کافر تھے وہ نگاہ کر ایمان لے گئے
کیچہ ناز غفرے لے گئی تکیہ آہن لے گئے
فیصل مارا اور بھی مہمان لے گئے
بہر خند جو خلد میں مہمان لے گئے
جان نیکے اکبات کا ارمان لے گئے

--	--

ہو بھی تو دل وہ ہی کہ نئے انہو کے
مطلب یہ ہے کہ شیفٹہ کوئی نہو کے
کیا ہو جو رفتہ رفتہ ستم بھی نہو کے
میرا یہ دل دماغ کہ اُن کے نہو کے
نازک وہ اس قدر ہیں کہ وہ بھی نہو کے
لیکن یہ اوس گھر ہی کہ تونہو کے
بہنے پیا کہ اور سے کلی نہو کے
بے سوز تو پسی سے لی لی نہو کے

[illegible]

جان کے دُور سی ہمنند میں ہمنند زکریا
قالب حسن تقیہ کم میں ڈھلکر نکلے

۱۴۷

[illegible]

خدا را
 بهتو بخیر بگویم
 حال ما خوب است
 اسب بخون آدمی
 کشتن کوه جیب
 جان برون
 علم زیاد
 بی خبر

فداری

نطق ہم ختم ہوئی وہ نہ مگر ختم ہوئی
ناز او س شوق کی انداز سے باہر نکلا

وہ شوق کی طرز کا جیسا ز دکھائے لے آئے جواب خطا شوق سے کہو تر کیا رنگ حسینو کا مجھے آپ کا آگے پتھر کے تو مورت سے تسلی نہیں ہوتی غیسے سے تو زندہ ہوا آنکھ کا مارا جگمگ چای تو شاخ گل تر بودہ چین امید رانی تو اوڑی کج نفس نہیں چو رنگ کری گشتی عشق بین چافر غیسے کی مانی کی مری مرد جلائے اے فاختہ سرو او کے برابر ہی کمانی منہ کہول کی اوس مہنی کیا بندہ دم او کا سنتی ہی ہزاروں کی نکل جائیں گراہیں	معتشو قو کو عشاق کا انداز دکھائی قسمت کا بنا کہیں گره باز دکھائی تصویر ہو تو خاک کے کا انداز دکھائی تجنا نہ بت خسانہ بر انداز دکھائی اب بات سے لب پکا اچھا ز دکھائی شکر جو چلے سر کا انداز دکھائی اطار جیسا تیری پرواز دکھائی تلوار کے جو برنگہ ناز دکھائے حسد لب جان بخش فی اچھا دکھائی رفقار نہ گفتار نہ انداز دکھائے کیا منہ سو تفرقہ انداز دکھائے خالق نہ مزاج آپ کا ناساز دکھائے
--	--

ای نطق مرا سا کہیں معشوق طحدار
دیکھا ہو جو کوئی تو نظر باز دکھائے

رات آوی گئی آئے نہیں آئے والے کیون تر پل میں ہی دیوہ میں نی والے ستم جو روہ جو کہ نیرین تھوڑا ہے	سورجے کیا مری قسمت کے جگانی والے پیشواہی کے لیے بنوشن میں جان والے غیرے عمار صاحب میں تنگنا والے
--	--

۱۶۹

نہ مگر ختم ہوئی وہ نہ مگر ختم ہوئی
ناز او س شوق کی انداز سے باہر نکلا
معتشو قو کو عشاق کا انداز دکھائی
قسمت کا بنا کہیں گره باز دکھائی
تصویر ہو تو خاک کے کا انداز دکھائی
تجنا نہ بت خسانہ بر انداز دکھائی
اب بات سے لب پکا اچھا ز دکھائی
شکر جو چلے سر کا انداز دکھائی
اطار جیسا تیری پرواز دکھائی
تلوار کے جو برنگہ ناز دکھائے
حسد لب جان بخش فی اچھا دکھائی
رفقار نہ گفتار نہ انداز دکھائے
کیا منہ سو تفرقہ انداز دکھائے
خالق نہ مزاج آپ کا ناساز دکھائے
ای نطق مرا سا کہیں معشوق طحدار
دیکھا ہو جو کوئی تو نظر باز دکھائے
رات آوی گئی آئے نہیں آئے والے
کیون تر پل میں ہی دیوہ میں نی والے
ستم جو روہ جو کہ نیرین تھوڑا ہے
سورجے کیا مری قسمت کے جگانی والے
پیشواہی کے لیے بنوشن میں جان والے
غیرے عمار صاحب میں تنگنا والے

کون یہ گبر و مسلمان میں اوٹھائی والے
 کچھ تواری دولت خوبی کی لٹائی والی
 ایسے کامیکو کمین ہوگی پلانے والے
 کیرین پہلو سی نہ زانو کی ڈبانے والے
 ڈسیر دربر ہووے ہو کے لگانے والے
 میری طالع میں خود اوٹھا پڑائی والے
 کون ڈر تباہی اگر تم جو ستانے والے
 میرے تیر نظر آئے جو جگانے والے

کون یہ گبر و مسلمان میں اوٹھائی والے
 کچھ تواری دولت خوبی کی لٹائی والی
 ایسے کامیکو کمین ہوگی پلانے والے
 کیرین پہلو سی نہ زانو کی ڈبانے والے
 ڈسیر دربر ہووے ہو کے لگانے والے
 میری طالع میں خود اوٹھا پڑائی والے
 کون ڈر تباہی اگر تم جو ستانے والے
 میرے تیر نظر آئے جو جگانے والے

کو چہ یار میں ہم سب سی الٹ ہو ہیں
 نسیمی بوسہ کوئی نیم گنہیم ادا ہے
 چمک گئی ہم گرم سانی دریا دل ہے
 دور بیٹھا ہوں مہون کیوں میں ایچوڑ
 آتش شوق میں سوختہ جان جل رہی ہے
 نہ عدد اوٹھو ستمنا میں ریت کو پڑا میں
 اسن اکت پرچی ہوگی ترم ہی کیا خوب
 دردمیر شام سی سی ہے بنایا شب فصل

میں سے منہ میرا تو بگڑا ہی پرانیوں میں نطق
 اربانہ کی کمین درامنہ کی جوتانے والے

بدنام نفٹ سارے زمانے میں کر گئے
 آہ اس قدر رسا کہ فلک سے گزر گئے
 دم بہر نہ ٹھہری غمہ شہر وصل کر گئے
 چٹنے کو تارے رات میں فوٹا باین خیال
 کھیلنا شکار دل نگہ عجباب نے
 تیج جھائی رے سسکا کرے رقیب
 جمیعت حواس کا شیرازہ کھس گیا
 نکلے صبا سی ہی وہ ہوا کمانے پیشتر
 دل کو جو وحدرات کو تہا ذوق درودی

کون یہ گبر و مسلمان میں اوٹھائی والے
 کچھ تواری دولت خوبی کی لٹائی والی
 ایسے کامیکو کمین ہوگی پلانے والے
 کیرین پہلو سی نہ زانو کی ڈبانے والے
 ڈسیر دربر ہووے ہو کے لگانے والے
 میری طالع میں خود اوٹھا پڑائی والے
 کون ڈر تباہی اگر تم جو ستانے والے
 میرے تیر نظر آئے جو جگانے والے

کون یہ گبر و مسلمان میں اوٹھائی والے
 کچھ تواری دولت خوبی کی لٹائی والی
 ایسے کامیکو کمین ہوگی پلانے والے
 کیرین پہلو سی نہ زانو کی ڈبانے والے
 ڈسیر دربر ہووے ہو کے لگانے والے
 میری طالع میں خود اوٹھا پڑائی والے
 کون ڈر تباہی اگر تم جو ستانے والے
 میرے تیر نظر آئے جو جگانے والے

مفتی محمد رفیع الدین

164

محمد بن اسماعیل بن عیسیٰ بن جابر بن ابی
 جابر بن ابی جابر بن ابی جابر بن ابی
 وقتہ روئے کے خیال نظر بن جابر بن
 مرگیا محمد بن اسماعیل بن عیسیٰ بن جابر
 تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی
 یہ اگر قبہ ہوا بادل نہیں آتا سامنے
 عرصہ دوسرے یہ کیا تھوڑی تھوڑی
 کون بدلتا ہوا ہوتا ہی نہ بجلی کیا ہے
 مے کشوندین بانی کی عیوض می پر ہے
 اوکی ہیلی ہوی بالون کی تھوڑی تھوڑی
 موج می جام سے پہنچی ہے لبیکش تک
 فصل کی جوت سبھی لغزش مستانہ
 روکی یا نہیں کہ انجیرین سکا کیا ذکر
 فوج اندہ ہوا یاد داری فوج کی ہے
 تیرے فرقت زد و گو گور کے اندہ ساری

دم چرائی ہوئی پیرے ہی ہوا ساون کے
 اس طرح اوتھتی ہی فرقت میں گھٹا
 ہمو گھٹا گھٹا دکانا ہے فضا ساون کی
 کہول کر مال بہت روئی گھٹا ساون کی
 گھٹ کی پتلی کی برابر ہو گھٹا ساون کی
 رعد مچھوڑا و گھٹا پتیا ہی صلا ساون کے
 رڈ گھٹا دم کے طرح گھٹا ہوا ساون کی
 پردہ کس شوخ کا یار ہے گھٹا ساون کی
 بنون جو پتلی کی بخارات گھٹا ساون کے
 لاؤں جو پتلی ہی سپار و گھٹا ساون کی
 لے اوڑنی بادہ گلگون کو ہو ساون کی
 لڑا کھرائی نہیں بیوجہ ہوا ساون کی
 ہمنشین اب محو یاد دلا ساون کے
 ہجر پتلی سکی ہوا گھٹا پتلی ساون کے
 چاندنی نگر ہی ہوئی ماہ لقا ساون کے

سبزہ فی رویتا ہر شہزادہ ہی جی سی جو او داس

نظارت کن بحریں خوش آئی قضا ساون کے

از خود رفتگی محکوم ساجد

۱۵۰ ہیکٹر مٹی باہر سے کٹا گئے

جس میں ہر شخص غلامی جھاگہ دیکھتا ہے

صنوبر تریاتی سے تیار کیے

دعوتِ اسلامی

یہودیوں کے لئے یہودیوں کے لئے

[illegible]

۱۷۴

وہ لاشے پر آئے خجل میں ہوا
کفن سرخ شایا نہ جوڑا بسنا
دفا کر جسے جنا ہو چکے
فلک گوشت فتنہ پر دار تھے
نہ لائی مری گرم خوشی کی تاب
شب غم میں سو گئے تاتر سے
گلگوئی میں ہو جو سستی ہو دوپہ
تراطل دیوار ممدود ہو
مکر ترسے رخ کے بوسے لے
نہ خط سی ہی منہ دکھائی شکل
نہ یکہ بے چرخ فنی کے چلے
نہ جوئی جو سوئی تری بہا تین
سرخ عدم رنگان کیا ہوا
ہمد غیبت سہا زنا کا سوگر مر

ابھی نطق تو مرنے واسے نہ تھی	
مگر لوگ کہتے ہیں کہ کہا گئے	
خفا کر چلو بس فنا ہو چکے	اب ایسا نہ ہو گا خطا ہو چکی
نہیں ہو چکی اب تو کیا ہو چکے	شرع وصل ہے ولربا ہو چکے
زمین آسمان ایک دل فی کیا	ترتیبی نہیں ہی انتہا ہو چکے

چاروں طرف سے اس کے گرد
 ہوا کی لہریں تھیں جیسے
 کہ ایک بڑی سیڑھی کے
 پائلوں کی طرح۔

موت و حیات جو پورا کائنات میں ہر لمحہ جاری ہے۔ انسان کی زندگی بھی اس بڑے کائنات کا ایک چمکدار ستارہ ہے۔ اس ستارے کی روشنی دوسروں کو گرم رکھتی ہے اور ان کو زندگی بخشتی ہے۔

یہ آزار دل جانے والا تھا عدو سے بھی آخر بگڑا ہی گئے جو دل اوس سے پر ہیز کرتا نہیں بند ہی اوس کی پوٹی سی قدی ہوا مہ چارہ چارہ دین ہوئے پتنگا سی جو ایک سے جان زار مری نالی سن سنی ہوا وہ بت تمہیں مری جان کچھ ہو تو ہو کرین کیا بہرہ سنا تک آہ پر	ہمیں ہو چکے بس دوا ہو چکے نہ گئے تھی تھی وفا ہو چکے تو مجھے ہی سکے دوا ہو چکے صنوبر کے نشوونما ہو چکے ترقی کے بہا نہ تھا ہو چکے وہ اوس شمع ویر فدا ہو چکے شکایت مرے تا خدا ہو چکے میں سے میرے دوا ہو چکے وہ کجخت ہی نار سا ہو چکے
--	---

ادبہار رنگا می نطق جو سن شباب
دلچسپ دینے شرم و حیا ہو چکے

لو موت شب بھر آنے پر اڑی ہے ٹکٹا نہیں میدان سی گود ہو پ گری ہے ای وح نکل کر گسستا نہ کے غم میں پر دین ہی ہے حسن تماشا طلب سکا بوسوں کی ہری جاتی ہی اوس شوخ کی پر وہ جواوٹھایا تو تگا ہو گلا سی حکمت بجلی کی طرح غم ہی رہنے نہ ظالم رونی میں ہیں جنت جگر و دل کی ہارین	مجھ کو تہا یہ دھوکا کس مانی ہی گری ہے انسان ہی کہ دیوانہ تراد ہو پ گری ہے جام مے کو ترے وہ حور گری ہے دیوار میں دن کی جگہ آگ بھڑکی ہے یہ نزدکا اڑنا نہیں قسمت کی اڑی ہے رخسار پر اوس شوخ کی کیا بیڑی ہے سہا و نکی نہ جہا لی میں نہا دن کی جگر ہے جو تہا ہی شکو کا وہ ہو نو کی چڑی ہے
--	---

دن کی ساری زندگی کی طرح غم ہی رہنے نہ ظالم
رونی میں ہیں جنت جگر و دل کی ہارین
دن کی ساری زندگی کی طرح غم ہی رہنے نہ ظالم
رونی میں ہیں جنت جگر و دل کی ہارین

یہ میری سید خانی کے ہی چاندنی ٹوہ
 میں نے جو کہا لوگ بزرگ اس کا بوسہ
 رات آجے کافی سی کہاں ہونے کو
 جڑنی تھی تھی کی جگہ آگے سارے
 گہرے کہ وہ اونٹنہ جا میں ای جوش تننا
 کیون فوج کی فوج آگے بسلا ٹوٹ پڑی

جو صحن میں لٹی ہوئی کلمی ہی پڑی ہے
 کہنی لگی کیا بات ہو مان لوٹ پڑی ہے
 پاؤں کا لکھو باٹ نہ سسی کی دھڑی ہے
 یہ تیری لکھو کسی سادی ہے جڑی ہے
 کیون فوج کی فوج آگے بسلا ٹوٹ پڑی

یہ میری سید خانی کے ہی چاندنی ٹوہ
 میں نے جو کہا لوگ بزرگ اس کا بوسہ
 رات آجے کافی سی کہاں ہونے کو
 جڑنی تھی تھی کی جگہ آگے سارے
 گہرے کہ وہ اونٹنہ جا میں ای جوش تننا
 کیون فوج کی فوج آگے بسلا ٹوٹ پڑی

یہ میری سید خانی کے ہی چاندنی ٹوہ
 میں نے جو کہا لوگ بزرگ اس کا بوسہ
 رات آجے کافی سی کہاں ہونے کو
 جڑنی تھی تھی کی جگہ آگے سارے
 گہرے کہ وہ اونٹنہ جا میں ای جوش تننا
 کیون فوج کی فوج آگے بسلا ٹوٹ پڑی

یہ میری سید خانی کے ہی چاندنی ٹوہ
 میں نے جو کہا لوگ بزرگ اس کا بوسہ
 رات آجے کافی سی کہاں ہونے کو
 جڑنی تھی تھی کی جگہ آگے سارے
 گہرے کہ وہ اونٹنہ جا میں ای جوش تننا
 کیون فوج کی فوج آگے بسلا ٹوٹ پڑی

کہ وہ بوسہ ہی چاندنی فرقت کی کوڑی
 آئی تو ہی حیران ہی پر موت کڑی ہے
 کیا میرے خبر میں سکا و نہیں ہی پڑی ہے
 آہو کی فقط دیکھنی میں آنکھ نہ پڑی ہے
 چوٹی ہی ہی منہ کی منہ بات پڑی ہے
 ای خضر ہے کہ تری لکھ پڑی ہے
 ای موج غلٹ بیچ میں تو بہا نہ پڑی ہے
 اوس حیرت کو بیچ میں کرا لاس گڑی ہے
 کیسی کے سادی خدائی میں پڑی ہے

تسے محی جڑہ آئی بدن رجو پڑی ہے
 لاخو ہونیں ایسا کہ دکائی نہیں پڑی ہے
 بیتاب ہیں وہ ہی کہ بیتابی دل سے
 شوخی نہ شرارت نہ کر نہ اشارت سے
 ممکن نہیں تعریف کسی اہل سخن سے
 آغاز شب غم کی حقیقت تو بیان کر
 دم بہرین ثبت لیتی جا رہا ہوا ہے
 ای روح یہاں جسم سے ہی باہر پڑی ہے
 سننا نہیں کوئی شب غم کس کو بکا رہا ہے

طوفان طبعیت ہی فانی میں تری نطق
 ہر غم غزل جاگی سمندر سے لڑی ہے

طوفان طبعیت ہی فانی میں تری نطق
 ہر غم غزل جاگی سمندر سے لڑی ہے

جس کی شام کو وہ آہنہ لے کر دیئے
 پیر گلشن رخ گلزار کی گھر بیٹے

جس کی شام کو وہ آہنہ لے کر دیئے
 پیر گلشن رخ گلزار کی گھر بیٹے

فردوس ننگ
 حفظہ علامہ سید محمد رفیع
 جلالی لکھنؤ
 ۱۶۶

یہ میری سید خانی کے ہی چاندنی ٹوہ
 میں نے جو کہا لوگ بزرگ اس کا بوسہ
 رات آجے کافی سی کہاں ہونے کو
 جڑنی تھی تھی کی جگہ آگے سارے
 گہرے کہ وہ اونٹنہ جا میں ای جوش تننا
 کیون فوج کی فوج آگے بسلا ٹوٹ پڑی

جس کی شام کو وہ آہنہ لے کر دیئے
 پیر گلشن رخ گلزار کی گھر بیٹے

[illegible]

[illegible]

بہارِ حیات کی ہر شاخ پر چڑھ کر
 ہر شاخ پر چڑھ کر چڑھ کر چڑھ کر
 ہر شاخ پر چڑھ کر چڑھ کر چڑھ کر
 ہر شاخ پر چڑھ کر چڑھ کر چڑھ کر

ایک تو جو ٹاؤ وعدہ کرتے ہو کیوں نہ ہوں آپ کیوں نہ ہوں بند مٹھی ہے غنچہ نگل کے قمریاں لین تعلیوں کی ہزار ہر کنائے میں ایک اشارہ جدا وقت فرصت کبھی سناؤ لگا	دوسری ناتہ میرے سر ہے یہ گلی ہے کہ آپ کا گھر ہے ہر کسی کو محبت زر ہے کب صنوبر ترے برابر ہے ہر ادا میں ادای دیگر ہے شوق کا میرے ایک قمر ہے
--	--

میرے آہ و فغان کی آگے نطق
 کان کے بات شور محشر ہے

ادھر ہم آئی او دہر آپ کو طالع ہوئے ہوا یہ طول شب غم سفید بال ہوئے خدای خضر کے عرسِ دھم کے دراز کچھ انتہا ہے شب بھر کے نہیں معلوم کہان ہے افسہ لگاؤ کی سی حضورِ نگاہ متاری تیغ نے رخ سے لڑائی سکھ جال گیا کہ گلی میں ہینک سکین عاشق غرور و نخوت الگ ہے جفا جی جو لالک تمہارے رقص نے بسمل کارِ رقص کھلایا مریض خال تہی ماری قضا کی گولی کے لطفِ قین یہ بدینِ شباب بہر دین	نہ آدمی ہوئی کوئی بُرا خیال ہوئے جو قرن ہو گئیں گہریاں تو لمبی سال ہوئے کہ وقت بد میں ہماری شر کی حال ہوئے ہوئی نہ رات تری لہنی لہنی بال ہوئے کہ ہر گئی وہ چہری جس سے ہم حلال ہوئے ہماری خون سی جو نہرِ جلال ہوئے بنے ہیں شیر یہ کتنی ترے سماں ہوئے بُرا ہوا جو یہ انسان خوش حال ہوئے اوپر تو ناتہ ادھما لوگ وہ ہر حلال ہوئے بہتے مرے اچنی تپتہ خال خال ہوئے وہ نرم نرم کف پائری گم گال ہوئے
---	--

بہارِ حیات کی ہر شاخ پر چڑھ کر
 ہر شاخ پر چڑھ کر چڑھ کر چڑھ کر
 ہر شاخ پر چڑھ کر چڑھ کر چڑھ کر
 ہر شاخ پر چڑھ کر چڑھ کر چڑھ کر

زنجیر چاہیئے مجھے موج شراب کے
ہر ذریعہ میں جہان میں شائبہ کے
اونٹنگی کے بدلے منہ میں قلم تہی شراب کے

اگر مزہ کمین یا کہ لکھنؤ و مسری غزل
ساقی ہی التجا ہی و بارہ شراب کے

چادر چٹائی خنک سہلی اور مٹاوی نقاب کے
ستھمی ٹرپے یہ دل پر اضطراب کے
رکھ دیجی کتاب حجاب کتاب کے
اسے بحر حسنات جو تڑپا ترے لئے
دیکھو ہمارے دست و رازی شوق کو
کس کی گلی سے نہی، ڈر یا مرا غبار
اے عاشقان خستہ کو درگور کیا کہیں
اوشہسوار روتے نکالا نہیں ہے، پازوں
عالم میں تیرے روی خط کا شور ہے
بوئے نہیں کاٹھی حق میں تری تیرے جو
مارا ہی بن میں گور و کفن میں نہیں نصیب
نچنگا بغیر رول کے ہیں گستاخین

اوٹ آسنے فلاکے کٹری کی حجاب
بجلی ہی ہاگی چوڑے کلسی حجاب کے
کہ کٹنی شیخ جی کرم بے حساب کے
نہ بخیر برق موج نبی اضطراب کے
وہ شوخ خیر مانگ نا ہے نقاب کے
دیکھو صبا نے کیا مری مٹی خراب کے
خودا ولی گھر ہے فاتحہ خوانی شہاب کے
تیلی نکل پڑی ہے یہ حیرت رکاب کے
ہے دھوم اس ہم صہر حجاب کے
یہ خطا نہیں ہے اوتری ہی بیت عذاب کے
تو نے تو امی قصاری مٹی خراب کے
ٹٹنی شکار کی ہی یہ ٹٹنی حجاب کے

دیکھو اوسے گلی میں اگر وہی تلاشِ نطق
رہی ہے جگہ وہی خانہ خراب کے

155

دیوانہ گردیا ہے کسی چشم مست نے
 لایا ہے ایسے واوی نفسیدہ سین جنوں
 طفلی سے ساقیا ہی مجھے ذوق مہکتے

اگر زمینیں تاک لکھنؤ دوسری غزل
 ساتی سی تھامی دوبارہ شراب کے

جادوئی نغمہ سہاوی نقاب کے
 ستمی ترے یہ دل پر اضطراب کے
 رکھ دیکھی کتاب حساب کتاب کے
 اسے بحر حسنات جو ترے پاترے لئے
 دیکھو ہمارے دست و رازی شوق کو
 کسکی گلی سے نامی، اور یا مرا غبار
 اے شرفان خستہ کو درگور کیا کہین
 او شہسوار تو نے نکالا نہیں ہے پانون
 عالم میں ترے روی خط کا شور ہے
 بوسے ہیں گاتھی حق میں تری تیرے جو
 مارا ہی بن میں گور و کفن سے نہیں نصیب
 پیچھا ہیں خانہ دل کے ہیں گاتھ میں

دیکھو سی گلی میں اگر ہی تلاشِ حق
 رہنی کی ہے جگہ وہی خانہ خراب کے

بدخوب جو حسینؑ چاہوں وہی کہی
ہاں ایک بنا جس نے پراعتبار کیا
آئے ہیں یوتھے وہ مرے حال سار کو

میں شکر و کیتا نہیں صورتِ حرام کے
مشہور ہے فرار ہے عادتِ غلام کے
جب بس چلے کہ اب نہیں طاقتِ غلام کے

اؤنکی حضور یکتا جنت نہیں ہے لفظ
میر کے زبان میں نہیں میر کے کام کے

حجاب چو گراں لبہ ہی وہ بیاہ کے
 خیال پار کا مہاسہ نہ تیرا اُن کا
 زوال حسن کے سنبھالو نہیں سنبھال
 آج کون ہے اُس کے تارن چمکوں
 یہ رنج میرین با باغزہ کدوچ ای ترک
 لنگاہ شوق سی آزار ہو طمانجے کا
 با باں ابھی نہوں نے نہ ایک ل چھوڑا
 تراب نہ دیک کے مرا تھا جہاں تیں شہ تیار
 نہ مغرب سے ہی جیے گا لنگاہ کا بار
 پکارتا ہے یہ ادس کا کرم کہ فوجا من
 غم فراق سے دور شراب میں تاقی
 بزدلوں سے لیے ایک بھی شہین سنی
 یہ عشوی غم ہے کچھ تہی جو ہم ہی کہہ تو
 یہ عذر تنگدانی ابی بہت معقول

مرے بھائی میں یہ تصویر بنی دیا کے
 ہری بھائی میں شیشی تھی اپنی پیر کے
 شیشا کے نہ وہ شونی رہے نہ چالاک کے
 وہ شیشی جس کے دولت ہو اپنی نیا کے
 شکار گاہ میں بن بن کی آہو آہ کے
 یہ تازی تیر کا لون فی کسے پیلے کے
 حیا و شرم نے پیدا کی اور چالاک کے
 ہزار سال ہاں کسکی ہی برا کے ہو
 یہ بحر بات نگوو کہ میں سمجھا کے
 نہ آج فکر کرو باز پرس فردا کے
 یہ ٹھیکیان نجی ولوار ہی میں مٹا کے
 اوتے کام نہ کھلا بغیر بھیا کے
 جاری ساوہ دلی جو ہو اونکی چالاک
 نہ بات کرنے کے کیا خوب بات پیلے کے

102

ہر اہل علم سے ہون بہن نام پسند ہے
 سزا دردن کا یہ وہ دم پسند ہے
 نال ہدی پر ہر نام ایک تک پر
 ہر اور جو زلف لختی فلک سے تم جھسا
 ہر ہر گرا بلک سے دم کور اہدو
 کہ جسم کے ہر اہل محبت ہر آدمی
 ہر اہل درد و مگر ہر شک کا مارا ہر آدمی
 ہر آدمی ہر نام کا وصفت ہر آدمی ہر نام کا
 ہر آدمی ہر نام کا ہر آدمی ہر نام کا
 اسی اہل ترک خندیش ہر آدمی ہر نام کا
 ملتی ہر لخت یار سے عمرت دراز باد
 زما و بد مذاق کا مارا ہوا ہے ہر آدمی
 ڈالون گلی ہر آدمی ہر نام کا
 رہتا نہو جو دروسی ہر نام کا
 ہر آدمی ہر نام کا ہر آدمی ہر نام کا
 او کہ ہر نام کا ہر آدمی ہر نام کا
 کہ ہر نام کا ہر آدمی ہر نام کا

جانوں میں صرف ماہ عرم پسند ہے
 گری میں ہر نام کا ہر نام کا
 کل کی ہر نام کا ہر نام کا
 یہ سب عجوب اوہین ہر نام کا
 ہر نام کا ہر نام کا ہر نام کا
 نام خدا وہ شمع تو ہر نام کا
 یہ بات اہل راز کو ہر نام کا
 بتیاں لکھی نے کو یہ دم پسند ہے
 اس نچی کا ہر نام کا ہر نام کا
 ہر نام کا ہر نام کا ہر نام کا
 جو چیز ہے ہر نام کا ہر نام کا
 اتنا کسی کا گیسوی ہر نام کا
 ہر نام کا ہر نام کا ہر نام کا
 ہر نام کا ہر نام کا ہر نام کا
 کیون آہو ہر نام کا ہر نام کا
 خالق کو جبکہ خلقت آدم پسند ہے

اسی خلق ایک عمری ہی ہر نام کا
 ہر نام کا ہر نام کا ہر نام کا

یہ چہرہ ہمارا کہلاتا ہے دلی ہوئے کو
 تو میری زبان ہے تھہری سی تنگی میرے
 اوسے جو فتنہ و آشوبہ بینیں ہی ہو
 میں جانتا ہوں تحقیقت جہاں فالو کے
 چہا میں کیسی شب غم کا سوز شمع جلا
 ہم اوسکے یاد میں دنوں جہاں ہو
 اور ہر ہی جلوہ کہ اور جانیں شک کے
 حضور خانہ دل میں کبھی کرم فرامین
 کبھی جو جاسکے گی کس اشک پوہونکا
 راتیاں نکالہ میں جب تو دل نہ تھے
 اور ہر وہ درجہ سفر کے دیکھتے ہیں مجھے
 بیوہ اپنے محو ترہہ شکل دیکھ کر ضائع

تری جو بات ہی نہ تیرے رنگ جان ہے
 تو مجھ سے میرے مانند کیوں گریز
 گلے حضور کے ہی یا کہ خستہ ستان ہے
 ہر ایک اسوہ خواب ہی پریشان ہے
 زبان زبانی کی صورت شرارت نشان ہے
 بجا ہے کہیے جو ابرو کو طاق لسیان ہے
 تو مہر اور مری نہہ شبنستان ہے
 بہت دنوں سی چسرت پرست مہمان ہے
 نہ آستین میں سی نہ دامان ہے
 دیا یہ مکرما و نہیں تجھ ہی لطف نہاں ہے
 اس لطفات نظر ہر ہے لطف نہاں ہے
 اس آنکھ کا خود آئینہ ساز حیران ہے

تیری گلی ہی حیران و رطیق اسی گلو
 ہزار شوق سے بیل صفت غول خان ہے

جلوہ گل تہا ہی تو نکا چراغان رہی
 گو نہیں پر کون ان رہے ان رہے
 کون ببتلا کے دل وریکھاں رہے
 نار و فرخ اوشی ہے آہ سوز ان رہے
 زم زم مینجی تری مرغ گلستان رہے

شکوہ تری نور سے رنگ گلستان رہے
 لے کے جان پوہوج وہ جاہ جان رہے
 شوق کی ماری وہ دونوں ہو گئی رہے
 آدمی رتی بلن سے اس ڈر تی بن ملک
 دل کہا دیتی ہیں وہ بن نادر ارباب رہے

یہ چہرہ ہمارا کہلاتا ہے دلی ہوئے کو
 تو میری زبان ہے تھہری سی تنگی میرے
 اوسے جو فتنہ و آشوبہ بینیں ہی ہو
 میں جانتا ہوں تحقیقت جہاں فالو کے
 چہا میں کیسی شب غم کا سوز شمع جلا
 ہم اوسکے یاد میں دنوں جہاں ہو
 اور ہر ہی جلوہ کہ اور جانیں شک کے
 حضور خانہ دل میں کبھی کرم فرامین
 کبھی جو جاسکے گی کس اشک پوہونکا
 راتیاں نکالہ میں جب تو دل نہ تھے
 اور ہر وہ درجہ سفر کے دیکھتے ہیں مجھے
 بیوہ اپنے محو ترہہ شکل دیکھ کر ضائع

دلی

خفت کا لطف ہے سوز گداز
 اس کے چہرے پر ہے سوز گداز
 اس کے چہرے پر ہے سوز گداز
 اس کے چہرے پر ہے سوز گداز

<p>سو گئی ہے اس کی سب سے پہلی سوز گداز سنا وہ سنتی ہے ہی کلک نہ می ہو کر اس کے چہرے پر ہے ہی پریشانی دہان اس کے چہرے پر ہے ہی پریشانی دہان اس کے چہرے پر ہے ہی پریشانی دہان اس کے چہرے پر ہے ہی پریشانی دہان</p>	<p>ما پریشان رہی گویا ہی چان اس کے چہرے پر ہے ہی پریشانی دہان اس کے چہرے پر ہے ہی پریشانی دہان اس کے چہرے پر ہے ہی پریشانی دہان اس کے چہرے پر ہے ہی پریشانی دہان اس کے چہرے پر ہے ہی پریشانی دہان</p>
---	--

سانچہ چھو اسمین میں ناز و نعیم اور میں ہن نطق
 گنج فارون اور ہی گنج شہیدان اور ہے

<p>وشت دل سنی اور نہ پہلے ہی کیلے مر کے بھی حسرت عاشق نہ کھلتے دی بھیا ہی سی چلی پر ہونے کی کو ذیل سوختہ جھٹون کو زہم الم و عشق بولیک اور آزار میں وہ جھین شفا ہونی ہے تربت عاشق و سوختہ عارض پر ناز کی بی جاتی ہو مجھے کو دم وصل گرمی عشق سی کس درجہ طبیعت ہی گداز مانع دید صفائی ہوئے رختارون کے رو بروی من یار یہ کہو یا ساگیب</p>	<p>ستاخ آہو نہ کہی پہلے ہی کیلے شمع پروانی کی جبر ہی ہی ڈھلتی دی جب یہ کمیت طبیعت نہ پہلے ہی کیلے نہ تو شمع جہان کی ہی جلتی دیلے عشق کی بگڑی طبیعت نہ پہلے ہی کیلے داغ حسرت کی سوا شمع جلتی دیلے مات آغوش میں شمع کی کھٹکتے دیلے رو دی کہنے جہان شمع کہلے دیلے آگہ پرتی ہی نظر میں نہ کھٹکتے دیلے بات بھی منہ ہی ہی کھٹکتے دیلے</p>
--	--

۱۹۳۰

سندھ کی
 سندھ کی

آہ پور، دکن، دکن، دکن
 آہ پور، دکن، دکن، دکن
 آہ پور، دکن، دکن، دکن
 آہ پور، دکن، دکن، دکن

منزلت کی منزلت
 منزلت کی منزلت
 منزلت کی منزلت
 منزلت کی منزلت

دوست خانہ میں بیٹھ کر
 چائے پی کر رہا تھا
 کہ ایک شخص اس کے پاس
 آیا اور کہا کہ میں
 ایک کام کے لئے
 آ رہا ہوں

دوست خانہ میں بیٹھ کر
 چائے پی کر رہا تھا
 کہ ایک شخص اس کے پاس
 آیا اور کہا کہ میں
 ایک کام کے لئے
 آ رہا ہوں

ہے بند تشنگان شہادت پر آج کل
 بچی ایمان ابرو فکی بدن لکھوئی تیلیان
 رند شہر آب خوار میں بخشش کے کون چکر
 جادو جگا رہے ہے تہہ ریزہ لنگاؤ تار

ہے بند تشنگان شہادت پر آج کل
 بچی ایمان ابرو فکی بدن لکھوئی تیلیان
 رند شہر آب خوار میں بخشش کے کون چکر
 جادو جگا رہے ہے تہہ ریزہ لنگاؤ تار

رسوالمی کا ہو گیا ہوتا حضور نطق
 جیسے جنون عشق میں پس اتنی بات ہے

رسوالمی کا ہو گیا ہوتا حضور نطق
 جیسے جنون عشق میں پس اتنی بات ہے

اوس سے میں کیا غیہ ہی آفت میں ہے
 برق بخاتی ہے جو موج آؤتی ہو
 کو چہ جاننا نہیں پتا ہے عہد
 کیوں نہ لگانی کا سمان بندہ لگا
 مار رکھے گی مجھے یاں لکدن
 دیکھتا ہے تیغ جھکودیکھ کر
 تیرے روزن میں تو میرے عہد

اوس سے میں کیا غیہ ہی آفت میں ہے
 برق بخاتی ہے جو موج آؤتی ہو
 کو چہ جاننا نہیں پتا ہے عہد
 کیوں نہ لگانی کا سمان بندہ لگا
 مار رکھے گی مجھے یاں لکدن
 دیکھتا ہے تیغ جھکودیکھ کر
 تیرے روزن میں تو میرے عہد

جو حسین یا نظر پس پس گیا
 عشق بازی غنیمت کی عظمت میں ہے

جو حسین یا نظر پس پس گیا
 عشق بازی غنیمت کی عظمت میں ہے

نکھاناو جھک کر ہے نکلتا نکھل گئے
 قد غنیمت شب غنیمت کے سبب سید کو
 جاتی ہیں نہر جاوین و نہیں غصہ ہی آجائے
 یوسو نکھا حساب آپ جو کرتے ہیں تو بہتر

نکھاناو جھک کر ہے نکلتا نکھل گئے
 قد غنیمت شب غنیمت کے سبب سید کو
 جاتی ہیں نہر جاوین و نہیں غصہ ہی آجائے
 یوسو نکھا حساب آپ جو کرتے ہیں تو بہتر

ای ماہ اگر چاند ہمارا نکھل گئے
 کیا تپ فلک پر کوئی تارا نکھل گئے
 گستاخی شب کا کہیں جھگڑا نکھل گئے
 شاید کوئی باقی ہے ہمارا نکھل گئے

ای ماہ اگر چاند ہمارا نکھل گئے
 کیا تپ فلک پر کوئی تارا نکھل گئے
 گستاخی شب کا کہیں جھگڑا نکھل گئے
 شاید کوئی باقی ہے ہمارا نکھل گئے

<p> اور باد ہرزہ برہی سو ہی نگہ کی گلو کھنکھناتے سوسن سوسن صفت ماتم ہے وصل بین تہی پیش کی کا وہی عالم ہے باغ عالم کا گریہ نثر تو ام ہے پادشاہی جسے کئی بین غم عالم ہے خوناب ملین آنکھوں میں ہمارے کلم غم اوس کی کالی سے کا مجھے اب ماتم ہے </p>	<p> جانب بخت سیرا سیرا پیچیم ہے یار کو ناسی میں تو رجو دل کا غم ہے دُرجو وقت کا لگا ہی تو قلین کیا کم ہے بہم ای جرخ بیان کیا ہی شاد و غم ہے سخت نادان ہی اس جو کوئی خورم روی ہم اور بہت رو گمان کس رٹوں ناہی می ل کہ گیا بھی لگو ہی گیا </p>
---	--

خدا کی عبادت میں جو کچھ کرنا چاہو
 اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہو
 اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہو
 اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہو

والتقوا ربکم
 والتمسوا رضایہ
 والتمسوا رضایہ

دست فرشتے تھان کو بھی مٹی نہ اپنی تھقی
 کیا جانتی تھی درد کا پہلا بنائین کے

<p>زلفا جب تک کہ نہ مقرر ہوئے خوش ہوں یوں ہی جو بے پروا ہوئے بات کہنے کو روک لی اور نہ تھ نہ خود گئے میرے لاشی پر بیخ ہو جو پست میں نہ ہوئے میرے دستے ہی اب نہ ہوئے کیوں نہ امین بن رہے تھے سیکڑوں ہی تین تین ہوئے جہنم نے غم ہی بیٹ بھر دیا بدعتیں گور پر وہ کرتے ہیں</p>	<p>ناتج اہمال وہ کمر ہوئے آہ سنس کشل تر ہوئے تم نہ آئے تو کیا ہوئے میری باتیں مجھے خبر ہوئے جو کار کیا ہوئے دغوت تم کیسے کمر ہوئے صد مہکش شاخ فی تر ہوئے شمع فی النار ولسفر ہوئے بغاغت مری بھر ہوئے مرے کبھی صورت مقرر ہوئے</p>
---	--

نطق ہی پر رہا ہمیشہ کرم
 مہربانی بھی اور ہر ہوئے

<p>ہنوز زخم جگر سو کینے نہ آئے تھے مرے جلانے کو وہ رات رگ لائی تھے شہید جو ترے ہاتھوں ہوئے نہائیں نہ سیر گل تھی کہ اے باغبان مد نظر وہ جوش نامی وہ دل می جوانی تھے</p>	<p>نکاح ہستے ہوئے ہر چہ گئے آئی تھے مرے غزل کو قیومین گائی آئی تھے اونہیں کے نالوں نے مرے علم اچھا مزاج پر ہی بلبل کو ہم تو آئے تھے مدد سے جتنے سینوں کی ناز و سما</p>
--	--

میں نے تو وہی ہے جو میں نے تو وہی ہے
 میں نے تو وہی ہے جو میں نے تو وہی ہے
 میں نے تو وہی ہے جو میں نے تو وہی ہے
 میں نے تو وہی ہے جو میں نے تو وہی ہے

والتقوا ربکم
 والتمسوا رضایہ
 والتمسوا رضایہ

برای بیت ہی ہی نطق اور آراء الیش
وہ میہان ہی پس وقت مکان کے لئے

اول اول تری پیدا دستمگار سعی عیب لگتا ہے مے پاس اگر بیٹھے سی دیکھئے دم کوئی دیکھ کوئی فقر چل کر اس کلی بن بھین بنے ہی غرض ای زبان غیرت کو مے بدلے یہ نواسے پہ کھلاؤ دم وہ دینے کو ہے حاتم ہی بوسہ رو دلے پس میں ہونہ کا سیکو نسلانہ بگا ایک ہی سا ہی جی بوسے کا لینا دنیا وہل ممکن جو نہیں آج تو کل پر کو ایک ہی ہی فانن شوگانہ نہیں	آخر آخر یہ تغافل کے بڑے مار سے خیر سی در کرد و دور سے دیدار سے ہم ہی اتنی نہیں یاد ہی ہر پر کار سے پیش دروازہ نہ بیٹھے پس ہوار سے نہر و غصہ سے تلخ مزیدار سے سیکڑوں سمین ہی لاکھوں آوار سے تم جو سوار نکادے تو سوار سے جیت آ ہی ہی سے خیر میار سے مگر اس وقت کوئی بوسہ رخسار سے رات بہر بندہ نواز آپ کا تکرار سے
---	---

مجھ کو کیا نطق کے بیوٹی و ہشیاری
نہیں یو یا ہی ہو تو ہشیار سے

ترا پردہ در ہو الے اوڑے اوڑا آہ کے ساتھ میں توان اوڑا لے چلا او کو جو شتاب مگر دل ہی تو وہ تبار و کا او ہزار جو حشمت فی ہن چلا	مگر پردہ آہ رسالے اوڑے نہیں بوی گل کو صبا ہی اوڑی جی میں کیا بلا الے اوڑے اسی آتش شوق کیا ہی اوڑے مجھے فصل گل کی ہوالی اوڑے
--	---

۲۰۱

[illegible]

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

اور زاری کی سوا کسا سہارا ہو پیر
کوئی کاوش و ملین نہیں کرنا کوئے
بام پر تیرے ترپ آئین تو کجہ و نہیں
سگدیشا ہی لڑیں جیفہ دنیا کے لئے

ماز غرونی نہ مانی ہی بجا ای شہ حسن
نطق پر ٹوٹ پڑے ہیں تری لشکر والے

یہ کوئی بت اوس ماہ لقا کو نہیں پاتے
شانی ہی یہ نہ گئی گزرے جوش ہر
لے جانی تاز لطف کی بوقیدی کردین
تو اس کے تھا آغوش میں آغوش لیتے ہیں
سوئی ہو جگا لائیں مگر ہو تو جلا لائیں
جو رہم و مکر و غاسق تو ہیں حاضر
ای شیخ سوسمیرے مرو جا کی بتوں پر
کچھ لطف بناوٹ کا حسین نہیں ہی لکڑ
افغانی سے نادور و چکر کے ہم نے
شاداب ہوں برگ گل تر کتنی ہی لکڑ
خونیں کفن ہی گل گل لالہ توں لکڑ
مہ جابین عدد تو ہی نمون ہیر برابر
تنبیہ لب بارے ایسی ہوئے نایاب

کھاری

کھاری

این کتاب در مکتبای علمیه و مدارس عالیّه و کتبخانه های دولتی و خصوصی
موجود است و هر کس بخواهد آنرا مطالعه کند می تواند از این کتابخانه ها استفاده نماید

بیا بیگم

واسوخت فغان خلق موسوم با ستم تاریخی

۱۲۵۰ هجری

مشتاق گینامی بس روح کو بهزار می	غم می نم ناکین بی جنبه می بی جا بیست
جان دهر بهر شمع زندگی اناری می	زهر کمالینه کی در جانی کی تیار می
بر اندوهین کشیده فکر با بر ستر	ایسی جنبی می کلا کلا کے مر با ستر
وجہ کیا کیسے محذور رہوں کیا حاصل	خرد و ہوش سے کیوں دور رہوں کیا حاصل
خوار کی مین بخور رہوں کیا حاصل	ہو کی اختیار جو مجبور رہوں کیا حاصل
زیر کیوں کیوں کلا کلا کیوں کیوں	اسے سے قیسمت چکا لون اپنا
آج بارہ روز کے قصور کا کیکڑا ہو جائے	قیہ لہج کے دن میر امتدار ہو جائے
ان نہ را کو سے کلا کلا کیوں کیوں	لیکسوی ہو کین جو کہ کہ ہے ہونا ہو جائے
آج کل کول کی مر کینی پر آدھ ہوں	آج تم ایک کو جھکو تو میں ایک کہ ہوں
کیوں کیوں نہیں دینی کا سبب کوئی	بات میں سب کی پہلو کوئی بیٹے کی
کرم ہو کر کوئی فقرہ بغض تو کیے	باتین کلا کی جو کین تین مجھی تو کیے
کیا آج میں کینی کا چلہا ویا ہوں	بڑ بانی کا حاصل دیکھ کی یاد تبا ہوں
آج ہر کل کی طرح ہونہ جیا تو سہی	تیویان اوز را کین کیں کہا تو سہی
لوک کی لو تو سہی سند کوئی آؤ تو سہی	جھ سے بگڑ تو سہی بھیکر نا تو سہی
اور سی ڈنک سے اب خیر خدا کی	زنگ بر گت سے اب خیر خدا سے
لطف اب آپ کو ہے تازہ طاقا توں سے	صحبتیں تہی میں بد و صحتیں ذوالکے
اس طرف کی نہ چلے راہ بہت راتوں سے	یک گیا یک گیا دل میرا نہیں توں سے

۲۰۵

۴۰۰

ہون مارا کشتہ شد و کجا جان
 دور جاری لوسون بلی کی لک
 ای بندہ وارید لکائی کی لک
 زمرہ وارید لکائی کی لک
 کلین نزل نزل کی لک
 نورادرمین ادب و درک
 سلطانین نزل نزل کی لک
 بلو دوزخ لکائی کی لک
 اور دوزخ لکائی کی لک

اب سنبھالی سی سنبھلا دل بٹیا نہیں	حوصلہ ضبط کا اے دشمن جانی نہیں
اب بلو انین حمایت کر گمان ہیں تجار	مرد تو نہیں ہوں بہاد لکا لکا لوں گنا بخار
آج دو چار تو ہوں مانتا میرے مردار	ہیں جو شہو نکاح کرنے اے سرکار
دیکھئے سیخ زبان کون کبڑ لکھا ہے	سر سر معرکہ کون آج جھکا دیا ہے
گو سید مہمون مگر آج دم نہ ہوں	وہ گلی دن جو کہا کرتا تھامین تباہوں
بر ملا گستاہوں دن دیکھئے کیا کرتا ہوں	اتو بیگان ہوں تباہوں کچھ ڈر ہوں
بند قریب کرون دو گنا کھن پر ہوں	جانتے ہو کہ نہیں حق زبان آہوں
شاید ارباب تہمتا کہ اچھا جو ناچا ہو گا	کیا کہانی میری حق میں ہر اک ہو گا
جو کہ ہونا تھا ہوا ہو گا جو ہونا ہو گا	کیون قتل آئی ہو کھوٹکی کا ہو گا
اب آئیو فرما سے بھجا کس ہے	آپ کیا مال میں اور آج کا غم کیا
جا بجا تاک میں ہے سہی ہوس کے مارے	یاد ہے شہر میں کل پہنی تھی لڑائی سے
سنے دیئے کی پٹہ کہ سنہ تھی ہر گارے	بد چلن چٹیرے سے راہ گلی میں مارے
سایہ کی سائہ جو ہوتا تھا کھانا	آپس شہلانی سے سیما ماسی کوٹھا
میرے فطرت پر ہوئے تو فیر ہوئے	دن بچلے آئے مددگار جو لہڑ ہوئے
ساز و سامان میری فکر سے تیر ہوئے	یہ جو کوٹھی ہے بدولت مری تعمیر ہوئے
میری خاطر سے ہوئی شہر میں طر ہوئے	جان پہچان فی ہیکہ کیا ماہر ہوئے
کسے زاریا لوں تاکر تمہیں نہ دار کیا	کسے دل دیکھے تناؤ تمہیں لدا کیا
کسے بر بات سکھا کر تمہیں عبا کیا	کسے سر کیا تین تبا کر تمہیں طر کیا
طرز وہ کوئی ہی جو بتائی میں ہے	وہا داکوئی ہے جو نہ سکھا میں ہے

ہون مارا کشتہ شد و کجا جان
 دور جاری لوسون بلی کی لک
 ای بندہ وارید لکائی کی لک
 زمرہ وارید لکائی کی لک
 کلین نزل نزل کی لک
 نورادرمین ادب و درک
 سلطانین نزل نزل کی لک
 بلو دوزخ لکائی کی لک
 اور دوزخ لکائی کی لک

ہون مارا کشتہ شد و کجا جان
 دور جاری لوسون بلی کی لک
 ای بندہ وارید لکائی کی لک
 زمرہ وارید لکائی کی لک
 کلین نزل نزل کی لک
 نورادرمین ادب و درک
 سلطانین نزل نزل کی لک
 بلو دوزخ لکائی کی لک
 اور دوزخ لکائی کی لک

٢١٠

یا دے یا کہ نہیں کیے متین گلاں پھیل

کیا کہا میرا کہو کہ سے سناؤ نہ ہمیں

منعے ہوتا ہے تو موثر نہ تھی کیا کہنا ہے

بہشتیہ کے مجھے صاحبِ تمنا کیسا ہی

روٹہ جانے کا وہ اہل بیت تھا

انہ کے نام اور خدا انہ کو تمہارا سے صورت

میرزا حسن بن میرزا قاسم بن علی حیدر بن علی

کے لئے اور ان کے لئے ہے۔

پھر یہ جانو کہ اگر یہاں سے کھائی جائے

اولیٰ پر عبودیت کیون سبب اسکا

خیر محمد و بیون ملین موہر اسکا کلا

اج بر سوکسن جو شریف سہان

پیشانی کی ہے اگر تم کو ضرورت ہے تو

جائے اندیشہ نہ پیمانی قیامت پہنچے

وہ کئی بات جو تو قیر سے نہیں ملتا

استوائی اور قطبی لہر کے ہی خاطر منظور۔

ایسا انسان تو دیکھا نہیں چشم بدو

آئینہ موسیٰ کی نظائریں جہانگشاہی

شکر صد شکر کہ معشوق طر حصار ملا

مین جو غم دیدہ ہوتا محبوب ہے غم خوار ملا

ابھی ہی تاکہ نہیں ہو چکا ہو چکا

شهر و سبیل است میوه بات سنا و گوز

کچھ نہ بنی کی خوشی غم نہ بگڑنے کا ہے

فقد خان کا جو ہے جانے وہ تیرے

کچھ کھڑے کاغذ اس میں بٹھاتے ہیں

پہلے نمبر سے نہ مسموم ہوا

چشم کے آنے سے کہ جس کو جو اہل انیسویں

بسم الله الرحمن الرحيم

چراغ امانت و سرایان سحر

بنامرغای سبکی اور سبکی سے

ابھی جا رہے تھے کہ وہ لڑکی سیدھا

طالبانہ مدرسہ

موجود حوالان اجازت علی حث بہیہ

پروگرام اس سے تسلیم فرماؤ

پیشتر دوز کے دوزخیں سے آتی تھیں

۱) بتو ایک رہی ہو مد نظرِ حیرتِ حور

منہ نہیں جو کوئی حق شکل پر نور

سائنسی نمبر کے بجلی سے نمک جانی ہے

جوسے صاف سخی صوف ہی پار ملا

انجمنی جنس محبت کا خسر عیدار ملا

[illegible]

حسن بھی مہر و وفا تھا تو وہی ہے
 مسما عیسا رہنمین مفسدہ یہ وارمین
 مسما یہ چرخ نہیں خانہ برانداز نہیں
 مسما برجامی مکار و مکار نہیں
 قصہ کو تادہ وی سربات میں پایا گیا
 ایسا انسان حسین مخمور تو دیکھا نہ سنا
 تو ابھی دیکھ کر یہی بلا لولہ کو
 ابھی وہ ماہ کا آئے تو حیرت ہو جائے
 خم جلو اوں سری گرمی صحبت ہو جائے
 ہم سے جفت بنی آج اوں تر بل کو
 عین کھون پیرنی غلام نہ لوں گا ان کا
 ستم و جبر و تغافل ہے انہیں کا شیوا
 دیکھ لو دیکھ لو انکو یہی حضرتین
 جب صحن بای تو کیا کیا نہ ستائے لگو
 بہشتیان ہستی ہوئی لا کون سٹائی لگو
 چاہو چ ہو کی جو اوتسا تو بگڑا نہ
 الغرض آگ میں نہ آگ لگائی یون ہی
 منہ چرانی یون ہی سرسکے رولائی یون
 دست حشر آئی و آپر تو جہاں کی یون

MII

یاریان عظیم و شایسته یارانی
عقد محمد حسن باقری صاحب
ایضا
بایدون بواجبه تقدیم علی عبادت
چهار سال لایحه در روز غلبه بر
پروا عقد نمود و امام کرام کا
کار عقد بر روی قلمی بود

تاجی که با جویباری نطق میان
 بلبلی که بوی گلین است از زندان
 در در حال نغمه می شنود و در
 موزا نشاءه می شنود و در
 طغیان بر دیده خورشید
 سال نوزعی که خورشید
 گفت آفاق که بای شد علق
 الیضا
 صدف انتقال نمود
 آن ترقی شاد حق نه حق
 رفت آفاق بمن که سال
 آه

خون یافت جو کہ میں فی حقیقت فکی	بہر ملوں تھی یہ ہرگز نہیں نیت دل کے
دل کا دستور ہے جس سے نفاذ اس خطا	غلا پر غلا جس سے روکا اور سب روکا
آپ غیروں سے ملین جیسی عطا کیا ہے	منشیں میں یحیٰی ایسے تمن کیا ہے
ایک بندی کرنے لگی سے بکرتا کیا ہے	جہ سے عاشق ہیں ہزار آپ کو پروا کیا ہے
جامی جامی وضعی صحبت رکھئے	جو وفا دار ہیں مگوئی خدمت رکھئے
صلح جبکہ جو نہیں دہ نظر آپ کو کیا	میں صفائی نہیں کرتا ہوں اگر آپ کو کیا
دل جو مانل نہیں ہوتا ہی دہر آپ کو کیا	میں سمجھتا جو نہیں نفع و ضرر آپ کو کیا
کچھ نفرا مئی بجا کہ بجا کرتا ہوں	آہو کیا ہی میں چاکہ برا کرتا ہوں
خیر سے جو کہ ہوا تیر مری جانب سے ہوا	ستم و جور سرا سر مری جانب سے ہوا
ریخ پر ریخ برابر مری جانب سے ہوا	جو نہوتا تھا وہ قیام مری جانب سے ہوا
میرے ہی میں تو اکثر برید اور ما	رحم پر رحم ہے میں برید اور ما
میں شہر و نشی ملا میں فی جلا یا تمکو	میں تقیہ و نشی منسا میں نے زوایا تمکو
میں تباہی جفا میں نے سنا یا تمکو	میں تہین یا درما میں نے ہو لایا تمکو
جاؤ جاؤ نہ بہت باتیں بناؤ مجھے	ہٹ کی ہٹو نہ لگاؤ پراں مجھے
غیر ممکن ہے کوئی صلح کی نکلے صورت	ہو گئی آپ کے اب شکل ہی ہو کو نفرت
بس میں چھوڑی فرمائے قطع الفت	جائے رکھو انہیں بلکو میں ہی صحبت
آپ کو صحبت انفا مبارک صاحب	اور بیکو ہی نیا بار مبارک صاحب
صلح کا ذکر نہواں جولا ہی میں صاحب	راہ لین گھر کے بحث آہاڑی میں صاحب
لوگ جوری کی سلامی کو کڑے میں صاحب	پر دمی الی ہی کے قید بڑی میں صاحب

[illegible]

قطعات

میں بیان میں سے تانتا بیان ہو
 کہ دارو افق سے سید از عالم کا
 فیض عالمی ہو تو ان کی تانتا
 فیض عالمی ہو تو ان کی تانتا

مجلس سے پہلے ہر وقت چھپا چھوٹے	آپ شریف جو کچھ میں تو ہر گز چھو
کیون کہے جانی ہو سرور اور ہوا و سوسہ	وجہ خاموشی و زاری کی تباہ تو سے
تازہ جال جال جو کچھ دل کا سے لاؤ تو سے	غرض کے آنا رہیں کیون ہو تھیں تو سے
کدو جلد نہی گئے لئے نقشہ کیا ہو	دل ہی بقیہ جو بیتا نہیں کیا ہو
بلکہ ناخوش گہرا گوئی مجھ سے نہ پرو	میں جو کتنا تہا کہ تہا و گے مجھ سے نہ پرو
خواب ہو کر نہیں ہر آگے مجھ سے نہ پرو	ادب سے گزر جاؤ گے مجھ سے نہ پرو
سے وہی لٹ و خواہی نہ لٹے کہ پرو	کیون ہی کتنی نہیں پائی ہی نہ کہ پرو
عمر کا بیج نہیں کہا نہ تو اسے ہم سوار	دعوتیں کیا کیو رہتی تھی جو ہر دم تسار
آئے تھے نہیں نچر کر سہ ذریعہ حسار	نشتے پانی میں جو ہوئی تھی شریک تہا
اب تو گراہ کوئی نہیں گراہ نہیں	وہ ہوا اور نہیں میں ہوا خواہ نہیں
پاس اپنے نہ بھاتا ہے کوئے خاص خاص	زنگ صحبت کا جو بگڑا تو ہوا یہ انجام
یاد آ یا مجھے اوستا و کا اس وقت کلام	صلح کا جیسے بعد عجز ہو تا ہے پیام
فرعہ فال بنام من دیوانہ زور	بالافت نہ کیا جگہ حریفوں کی لہر
دل لگی گرچہ کبھی مرے تھہرے ہے	خیر کوئے نہ ملنے کے خم کھائے ہے
جہیں سدم کی خوشامدی بات آئی ہے	پرتھیں بکھی دینی و خود رائے ہے
پیلے فقیر تو الہی کرنا ہی محاف	مکش اس حال میں ہی بر بخت کو خط
دلوں میں ان کروں ہی نہ کہنے سے	برام نہواؤ لبت جاؤ مرے سینے سے
توڑ و کلکسی کو نہ نہ مورو اپنی تھی سے	زیر کا نام نہ تو ٹلک نہو جینے سے
یاد رہی کوئے بھولی سے نیا کاج	اوٹو کر جا کے اچھی صل سامان کر

۳۱۴
 میں بیان میں سے تانتا بیان ہو
 کہ دارو افق سے سید از عالم کا
 فیض عالمی ہو تو ان کی تانتا
 فیض عالمی ہو تو ان کی تانتا

میں بیان میں سے تانتا بیان ہو
 کہ دارو افق سے سید از عالم کا
 فیض عالمی ہو تو ان کی تانتا
 فیض عالمی ہو تو ان کی تانتا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۲۱۵

<p>رکھو موجود و مہیا او سے پیارے گہرین آج پر عیش کا سا بان ہو ساری گہرین سب بہار میں نوشام کو جاؤ شاداب باعث ان سب کا جلال و خضبت عشق ہو جو نہ ہو نہ ایک چکر اتنا بنا کر فقرا ہو جو کوئی تو ٹھکانا مگر لاکر سحر میں تہہ میں منت بین ملابین ہم لوگ یہ تو سب کی ہے کراہی فہم ہم لوگ جان بچاتی ہو جسکے ہوا سے ہوتے بیشتر ہی مٹی وہ چند طبیعت باطل رہ گئی اپنا سامنے لیکے عدوہ کے جمل ہر وہی شک قبول کو وہی لستے</p>	<p>جو کہ ہو فصل کا اسباب تہا کے گہرین جو نہ ہو سے وہ لو سے ہمارے گہرین ہر بیانی مٹی و مٹی جیٹا باب گزری باتو گناہ ان کو کر و ہر خدا دوسرے شخص سے ملنے کا فقط شوسا تھا نہ یقین ہے تو نہ دیکھو کرا جا کر جانتے ہو کہ نہیں کو میں کیا میں ہم لوگ جید گتے کے میان شہر اب میں ہم لوگ بوسہ نہ جانتے ہو کیا ہوئی ہو کی ہو لہذا ہو مٹی تو بے صفائی حاصل ملے ہی سہی سے سینے کے ملا دل ہر وہی عشق وہی رہی صحبت ہے</p>
<p>نجان میچکد ہنوز تیغ نگاہ تو ہم وارم ہنوز خمرت طرف کلاہ تو از رنگ خویش بر سچ چہ گوید گواہ تو مہتاب بیدم اذ اثر گرد راہ تو چشم بر آب گردا خود و آوہ تو پردہ کشیدہ رخ نمودن گناہ تو شد نظن راز شوخی رنگ آفتاب تو</p>	<p>انیک شہید حاضر و من داد خواہ تو از خاک من دیدہ گل رنگ نگاہ تو عشق قریب بر تو نہ من بستہ ام زور مشب بکوی غیر تو رفتے زمین نہان سر مہ کشید و ساخت مرا زین سخن جمل یخ و بشتوق بوسہ رلودن گناہ من در سیر باغ از رخ گل بو رنگت</p>

تمام شد با احسان و قطعات
نہیں ہے بہار اس سلسلے
وہ عجیب اس سلسلے
مطالعہ بایں کمال الفاظ و معانی
احباب وقت پروردگار
جو فیاضند ہو دھاسکا
ہوا ہی غور سے غنائی
این دو عالم میں

کہے کہ رچے میں ترسے گا سبیلج کھلا
 نایاں یاد عالم نایاں ہنسی بہ خاک
 دیکھنے والوں کو کسراۓ سودا نہ ہوا
 نہ تلح سے مدعی میں ہی خون کے عزیز
 کیا خاک میں لطف اوٹھا یا شب وصال
 میں نہ سہلایا مجھے غفلت نے الہی
 اے انقلاب البیاد پروردگار ہوتا
 طفل تھا تب ہی میرے عشق میں بیچارہ تھا
 نکلے کے چلنے کی صدا پہنچی تھے ہم
 بگڑتے جو ہو پیار سی پیار چوڑا
 اکیلا عدد و پاس شکر دست
 نہ انیس پہونتا تو پر کیا کر دین
 مرزا ایک پہونکی تکرار میں تھا
 جیسے وہ روٹھ گیا ہی کہی من غافل کا
 چربے سی می شمع کو ڈنالا ہی فلک نے
 اوس شمع تک چچی رہائی نہیں سک
 کہتے ہیں وہ مجھے جو دعویٰ نیاز کا
 احسان نہیں سہی نگہ دل لنوازا کا
 سہری جو نار سہی تو ماتو نکا کنگلا

تھا اسی خاک پر آفرینیں بسبل ہونا
 جسکے قسمت میں تھا اسی قطعی مراد ہونا
 گیسو یا شب خواب لیخا شہرا
 بعد انفصال کبھی کبھیرا لگا رہا نہ
 شب بھر بھی توضیح کا دہر کا لگا رہا
 مردہ ہی ہے بے خبری کو نہیں پاتا
 وہ دوست و دشمن کیا روٹھا یا سوتا
 اضطراب دل ہی جھٹکتی میں انوارہ تھا
 اور وہ فوج خزان کی فتح کا تقاریر تھا
 جو ضد وید ہی ہو تو وید اچھوڑا
 نتجہ تیری عصمت پری یا چھوڑا
 جہل سے رقیون کی سو با چھوڑا
 غصہ صبح گیا اون سے انکا رخوڑا

یہ نہ اسے بغیر سمجھا کہ تریا رہو اچھے
جتنے کو مری خاک سے پروانہ بنایا
کیا تجھ نے پرسوخہ پروانہ بنایا
آسمانی حرف ذرا نیچے ناز کا
ممنون ہوں کاوش مرثہ نامی از کا
میں شکوہ سنج ہوں تری زلف دراز کا

۲۲۰
 ۱۔ افسوس کہ اس قدر غلطی ہو
 ۲۔ اس کے بعد اس کا دل بہت
 ۳۔ اور اس کے دل میں بہت
 ۴۔ اور اس کے دل میں بہت
 ۵۔ اور اس کے دل میں بہت
 ۶۔ اور اس کے دل میں بہت
 ۷۔ اور اس کے دل میں بہت
 ۸۔ اور اس کے دل میں بہت
 ۹۔ اور اس کے دل میں بہت
 ۱۰۔ اور اس کے دل میں بہت

پہنچے تو اور میری قوم کو
الو اسے مانع اسے خلاف جلائے

خونہا قاتل ہا ایک تجھ سے
تو مجھے وہ سول سیکھ اپنا بیوہ
خبر ایک تندرست ہیں تانہا
نقش باغی لکین کجیا مارا
جو بنا ذرا غرض ایم مارا
جو تیرے وہ
مگر وہ لکھی
ہو جان
نویں
وہ جان
منزل جو تیرے
جنگلے وہ
نقش و سنی
چکیان لکھی
مردہ دن میں
کسی چار بن باغی
کچھ جگر کے
بتائی لکھی
آکے ستانی

[illegible]

یا اے محمدؐ جہنم کو تل میں نہک نہیں
 ایک نوسہ ہونو م صفر سے دس کرنی تیرے
 محیطِ خونِ مری کیم نم کے پروے میں
 جو میری موت ہی کی ہو غم کی پردہ میں
 ہوئی بھی کھل کر دردم کے پردہ میں
 کوئی تو پردہ نہیں ہی حرم کی پردہ میں
 زبانی ہر کے گویا خوبانِ سب جمع ہیں تیرے
 مگر کہتے ہیں راجی بیرمخ غم میں
 جرعہ نشِ نفی میں تجھ نہ جامی نہیں
 رہیں ہیں گفتگو غم کی نوسہ سلوان
 گویا کسی چراغِ نہیں کچھ نور ہی نہیں
 وہ ہیں بھر گز نہیں منظور ہے نہیں
 کہ جان بھی نہیں پاس کیا شا کرین
 ابرقصور میرا مید کر مہر کہتے ہیں :-
 بیدار غمی لگا وٹ کی بھی تاب نہیں
 یاد داسی شامِ تم میں ان
 لگا دودول فی رات کا جلِ شمعِ نہیں
 حسدِ نہیں ہو یوں متنازعے ہوں ہم
 اکالیک کو اکالیک سے لڑا اکیلے نہیں

با رخ مین تمامه جوش ملاحت با بزم
 و یکسر ننگ مین ره بوس کرتی مین
 نه چو پری نه منسی جانی و لانی کو
 علاج اسکا کر نیکی جناب عیسی کیا
 لکھی تنی محنت مین عاشق کی فزونی شاید
 جود و دوستی شاق لوگ نے مین
 شکر ہے کیا کل مین نکستہ کی بسم مین
 بڑا پی مین ہی بھی کشان پر ایک جوبن ہی
 شیوہ تقلید مری طبع گرائی کا نہیں
 اگر اوس خرمی مری لکھی باؤ نوس مین
 جاتی ہی تیری بھولی بے روق مین
 پوچھو نہ انتظار کے لذت کہ وصل پر
 وہ گور نہ بھین کی شرمسار کر مین
 آرزو اوس تابی فیض ہے ہم کرتی مین
 لاکھ تہہ و وحی ہو کی مین لاکھ بیان
 آہ کا لامنه ترا صبح فراق
 شیرا آہ نے جا کر مین مری بخت نشان
 تمہیں مین منور خوش قد و خوش مری زانی
 اطروا کی سر بر غم غصہ نگین انکسین

۳۳۳

اس دم جو بوتی کی طلب ہو سر پرین
 وہ کہاوی جو کپٹے تو کیا کرینگے ہسم
 فرقت کی شب جگاتی ہی داؤمی لاج
 فریاد و زاری و شش و کو شش و فلق
 نگہیں آنکھ کی چرانے سے
 تری عظمت سی سے تھاف کثیر
 گہری جہان کی ہین سر رہ ہی نگاہیں ہیں
 جی ہی سنا ہی آپ کن انکھیں ہوں
 رخصتی ہی بھی نظر آتی ہیں اسی پردہ ہیں
 دیگر جواب آہ کا وہ واہ سے ہیں
 ناہد تر ابراہیم کیا تو پیر بشراب
 تیری برق حسن سے بیکار آنکھیں گھیر
 تیر ہی برو ہو گئے برکتہ ترکان ہو گئی
 وہ گاہ ناز ہی رب کی تیغ آبدار
 جہان کی ہوسے طلب کچھ وہین کی نہیں
 یاد آگئی ساغوس کی آنکھ کی گرد شش
 صحبت آلودگان میں باک دامن پاک ہیں
 مائی جن آنکھوں و یکساں رخ نگہیں ہوں
 وعدہ وصل میں عشق کی عین گریز

جی چاہتا ہی لی لون تری صدی پرین
 کس آہ سی ڈرائی جس میں اثر نہیں
 مکیدہ گدگد اسامی زیر سر نہیں
 ای بخت بد کسی میں ذرا ہی شرمین
 اور ہی دلمین جاو تر قیہین
 از رویں جوان مرتبہ ہیں
 کچھ جوانی میں جی چاہیں چاہیں ہیں
 نامی کس نازی و چارنگا ہیں کین ہیں
 گنگ ہوں فی یہ دیوار میں ہیں کی ہیں
 بولی درار ہی سے اسی ہی ہیں
 محب کر رہے ہیں شب ہ سے ہیں
 ویکنا تو خیر پر اسے یا آنکھیں گھیر
 اونکی نظریں پر گھیرن ہزار آنکھیں گھیر
 کردیا لصان و وجب چار آنکھیں گھیر
 سنو جی اس تحمل ہم انہیں کی نہیں
 اسی بادہ کشو مان مجھی لینا کہ چلا میں
 خاک سی بہانہ آئی چادر مہتاب پر
 اونچا یہ حال ہوا خون و درون ہوں
 آپ بیدار ہے صحتیں سوین برسوں

۳۳۳

(Marginalia in Urdu script, including phrases like "جی چاہتا ہی لی لون تری صدی پرین", "کس آہ سی ڈرائی جس میں اثر نہیں", "مکیدہ گدگد اسامی زیر سر نہیں", "ای بخت بد کسی میں ذرا ہی شرمین", "اور ہی دلمین جاو تر قیہین", "از رویں جوان مرتبہ ہیں", "کچھ جوانی میں جی چاہیں چاہیں ہیں", "نامی کس نازی و چارنگا ہیں کین ہیں", "گنگ ہوں فی یہ دیوار میں ہیں کی ہیں", "بولی درار ہی سے اسی ہی ہیں", "محب کر رہے ہیں شب ہ سے ہیں", "ویکنا تو خیر پر اسے یا آنکھیں گھیر", "اونکی نظریں پر گھیرن ہزار آنکھیں گھیر", "کردیا لصان و وجب چار آنکھیں گھیر", "سنو جی اس تحمل ہم انہیں کی نہیں", "اسی بادہ کشو مان مجھی لینا کہ چلا میں", "خاک سی بہانہ آئی چادر مہتاب پر", "اونچا یہ حال ہوا خون و درون ہوں", "آپ بیدار ہے صحتیں سوین برسوں")

کبریا اور نہیں تیرا عجب
 و ساری دنیا کی ہر چیز
 و ساری دنیا کی ہر چیز
 و ساری دنیا کی ہر چیز

دعا گاری حبیب میں کوئی کہہ
 ایدل بن خیال یا موجود
 ظاہر نہوسوزش درونے
 باقی کے مجھے دی کچھ تو بوسے
 شوق دیدار پریشان نظری ہوئی کان
 جبکہ انگڑائی میں ہوتا تو ہوا کلمات
 گنیا گنیا تنگفتہ پہ گل سے دان سے
 تیرے فرقت زد و کی صبح نہیں ہوتی ہے
 مای یہ بھر کے دن وصل کی شب کی جلا
 بسکہ رہ جائیج کچھ دن یکہ کما مان بائذہ
 غم نے رات لیا ہوا گاتھے یا ونہین
 مجبور ہے کیوں کو کہنے پر پچھلے ماتہ
 بیہوش شمع دو ہی نہ اُسو ہاے گی
 بھولا سا لٹا ہرے لیکر غصبت ہوتی ہے
 قاصد کہا تر کہ میرا شوق اور ہے
 وہ سب کے شوقی دہری ہو گئی
 یہ کامی کو دین گرائی سے ہے
 ذرا سے تکلف میں دس شوق
 زب تیرا ہی ہے تو آہ صغیف

ایدست جنون فرالگی رکھ
 فرقت میں ہستی دل لگی رکھ
 یہ آگ دلاؤرا دبلے رکھ
 فی صد کہین قائم ایک ہے رکھ
 میری تکسین کوئی تی ہن کہ بدید ہو
 ماتہ خالی ہی ترا ہے کوئی تلوو کا ماتہ
 مرجہاے ہوئی جانی ہن اب باج بھار
 مر رہی غنید تو موت الہی کہاں ہوتی ہے
 اسی فلک مجھ سے تو لیتا ہی کب کی جلا
 کہے جو اوتو خدا کی لیے ایجان نہانہ
 سین کہاں بوسہ کہاں خیرے بتاؤ نہانہ
 فرخا دکا این ب گیا پتر کے تیلے ماتہ
 پروانے بھگو اپنے جلائے سہی فائدہ
 شور انا دوسے جمجورنگ میں سرارت
 کچھ خط سا مضمون ہی مہل عجب عاربت
 وہ جلائے رچلے تو پری رہ گئی
 مگر کوئی حسرت نہ رہے رہ گئے
 سجاوٹ دوسن کوئی بری رہ گئے
 دوسن کوئی دل میں اسے رہ گئے

۲۲۵

سوزا وہ زلف رساؤر چلا
 پری سنا کلسا یا اور چلا
 تکی زلف اور اوڑھ لے
 یہ نال تو بیک یا اور چلا
 سوزا وہ زلف رساؤر چلا
 پری سنا کلسا یا اور چلا
 تکی زلف اور اوڑھ لے
 یہ نال تو بیک یا اور چلا

دعا گاری حبیب میں کوئی کہہ
 ایدل بن خیال یا موجود
 ظاہر نہوسوزش درونے
 باقی کے مجھے دی کچھ تو بوسے
 شوق دیدار پریشان نظری ہوئی کان
 جبکہ انگڑائی میں ہوتا تو ہوا کلمات
 گنیا گنیا تنگفتہ پہ گل سے دان سے
 تیرے فرقت زد و کی صبح نہیں ہوتی ہے
 مای یہ بھر کے دن وصل کی شب کی جلا
 بسکہ رہ جائیج کچھ دن یکہ کما مان بائذہ
 غم نے رات لیا ہوا گاتھے یا ونہین
 مجبور ہے کیوں کو کہنے پر پچھلے ماتہ
 بیہوش شمع دو ہی نہ اُسو ہاے گی
 بھولا سا لٹا ہرے لیکر غصبت ہوتی ہے
 قاصد کہا تر کہ میرا شوق اور ہے
 وہ سب کے شوقی دہری ہو گئی
 یہ کامی کو دین گرائی سے ہے
 ذرا سے تکلف میں دس شوق
 زب تیرا ہی ہے تو آہ صغیف

دیکھا کہ وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں

اے نہ وہ عیاں ہے کہ گویا نصیب ہے
 جو تیری دھڑکن سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 وہ ابرو چڑھ چکا ہے یا گمان کچھ نہ ہے
 گویا ہے دم کی طرح تیرے ہونے کی لہریں آتی ہیں
 کان جہان پر میرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 بہت بچان ہے یہ عجب ہے یا گمان کچھ نہ ہے
 گلا کو کھینچ نہ وہ لہریں آتی ہیں
 دقت نظارہ عیاں دھویں تو گمان کچھ نہ ہے
 سیرتوں پر تیرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 تو جاؤ نہیں ضرور تیرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 بولی کوڑے زور سے تیرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 ظالم کہی کہی ہو نہیں تیرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 آج کے تازہ تراش کے آج کے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 ہنسی میں مستحق باتیں تیرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 ہونے کے زور سے تیرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 نطق تازہ فکر کے منہ سے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 میلے چمکے ہول ہیں تیرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 قارون کیا حسین ہے حضرت کے سامنے
 کیا تغافل ہی تلافی جفا ہوتا ہے

مرجان کا بیچہ دست خالی سے ہر گز
 ہوتی ہیں بل نظر سے دھڑکن سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 لگا آگے دلیر کر کے کاتیرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 بزرگ شک ہے خون خشک تیری شہت
 دل بیتاب پر تیری ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 صبح ہوتی ہی شب وصل کج ارمان نکلی
 جوین میں ملی تیرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 الامان تیری کسی آتش تیرے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 آتش حرمان ہونی کہ دھڑکن سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 مانگی ہے جو سخت سیلے میں ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 بوسی کی باب میں جو ہوا کی لہریں آتی ہیں
 مایوس وصل کر کے زعاشن کوڑا
 آج کے تازے آج کے ہونے کے زور سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 لطف دیتی ہیں نیا بردن ملاقاتیں
 اس کو جانتی ہیں بسج انی با مذاق
 دیکھتی ہو کیا پیرانی نکتہ سخن کا کلام
 حکمت ہی گردن کی لطافت کو سامنے
 ہونے جھین خج ہو کہ وہ نہ دی سکے
 اچھی سوچ رہا تھا ہوتا ہے

دیکھا کہ وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں

دیکھا کہ وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں
 وہی ہوتا ہے جس کی طرف سے ہوا کی لہریں آتی ہیں

تکلیف شب غم کے ہزاروں کون خبر ہے
 انکار نہ کر عشق قدم میں ترے شاہد
 اچھا نہیں بد ڈا ہی نطق تو غم کس
 آغوش میں آدو بی مشتاق میں صلت کی
 یہی وہ جو ہو کر مزار میں گزرا
 اتر کیا کرین تالے بہ تنگدلیاں
 مری چشم تر بار وادو کی گئی
 جہم تنہا نے مت دل کی کلائی
 حبت فی مشکو بنایا ہے سایہ
 ناسا کیسات عشق گل تر بنان دے
 غم و کوشہ لگا کی نہ کر ناتھانی
 آغوش میں شوق کی ادا اور ہی کچھ ہے
 سدا کہ رہتا ہوں کہ ایامی عدد کو
 وصل کی رات در انداز و خل ہی کتنے
 لو آیا ہوسنہ پیر بودل میرا پیر دو
 ای جذب کی اونسی تو جبار سلام ہو
 کہلنا ہی ہر گاہ سے طو مار انتظار
 زندگ س رہی کلائی ہی ہی نطق گیا
 مری کہ چہ جو اسباب ہو تو

معلوم فرستو نکو ہی تارون کو خبر ہے
 غیر و کی بیان جانی کے یارون کو خبر ہے
 کب میری نصاحت کی گنوارون کو خبر ہے
 اب سے نہیں اونستی ابنا زناک کے
 تو مری عالی اوس سی کے پیچھے
 اوچ جانی ہیں تیر گرا کی پیچھے
 پڑی ناتر ہو کر جو در کی پیچھے
 طری میں یزدان دانائے شہیہ
 میں ہوں ہر جگہ شمع غنا کی پیچھے
 بلبل یہ بات نام کی ہی حوصلی کی ہی
 خوبی حضور آپ یہ جو چلی کے ہے
 بوسی میں گزنی کامرا اور ہی کچھ ہے
 تم مجھے ہو کچھ اور گلا اور ہی کچھ ہے
 ایک انجملہ نیردار زناک بھی ہے
 مجھ کو ہی کون نہیں جو منہ گالی کچھ
 اگر التماس چلی بلا یا ہے آپ کو
 کچھ اندون مرے سے تنہا ہی آپ کو
 میری غل تو کیا ہی یہ غل کی گلی کی ہی
 فدائی آمد سیلاب ہوتے

او دہرین عاشق مزاج مضطرب اور ہلکا ہوا
 خدا چاہی کہ شہر کو لگی تو ہلکوس بلیا
 چاہے اگر خدا تو خدا اسی بشر ہے
 اللہ کے بخود دی کہ یہ تاکہد سب سے ہے
 بہت تارک افغانی کر ہو سکے
 رفیقہ ہونے جو بہن پیام سلام
 لب لکھن کے یہ تار ہے
 سزا جو دوا عاشق سزاوار
 گل آرزو روے دلدار
 محبت کوی کیوں فغا کیوں کر
 نیلے ہے جو تری سب بات ہے
 کراؤ کی گم ہے طلسمات
 بدن گور اور شیرت لین
 جوانی میں گالوں کو آؤں کر
 چاٹ پر جاے تری خیر کو
 عین احسب ہے تری اندر ہے
 وہ مرانا اگر سنے غافل کرے
 جانتا تو ہے وہ ولین مجھے عاشق لیکن
 التفات اوں سے کسی کو یا جو ہوگا

کیل کا حسن شبانہ کرچین میں بار بار آئے
 کہ روح بعد فیا بھی تنگ ہر شمار آئے
 پہنچے جو آفتاب تو شبنم کو پرے
 جھکوسنا ہو جو ہمارے خبر سے
 شرم ز اکت مگر ہو گئے
 ہمیں حضرت افکی خبر ہو گئے
 جو ہے جو گئے نیکو ہو گئے
 نہیں ہی وہ تو ہی گنہ گار ہے
 نہ سال متناقض بار ہے
 سبھی ح عاشق گنہ گار ہے
 تری منہ کا گالی ہی ملو اس
 دہن بے نشان ہے باج ہے
 اور دین اور شریہ طلسمات
 وہ گنت نکالی کر گل مات
 ذوق میرے لہو کے سامنے
 زخم بہتے ہیں ترے لہو کے
 لکھ کرے رحم تو اتنا تو کہے غل کرے
 اپنی کیا آن ہی کہو جو بخان کرے
 جو کہی جاے عی عاشق سے غافل کرے

(Marginalia in Urdu script, including phrases like "بازار کی آواز", "نئی ہوا میں", "دل", "عاشق", "غافل", "خدا", "اللہ", "شہر", "گلی", "تاکہد", "بہن", "پیام", "گل", "آرزو", "محبت", "نیلے", "کراؤ", "بدن", "جوانی", "چاٹ", "عین", "وہ", "جانتا", "التفات", "رحم", "اپنی", "جو کہی", "غافل")

۹۲ و ۹۱ کا اختلاف ہے اور کسی بھی جہ صاف صاف ہی جس نے جب خبر یا اپنی تاریخ ارسال فرمائے فقط

قطعة تاریخ از حافظ صاحب مدوح الصدر و وزیر تقریر

سبحان اللہ چشم بدور کیا حضرت نطق کا سخن ہے سلطان یہ سال طبع کیے دریا مضمون کا معجز نثر ہے

و

[illegible]

[illegible]

قطعه تاریخ نیکی فکر رسامو نوی سید فضل حسین حریس کوری مدرس رسام گورا	چندیم که کلمات طبع امی شوق	تشفیق کلین مضمون نو شوق	برای سال طبعش به تامل	۱۲۹۲	قطعه تاریخ نظر منشی کاظم حسین حریس کوری	مجموعه لغز و گراسه	الگوی طبع بر سال طبعش	۱۲۹۳	قطعه تاریخ نظر منشی بهوج راج جوهریس طبع صاحب شایع جان یور	لکچر بر طبع کی تاریخ	شعورین طبع جلوه آب جسم
چهار قصیف فتح شوق	بند مطرب این عمده دوا و	من بنی طبع برای سال طبعش	۱۲۹۴	قطعه تاریخ نظر شاعر شیرین بیان شتی نظام صاحب مدار خلص شاعر مطبع مع شایع حیر آباد	ساقیا جام برادر با ده	ساقی لایق بر باغ آید	ساقی لایق برای سخن رنگ آب	است کلمات از شیرین و خوش	کاظمین از باغ سر سبز	قوت ناطق از طبع جوهری	ساقی لایق برای سخن رنگ آب
مصرعہ تاریخ نیکی فکر رسامو نوی سید فضل حسین حریس کوری مدرس رسام گورا	سرایای خوبان لکش ادا	۱۲۹۵	قطعه تاریخ نیکی فکر رسامو نوی سید فضل حسین حریس کوری مدرس رسام گورا	تیب خوب محو فار دیوان	دی طبع نے داد خوش حالی	تاریخ یا و کی طبع کے ہے	۱۲۹۶	قطعه تاریخ از شاعر آفرینش و کمال فرید و ران شاعر شتی نظام صاحب مدار خلص شاعر مطبع مع شایع حیر آباد	دیوان چینی بنی طبع کی کیا	با کلام سبک سبک	۱۲۹۷
قطعه تاریخ از شاعر آفرینش و کمال فرید و ران شاعر شتی نظام صاحب مدار خلص شاعر مطبع مع شایع حیر آباد	مژده که از طبع لو کلمات	غزل و قناد کج و کج	۱۲۹۸	خونی کرد و بن او یکس	رنگ طرب بست مرا سخن	۱۲۹۹	شوق دار این سخن	قطعه تاریخ از شاعر آفرینش و کمال فرید و ران شاعر شتی نظام صاحب مدار خلص شاعر مطبع مع شایع حیر آباد	مژده که از طبع لو کلمات	غزل و قناد کج و کج	۱۳۰۰
قطعه تاریخ از شاعر آفرینش و کمال فرید و ران شاعر شتی نظام صاحب مدار خلص شاعر مطبع مع شایع حیر آباد	مژده که از طبع لو کلمات	غزل و قناد کج و کج	۱۳۰۱	خونی کرد و بن او یکس	رنگ طرب بست مرا سخن	۱۳۰۲	شوق دار این سخن	قطعه تاریخ از شاعر آفرینش و کمال فرید و ران شاعر شتی نظام صاحب مدار خلص شاعر مطبع مع شایع حیر آباد	مژده که از طبع لو کلمات	غزل و قناد کج و کج	۱۳۰۳
قطعه تاریخ از شاعر آفرینش و کمال فرید و ران شاعر شتی نظام صاحب مدار خلص شاعر مطبع مع شایع حیر آباد	مژده که از طبع لو کلمات	غزل و قناد کج و کج	۱۳۰۴	خونی کرد و بن او یکس	رنگ طرب بست مرا سخن	۱۳۰۵	شوق دار این سخن	قطعه تاریخ از شاعر آفرینش و کمال فرید و ران شاعر شتی نظام صاحب مدار خلص شاعر مطبع مع شایع حیر آباد	مژده که از طبع لو کلمات	غزل و قناد کج و کج	۱۳۰۶

صحیح نامہ غلط دیوانی رقم جو کہ متن میں ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۳	پڑ بین	پڑ بین گے	۵	۱۴	سیو پاک	پر چاک	۱۸۶	۱۳	عام ہے	عام کے
۶	۴	منصف	منصف	۶	۱۵	یہ کو	یہ کو	۱۹۰	۱۰	جئے	جئے
۷	۵	کئے کو	کئے تو	۷	۱۶	کیوں گئے	کیوں گئے	۱۹۲	۴	جست	جست
۸	۱۴	پا جاؤں	پاؤں	۸	۱۷	گہرین	گہرین	۱۹۳	۱۳	نئے	نئے
۹	۲	چاہتا والا	چاہتی والا	۹	۱۸	یہ ظہرین	یہ ظہرین	۱۹۴	۲	حشر در احشر	حشر در احشر
۱۰	۱۱	خیال شک	خیال شک	۱۰	۱۹	تارین	تارین	۱۹۹	۴	کارگر	کارگر
۲۰	۵	قاعدہ وہ	قاعدہ وہ	۲۰	۱۹	الکون	الکون	۲۰۰	۱۰	پونگ	پونگ
۲۱	۱۶	وہ غالب ہو	وہ غالب ہو	۲۱	۱۶	نم	نم	۲۰۱	۲	حمایت کر	حمایت کر
۲۲	۴	روز	روز	۲۲	۱۱	بیونائی ہے	بیونائی ہے	۲۱۱	۱۰	جب پوی	جب پوی
۲۳	۱۹	فریاد	فریاد	۲۳	۱۹	نفل	نفل	۲۱۶	۱۹	جورائی	جورائی
۲۸	۵	عمل کا	عمل کو	۲۸	۱۱	جودب	جودب	۲۱۸	۱	دوبنا	دوبنا
۲۹	۹	بزم کل گیا	بزم کل گیا	۲۹	۱۱	ایسو	ایسو	۲۱۹	۶	زنگین کے	زنگین کے
۳۰	۱۹	جو کہ ساتھ	جو کہ ساتھ	۳۰	۱۶	لا با	لا با	۲۲۰	۶	رودین	رودین
۳۱	۹	جانان	جانان	۳۱	۲	روشن	روشن	۲۲۱	۹	بہارائی	بہارائی
۳۵	۷	دوڑا	دوڑا	۳۵	۴	چار	چار	۲۲۲	۱	جکے	جکے
۳۶	۱۳	ایک	ایک	۳۶	۳	جی ہے	جی ہے	۲۲۳	۱۱	بے بین	بے بین
۳۷	۱۹	چکے گا	چکے گا	۳۷	۱۳	گنای	گنای	۲۲۴	۶	جئے	جئے
۳۸	۱۳	حیا طرح	حیا کی طرح	۳۸	۷	خان خد	خان خد	۲۲۵	۱	بزار نکون	بزار نکون
۴۵	۱۱	لازم ہے	لازم ہے	۴۵	۱۰	سینے میں	سینے میں	۲۲۸	۵	بای بای	بای بای
۴۹	۱۹	باد صبا	باد صبا	۴۹	۴	زنگیو	زنگیو	۲۳۰	۱۰	کامی کو	کامی کو
۵۰	۱۵	تر کو نکو	تر کو نکو	۵۰	۱۸	یہ اپنا	یہ اپنا	۲۳۱	۱۰	کامی کو	کامی کو
۵۱	۱۶	جان میں	جان میں	۵۱	۱۹	تماشائی	تماشائی	۲۳۲	۱۰	کامی کو	کامی کو
۵۲	۱۶	فرق میں	فرق میں	۵۲	۱۰	فرق کی	فرق کی	۲۳۳	۱۰	کامی کو	کامی کو
۵۳	۱۶	لوٹا	لوٹا	۵۳	۱۵	لاکھ چوٹ	لاکھ چوٹ	۲۳۴	۱۰	کامی کو	کامی کو
۵۴	۱۶	جلوہ باری	جلوہ باری	۵۴	۱۶	جفا جو	جفا جو	۲۳۵	۱۰	کامی کو	کامی کو
۵۵	۱۶	کے ہیں	کے ہیں	۵۵	۱۶	دوڑہ	دوڑہ	۲۳۶	۱۰	کامی کو	کامی کو
۵۶	۱۶	کامی	کامی	۵۶	۱۰	نکار	نکار	۲۳۷	۱۰	کامی کو	کامی کو



صحت نامہ غلام دیوان اول جو کہ حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۸	قند کر	قند کر	۸۱	۳۱	قوانداز	درنداز	۱۴۹	۳۶	بروہ	وہ پر
۹	۸	چل گیا	چل گیا	۸۳	۳۶	نروار	نروار	۱۶۲	۱۵	دندن	دندان
۱۱	۲۶	جاری خاک	جاری خاک	۹۸	۲۹	ہون آگاہ	نہ آگاہ	۱۶۴	۸	واسطے	وصف سو
۱۲	۲۸	انعام	انعام	۱۰۳	۲۹	لا	سم افکی	۱۶۶	۱۵	دکھا آ	دکھائی
۱۳	۲۱	کراوٹے	کراوٹے	۱۰۵	۴	بیداو	بیداو	۱۶۷	۴	لیکھا	یون کیا
۱۹	۲۳	کسدام	کسدام	۱۰۸	۳۳	راہ چری	راہ چری	۱۶۷	۴	خدا تو	خدا تو
۲۱	۳	سر و منور	سر و منور	۱۱۵	۵	دلبر	دلبر کے	۱۹۳	۲۳	آئی	آئی
۲۳	۲۱	آگے	آگے	۱۱۸	۳	جانی بھ	جانی کی بھ	۱۹۴	۱۳	آئی	آئی
۲۷	۳۶	پرہتا	پرہتا	۱۲۱	۳	جہنم	جہنم	۱۹۷	۱۰	چاک	چاراک
۳۲	۲۲	کوئی	کوئی	۱۲۲	۱۸	پہر آما	پہر آتا	۲۰۰	۷	جیسے	جیسے
۳۵	۳۰	اندھی	اندھی	۱۲۵	۳۵	ہو پیدا	پیدا ہو	۲۰۱	۱	جاگر	جاگر
۳۸	۳۱	خاتمہ	خاتمہ	۱۲۷	۳۷	گلست	گلست	۲۰۲	۳۷	نظار	نظار
۵۰	۱۳	پڑائی	پڑائی	۱۳۲	۲۸	برگ لکھ	برگ لکھ	۲۱۳	۱	نایک نام	ایک نام
۵۲	۱۸	غمین	غمین	۱۳۳	۲۶	لو	لو		۷	صافیان	صوفیان
۷۱	۲۳	غنجہ ترا	غنجہ ترا	۱۳۶	۳	دوسردن	دوسردن	۲۱۴	۱۳	گلہ	جگہ
۷۸	۱	شام کے	شام کے	۱۴۳	۲۰	رسید کال	رسید کال		۳۶	حسد سے	حسد سے
۹۳	۱۰	نیک ترانہ	نیک ترانہ	۱۴۷	۲	کو	کوئی	۲۱۶	۱۹	نظر آیا ہے	نظر آیا
۹۷	۲۱	دکھا آباد	دکھا آباد	۱۴۸	۲۸	بزرگ رنگ	بزرگ رنگ	۲۱۹	۲۵	نہیں ہے	نہیں ہے
۷۱	۱	آفتاد	آفتاد	۱۴۸	۳۴	خوشی ہے	خوشی ہے	۲۲۳	۹	پہوئے	پہوئے
۷۲	۱۳	گلچہ کے	گلچہ کے	۱۵۰	۱۴	نہیں ہو	نہیں ہو	۲۲۳	۳	لب رطبت	لب رطبت
۷۷	۲۳	نیا کے	نیا کے	۱۵۶	۲۹	دماک	دماک		۱۰	چمورائی	چمورائی
۷۷	۳۶	جہاز نا	جہاز نا		۳۶	سرسبز ہمن	سرسبز ہمن		۲۸	چاکی	چلکے
۷۳	۱۵	فضل	فضل	۱۵۹	۳۵	چوڑا سے	چوڑا سے	۲۲۸	۳۸	نصو	نصو
۷۷	۷	بچا	بچا	۱۶۰	۳۱	صفت	صفت	۲۲۹	۱۳	کوئی	کوئی
۷۸	۲۷	استخوان	استخوان	۱۶۳	۲۹	چال	چال	۲۳۰	۱۴	کوئی	کوئی
۷۹	۳۱	ٹاموٹو	ٹاموٹو	۱۶۵	۳۷	جون	جون				
۸۱	۲۱	کولو	کولو	۱۶۹	۱	خفان	خفان				

صحت نامہ غلام دیوان حاشیہ
تمام ہوا